
عمرو
اور سیاہ معبد
خاص نمبر
PDF URDU BOOKS
BY
IAI AHMED

پیارے بچوں کیلئے عمرو عیار کا حیرت انگیز اور دلچسپ کارنامہ

عمرو

اور سیاہ معبد

ظہیر احمد

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

اردو بکس اپلوڈِڈ بائے احمد
ای میل: urdubooks.net@gmail.com

ناشران ------ اشرف قریشی
-------- یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/50 روپے

غار سے باہر آ کر بھی عمرو عیار مسلسل شہزادی ساسان جادو کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔

شہزادی ساسان جادو جس سامری معبد میں گئی تھی اس کے بارے میں عمرو عیار کچھ نہیں جانتا تھا۔ عمرو عیار نے سامری کے معبد کے بارے میں صرف اتنا سنا تھا کہ وہ پاتال کی سب سے آخری تہہ میں کہیں موجود ہے۔ مگر وہ معبد کہاں ہے اور اس معبد تک جانے کا راستہ کون سا ہے اس کے علاوہ سامری کے معبد تک پہنچنے کے لئے کن کن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا اس کا بھی عمرو عیار کو کوئی اندازہ نہیں

تھا۔ لیکن شہزادی ساسان جادو نے اپنے باپ شہنشاہ افراسیاب کی قسم کا بدلہ پورا کرنے کے ساتھ ساتھ عمروعیار کی جان بچانے کے لئے جو کچھ کیا تھا اسے بھلا عمروعیار اس قدر آسانی سے کیسے فراموش کر سکتا تھا۔ اس لئے عمروعیار نے شہزادی ساسان جادو کو ہر قیمت پر سامری کے معبد سے واپس لانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

یہی وجہ تھی کہ عمروعیار نے شہزادی ساسان جادو کے اس خزانے کو جسے وہ سامری کے معبد میں جانے سے پہلے غار میں اس کے لئے چھوڑ گئی تھی کو چھوا تک نہیں تھا۔ بلکہ اس نے اس خزانے پر ایک سرخ موتی رکھ کر اس خزانے کو غائب کر دیا تھا۔ عمروعیار نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ شہزادی ساسان جادو کو سامری کے معبد سے چھڑا کر لائے گا۔ تب وہ اس خزانے کو شہزادی ساسان جادو کے ہاتھوں سے ہی

نوٹ: اس کے لئے عمروعیار کا ہنگامہ خیز خاص نمبر "عمرو اور شہنشاہ افراسیاب" پڑھیئے۔

انعام کے طور لے گا۔

غار سے نکل کر عمروعیار چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے زنبیل سے ایک طلسمی پتھر نکالا اور اسے لے کر غار کے دہانے کے قریب آگیا۔ عمروعیار نے اس طلسمی پتھر کو غار کے دہانے کے پاس رکھ کر ایک اسم اعظم پڑھ کر غار کے دہانے پر پھونک دیا۔

"طلسمی پتھر اس غار کو بند کر دو"۔ اسم اعظم پڑھنے کے بعد عمرو نے طلسمی پتھر کی طرف دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔ اسی لمحے طلسمی پتھر میں حرکت سی پیدا ہوئی اور وہ اچانک یوں پھولنے لگا جیسے وہ پتھر کی بجائے ربڑ کا غبارہ ہو اور اس میں ہوا بھری جا رہی ہو۔ دیکھتے ہی دیکھتے پتھر نے پھیل کر غار کے دہانے کو پوری طرح سے بند کر دیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس پہاڑی میں سرے سے ہی کسی غار کا دہانہ نہیں تھا۔ طلسمی پتھر نے پھیل کر غار کے دہانے کو پوری طرح سے بند کر دیا تھا جس کی وجہ سے وہاں اب ایک معمولی سا رخنہ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"یہ کام تو ہو گیا۔ اب مجھے سامری جادوگر کے معبد کے بارے میں معلوم کرنا ہے کہ وہ کہاں ہے اور وہاں پہنچنے کے لئے مجھے کن کن راستوں پر سفر کرنا پڑے گا"۔ عمروعیار نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر وہ ایک طرف اونچی اور سائبان کی طرح جھکی ہوئی ایک چٹان کے نیچے آکر بیٹھ گیا۔ اس نے زنبیل سے سنہری تختی نکالی اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"سنہری تختی، میں شہزادی ساسان جادو کو سامری جادوگر کے معبد سے واپس لانا چاہتا ہوں۔ کیا مجھے بتایا جا سکتا ہے کہ اس کام کے لئے مجھے کن راستوں پر سفر کرنا ہوگا اور میں سامری کے معبد تک کیسے پہنچ سکتا ہوں"۔ عمروعیار نے سنہری تختی کی طرف مسلسل دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اسی لمحے سنہری تختی چمکی اور اس پر سیاہ رنگ کے حروف پھیلتے چلے گئے۔

"عمروعیار کو بتایا جاتا ہے کہ سامری جادوگر کا معبد جو سیاہ معبد کہلاتا ہے۔ پاتال کی سب سے آخری تہہ میں ہے۔ جس طرح زمین کی سات ہتیں ہیں اور

آخری تہہ پاتال ہے۔ اسی طرح پاتال کی بھی سات ہتیں ہیں۔ ان ساتوں تہوں میں شیطان کی طاقتوں کی حکمرانی ہے۔ سیاہ معبد میں پہنچنے کے لئے عمروعیار کو انتہائی تکلیف دہ اور انتہائی خوفناک مراحل سے گزرنا پڑے گا۔ ان خوفناک مراحل میں عمروعیار کی جان بھی جا سکتی ہے۔ جس کے لئے عمروعیار کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ عمروعیار سیاہ معبد میں جانے کا خیال دل سے نکال دے۔ اسی میں اس کی بہتری اور بھلائی ہے"۔ چند لمحوں کے بعد وہ سیاہ حروف مٹے اور ان کی جگہ نئے الفاظ ابھر آئے۔

"شہزادی ساسان جادو چونکہ اپنی مرضی سے سیاہ معبد میں گئی ہے اس لئے شہزادی ساسان جادو کی سیاہ معبد سے واپسی اب مشکل ہو چکی ہے"۔

"ہونہہ، واپسی مشکل ہوئی ہے ناممکن تو نہیں۔ مجھے بتایا جائے کہ وہ خوفناک مراحل کیا ہیں اور کہاں ہیں"۔ عمرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سنہری تختی پر سے پہلے الفاظ مٹے اور ان کی جگہ نئے الفاظ ابھر آئے۔

"بتایا جاتا ہے کہ سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں پہنچنے اور شہزادی ساسان جادو کو وہاں سے واپس لانے کے لئے عمروعیار کو پاتال کی سات پرتوں میں سفر کرنا ہوگا اور ہر پرت میں عمروعیار کو تین تین خوفناک طلسمات کا خاتمہ کرنا ہوگا۔ ان سات پرتوں میں قائم اکیس طلسمات کے خاتمے کے بعد ہی عمروعیار سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں جانے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ عمروعیار کو ان اکیس طلسمات کے بارے میں تو کچھ نہیں بتایا جا سکتا۔ ہاں یہ ضرور بتایا جا سکتا ہے کہ پاتال کی ہر تہہ یعنی ہر پرت میں جانے کا ایک دروازہ ہے۔ پہلی پرت کا دروازہ مٹی کا ہے، دوسرا دروازہ پانی کا ہے، تیسرا دروازہ لکڑی کا بنا ہوا ہے، چوتھا دروازہ پتھر کا ہے، پانچواں دروازہ لوہے کا ہے، چھٹا دروازہ دھویں کا بنا ہوا ہے اور ساتواں دروازہ آگ کا بنا ہوا ہے۔ ان دروازوں کو کھولنے کے لئے عمروعیار کو سب سے پہلے سات چابیاں حاصل کرنا ہوں گی۔ یہ چابیاں بھی مٹی، پانی یعنی برف، لکڑی، پتھر، لوہے، دھواں، اور آگ کی ہوں گی۔ ان چابیوں

کے بغیر عمروعیار کسی پرت کا دروازہ نہیں کھول سکے گا۔

عمروعیار کو یہ بھی بتا دیا جاتا ہے کہ سامری جادوگر کے سیاہ معبد کے بھی سات ہی دروازے ہیں جو شہزادی ساسان جادو کے معبد میں جاتے ہی بند کر دیئے گئے ہیں۔ عمروعیار جن جن پرتوں کے دروازے کھولتا جائے گا سیاہ معبد کے دروازے بھی خود بخود کھلتے جائیں گے۔ ان سات دروازوں میں سے چھ دروازے موت کے ہیں جن میں داخل ہوتے ہی عمروعیار ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو جائے گا۔ ایک دروازہ زندگی کا ہے۔ جسے عمروعیار کو خود ان سات دروازوں میں سے تلاش کرنا ہوگا۔ اسی دروازے سے عمروعیار سیاہ معبد میں داخل ہو کر شہزادی ساسان جادو کو واپس لا سکتا ہے"۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی سنہری تختی پر سے حروف مٹتے چلے گئے۔

" اوہ، یہ تو انتہائی خوفناک اور پیچیدہ سلسلہ ہے اور خاصا طویل بھی نظر آ رہا ہے۔ کیا کوئی آسان طریقہ نہیں ہے کہ میں آسانی کے ساتھ سامری جادوگر کے

سیاہ معبد میں پہنچ جاؤں اور وہاں سے شہزادی ساسان جادو کو واپس لے آؤں"۔ عمروعیار نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔ اس قدر عجیب و غریب اور پیچیدہ طریق کار سن کر وہ خاصا پریشان ہو گیا تھا۔

"بتایا جاتا ہے کہ عمروعیار کو اسی لئے اس مہم پر جانے سے روکا جا رہا ہے۔ یہ سلسلہ انتہائی طویل اور خوفناک ہونے کے ساتھ ساتھ عمروعیار کے لئے جان لیوا بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ سامری جادوگر کے سیاہ معبد کے لئے بنائے گئے طلسمات عام جادوگروں کے طلسمات سے کہیں زیادہ سخت، ناقابل شکست اور خوفناک ہیں جن کو فنا کرنا عمروعیار کے لئے بھی مشکل ثابت ہو سکتا ہے"۔ سنہری تختی پر الفاظ ابھر آئے تھے ۔

"عمروعیار ایک بار جو فیصلہ کر لیتا ہے اس پر اٹل رہتا ہے سنہری تختی۔ اس بار معاملہ شہزادی ساسان جادو کا ہے جس نے میرے لئے اتنی بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کیا تھا۔ وہ میری وجہ سے سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں گئی ہے۔ اس

نے مجھ پر احسان کیا ہے۔ میرا اصول ہے کہ میں اپنے پر کسی کا احسان باقی نہیں رہنے دیتا۔ اب جب تک میں شہزادی ساسان جادو کو سامری جادوگر کے معبد سے واپس لا کر اس کا احسان نہ اتار دوں اس وقت تک مجھے چین نہیں آئے گا۔ شہزادی ساسان جادو کو سیاہ معبد سے واپس لانے کے لئے مجھے اپنی جان جوکھوں میں بھی کیوں نہیں ڈالنی پڑے۔ میں اسے وہاں سے ضرور واپس لاؤں گا"۔ عمروعیار نے ٹھوس اور اٹل لہجے میں کہا۔

"کیا یہ عمروعیار کا آخری فیصلہ ہے"۔ سنہری تختی پر الفاظ ابھرے۔

"ہاں، قطعی آخری فیصلہ ہے میرا"۔ عمروعیار نے کہا۔

"تو پھر عمروعیار کو بتایا جاتا ہے کہ اس مہم پر جانے سے پہلے عمروعیار کالے جنگل میں جائے ۔ کالے جنگل میں عمروعیار کو ایک سرخ سانپ تلاش کرنا ہوگا۔ جس کا سر نیلا اور دم کالی ہے۔ اس سانپ کا نام مکولا ہے۔ مکولا کی مدد کے بغیر عمروعیار نہ پاتال

کے پرتوں کے دروازوں تک پہنچ سکتا ہے اور نہ ہی ان دروازوں کی چابیاں حاصل کر سکتا ہے۔ اگر عمروعیار کالے جنگل میں جا کر مکولا کو تلاش کر لے اور اسے اپنی مدد کے لئے رضامند کر لے تو مکولا کی مدد سے عمروعیار ان پرتوں کے طلسمات کو بھی فنا کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے"۔ سنہری تختی پر الفاظ ابھرے تو عمروعیار انہیں پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

"اوہ، کیا اس سانپ میرا مطلب ہے مکولا کا تعلق سامری جادوگر کے سیاہ معبد سے ہے"۔ عمروعیار نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں، مکولا سامری جادوگر کے سیاہ معبد کا ایک خاص محافظ ہے۔ جو کچھ عرصہ پاتال کی ساتویں تہہ میں موجود سیاہ معبد میں جا کر رہتا ہے اور کچھ عرصہ زمین کی سطح پر آ کر کالے جنگل میں رہتا ہے"۔ سنہری تختی نے جواب دیا۔

"اوہ، اگر مکولا سامری جادوگر کے سیاہ معبد کا خاص محافظ ہے تو پھر وہ بھلا میری مدد کیوں کرے گا"۔ عمروعیار نے کہا۔

"یہ عمروعیار پر منحصر ہے کہ وہ مکولا کو کس طرح اپنی مدد کے لئے رضامند کرتا ہے"۔ سنہری تختی نے کہا۔

"کیا مکولا اصلی سانپ ہے یا جادو کی کوئی خاص طاقت ہے"۔ عمرو نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"مکولا اصلی سانپ ہے"۔ سنہری تختی نے جواب دیا۔

"اوہ، پھر ٹھیک ہے۔ وہ اصلی سانپ ہے تب تو میں اسے آسانی کے ساتھ اپنی مدد کے لئے راضی کر لوں گا"۔ عمرو نے کہا۔ اس کی آنکھیں کسی خیال کے تحت چمک اٹھی تھیں جیسے اس نے مکولا سانپ کو اپنی مدد کے لئے رضامند کرنے کا کوئی خاص طریقہ سوچ لیا ہو۔

"اچھا سنہری تختی مجھے بتایا جائے کہ کالا جنگل کہاں ہے۔ اس جنگل میں مجھے مکولا سانپ کو تلاش کرنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا ہوگا۔ کالا جنگل اگر انتہائی گھنا اور وسیع و عریض ہوا تو اس جنگل میں میں ایک سانپ کو کیسے تلاش کر سکوں گا۔ وہ سانپ

نجانے جنگل کے کس حصے میں اور کس کھوہ میں چھپا ہوگا"۔ عمرو عیار نے کہا۔

" عمرو عیار کو بتایا جاتا ہے کہ مکولا سانپ کو اسے جنگل میں جا کر نہ صرف خود ہی تلاش کرنا ہوگا بلکہ اسے اپنی مدد کے لئے بھی خود ہی کوشش کرنی ہوگی"۔ سنہری تختی پر لکھے لفظ پڑھ کر عمرو عیار کا منہ بن گیا۔

" ہونہہ، کالا جنگل کہاں ہے۔ مجھے اس کے بارے میں بھی کچھ بتایا جائے گا یا نہیں"۔ عمرو نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کالے جنگل میں جانے کے لئے عمرو عیار سنہری چپلوں کو استعمال میں لائے تو وہ اسے خود ہی کالے جنگل میں پہنچا دیں گی"۔ سنہری تختی پر الفاظ ابھرے۔

" ٹھیک ہے۔ اور کوئی خاص بات ہے تو وہ بھی مجھے بتا دی جائے"۔ عمرو عیار نے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید جھلاہٹ کا عنصر تھا کیونکہ سنہری تختی اسے گول مول سے جواب دے رہی تھی۔ سامری جادوگر کے سیاہ معبد کے طلسمات کے بارے میں بھی اسے

کچھ نہیں بتایا جا رہا تھا جن کا جاننا عمرو عیار کے لئے بے حد ضروری تھا تاکہ وہ ان طلسمات کو فنا کرنے کے طریق کار کے بارے میں کچھ سوچ سکتا۔ لیکن جب اسے ان طلسمات کے بارے میں ہی کچھ نہیں بتایا جا رہا تھا تو وہ ان کو فنا کرنے کے طریقوں کے بارے میں کیا سوچ سکتا تھا۔

" عمرو عیار اور کیا جاننا چاہتا ہے"۔ سنہری تختی پر الفاظ ابھرے۔

" کیا اس مہم میں، میں اپنی زنبیل اور کراماتی چیزوں کا استعمال کر سکوں گا۔ میرا مطلب ہے اس مہم میں زنبیل اور کراماتی چیزیں میرا ساتھ دیں گی یا نہیں"۔ عمرو عیار نے دل میں آنے والے خدشے کو ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ اسے تشویش تھی کہ اس نے چونکہ شہزادی ساسان جادو کو سامری جادوگر کے سیاہ معبد سے واپس لانے کا فیصلہ خود کیا تھا اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس مہم میں اس کی زنبیل اور کراماتی چیزیں اس کا ساتھ نہ دیں۔ عموماً ایسا ہی ہوتا تھا۔ اس نے جب بھی اپنی مرضی سے کوئی مہم حاصل کی تھی۔

زنبیل اور کراماتی چیزیں اس کے لئے قطعی طور پر ناکارہ ہو جاتی تھیں۔ ایسے موقعوں پر وہ ہمیشہ اپنی چالاکیوں اور عیاریوں سے ہی بچتا آیا تھا۔

"عمروعیار نے پچھلی مہم کے اختتام پر شہزادی ساسان جادو کے چھوڑے ہوئے خزانے کو حاصل کرنے کا چونکہ لالچ نہیں کیا تھا اور خزانے کو ہاتھ تک نہ لگایا تھا اس لئے اس بار عمروعیار اپنی زنبیل اور اپنی تمام کراماتی چیزوں کو استعمال کرنے کا پورا حق رکھتا ہے۔

ویسے بھی ان چیزوں کے بغیر عمروعیار اس مہم کو سر نہیں کر سکے گا۔ اس کے علاوہ عمروعیار کا مقصد سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں جانے کا ہے۔ جہاں سے عمروعیار شہزادی ساسان جادو کو واپس لانا چاہتا ہے۔ اگر اس کام کے ساتھ ساتھ عمروعیار سیاہ معبد میں سامری جادوگر کے بت کو توڑنے کا بھی ارادہ کر لے تو عمروعیار کے لئے یہ مہم قدرے آسان ہو جائے گی"۔ سنہری تختی پر الفاظ ابھرے۔ سنہری تختی پر لکھے ان الفاظ کو پڑھ کر عمروعیار کی آنکھیں چمک

اٹھیں۔

"اوہ، کیا میں اس آسانی کے بارے میں جان سکتا ہوں"۔ عمروعیار نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمروعیار کی جہاں جان جانے کا خطرہ ہوگا تب کراماتی چیزیں خودبخود حرکت میں آ جائیں گی اور عمروعیار کو یقینی موت سے بچا لیں گی"۔ سنہری تختی نے جواب دیا۔

"ہونہہ، بس یہی آسانی ہوگی میرے لئے۔ میں تو سمجھا تھا مجھے سیاہ معبد میں پہنچنے کا آسان اور خطرات سے کم راستے کے بارے میں بتا دیا جائے گا"۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

"ٹھیک ہے سنہری تختی، میں سیاہ معبد میں موجود سامری جادوگر کے بت کو توڑنے کا بھی وعدہ کرتا ہوں۔ شہزادی ساسان جادو کو سیاہ معبد سے نکلنے سے پہلے میں سامری جادوگر کے بت کو تباہ کروں گا"۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد عمروعیار نے کہا۔

"عمروعیار کا یہ وعدہ عمروعیار کی مہم میں بے حد کارآمد ثابت ہوگا"۔ سنہری تختی نے کہا تو عمروعیار نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اچھا سنہری تختی مجھے یہ بتایا جائے کہ میں سامری جادوگر کے سیاہ معبد سے جس شہزادی ساسان جادو کو واپس لانے کے لئے جا رہا ہوں۔ اگر اس نے میرے ساتھ واپس آنے سے انکار کر دیا تو۔ اگر میں اسے زبردستی وہاں سے لے آیا تو وہ دوبارہ بھی تو وہاں واپس جا سکتی ہے۔ ایسی صورت میں میرا اسے وہاں سے واپس لانے کا مقصد تو ناکام ہی ہو جائے گا"۔ عمروعیار نے کہا۔

"عمروعیار کو بتایا جاتا ہے کہ اگر سیاہ معبد میں موجود سامری جادوگر کے بت کو تباہ کر دیا جائے تو شہزادی ساسان جادو جو مجبوراً وہاں گئی تھی۔ نہ وہاں کسی طرح رک سکتی ہے اور نہ ہی وہ دوبارہ وہاں جانے کے بارے میں سوچ سکتی ہے"۔ سنہری تختی نے جواب دیا تو عمروعیار کے چہرے پر اطمینان کی جھلکیاں نمودار ہو گئیں۔

"سنہری تختی میں ایک بات اور پوچھنا چاہتا ہوں۔ کیا مجھے جواب دیا جائے گا"۔ عمرو نے چند لمحے

توقف کے بعد پوچھا۔ جواب میں سنہری تختی پر ہلکی سی چمک ابھری جس کا مطلب تھا کہ عمروعیار کچھ بھی پوچھ سکتا ہے۔ اگر سنہری تختی نے جواب نہ دینا ہوتا تو اس کی چمک معدوم پڑ جاتی تھی۔

"میں نے سنا تھا کہ سامری جادوگر دنیا کے تمام جادوگر سے امیر ترین جادوگر تھا۔ اس نے اپنی زندگی میں جتنے بھی بڑے بڑے خزانے حاصل کئے تھے وہ اس نے مرنے سے پہلے ہی اپنے معبد میں چھپا دیئے تھے ۔ کیا وہ سارے خزانے اسی سیاہ معبد میں ہیں جہاں میں جا رہا ہوں"۔ عمرو نے دھڑکتے دل سے اور رک رک کر سنہری تختی سے پوچھا۔ اس کی آنکھوں میں امید کی شمعیں جل رہی تھیں۔

عمروعیار کو بتایا جاتا ہے کہ سامری جادوگر نے اپنی زندگی میں جو خزانے جمع کئے تھے وہ اس نے کسی معبد میں نہیں چھپائے تھے بلکہ اس نے مرنے سے پہلے اپنے آدھے خزانے شہنشاہ افراسیاب کے حوالے کر دیئے تھے اور آدھے خزانے طلسم ہوشربا کے جادوگروں میں بانٹ دیئے تھے جو اس کے خاص پیروکار تھے ۔

سیاہ معبد میں سامری جادوگر کا کوئی خزانہ موجود نہیں ہے"۔ سنہری تختی نے جواب دیا تو عمروعیار کی آنکھوں میں جلنے والی شمعیں یکلخت بجھ گئیں اور اس کا چہرہ لٹک گیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے اس طویل اور جان لیوا مہم میں مجھے کوئی خزانہ نہیں ملے گا"۔ عمروعیار نے بجھے بجھے لہجے میں کہا۔ اس نے سنہری تختی زنبیل میں ڈالی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"بہرحال میں نے سیاہ معبد سے شہزادی ساسان جادوگر کو واپس لانے اور سامری جادوگر کے بت کو تباہ کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس پر عمل کرنا میرا فرض بن گیا تھا۔ ویسے بھی شہزادی ساسان جادو نے میرے لئے غار میں جو خزانہ چھوڑا تھا اس پر میں نے پردہ ڈال کر اس غار کو بند کر دیا ہے۔ وہ خزانہ تو بہرحال میرا ہی ہے ناں۔ اسے بھلا مجھ سے کون چھین سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے شہزادی ساسان جادو سامری جادوگر کے سیاہ معبد سے واپس آنے کی خوشی میں طلسم ہوشربا کے ان خزانوں کے بارے میں بھی مجھے

کچھ بتا دے جو مردود افراسیاب نے نجانے کہاں چھپا رکھے ہیں۔ جن میں سورج ہیروں کا ایک بہت بڑا خزانہ بھی موجود ہے۔ اگر شہزادی ساسان جادو مجھے سورج ہیروں کے بارے میں بتادے کہ شہنشاہ افراسیاب نے اسے کہاں چھپا رکھا ہے تو میں اس خزانے کو حاصل کر کے شہزادی ساسان جادو سے شادی کر لوں گا اور شہنشاہ افراسیاب کو اس کی نانی کے پڑپوتے یاد دلا دوں گا"۔ عمروعیار نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

شہنشاہ افراسیاب کے ساتھ جنگ میں عمروعیار کا لباس بے حد خراب ہو گیا تھا۔ عمرو نے وہاں موجود ایک دوسری پہاڑی کے غار میں جا کر لباس تبدیل کیا۔ زنبیل سے خشک میوے نکال کر کھائے اور پانی پی کر کچھ دیر آرام کرنے کے لئے وہیں سو گیا۔

دو تین گھنٹے سونے کے بعد اٹھا تو وہ پوری طرح تازہ دم ہو چکا تھا۔ عمروعیار غار سے باہر نکلا اور اس نے زنبیل سے سنہری چپلیں نکال کر پیروں میں پہن لیں۔

"سنہری چپلو، مجھے کالے جنگل میں پہنچا دو۔ جہاں

نیلے سر اور سیاہ دم والا سرخ کولا سانپ موجود ہے"۔
عمرو عیار نے کہا۔ اسی لمحے اسے ایک ہلکا سا جھٹکا اور دوسرے ہی لمحے وہ تیزی سے فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔

"کاتش جادوگر"۔ اچانک کمرے میں ایک چیختی ہوئی تیز اور خوفناک چنگھاڑتی ہوئی آواز آئی اور زرنگار پلنگ پر سوئے ہوئے ایک بھیانک شکل والے بوڑھے جادوگر نے جس کا سر انڈے کے چھلکے کی طرح صاف تھا۔ رنگ سیاہ، ناک موٹی اور جس کی داڑھی مونچھیں اس کے سارے چہرے پر پھیلی ہوئی تھیں یکلخت گھبرا کر آنکھیں کھول دیں۔ وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اور بڑی گھبراہٹ زدہ نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔
کمرے میں دیواروں پر چار مشعلیں جل رہی تھیں

جن کی روشنی سے سارا کمرہ روشن ہو رہا تھا۔ کمرے میں موجود آرائش کا ہر سامان بے حد قیمتی، نایاب اور خوبصورت ہیرے جواہرات کا بنا ہوا تھا۔ اس جادوگر کی پیشانی چوڑی تھی۔ آنکھیں چھوٹی چھوٹی اور اس کی ٹھوڑی کافی بڑی اور ہتھوڑے جیسی تھی۔ اس جادوگر نے گہرے نیلے رنگ کا لبادے نما لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے سینے پر جادوگروں کا مخصوص ہڈیوں اور کھوپڑی کا نشان بھی بنا ہوا تھا۔

"کس، سامری۔ سامری جادوگر۔ کیا سامری جادوگر کے سائے نے مجھے جگایا ہے"۔ اس جادوگر نے جس کا نام کاتش جادوگر تھا، خوف بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں، کاتش جادوگر۔ میں سامری کا سایہ تم سے مخاطب ہوں"۔ وہی چیختی ہوئی آواز دوبارہ سنائی دی اور اس آواز کو سن کر کاتش جادوگر کے چہرے پر زلزلے کے آثار ابھر آئے ۔ وہ جلدی سے پلنگ پر سے اترا اور رکوع کے بل جھک کر زور زور سے چاروں طرف سامری جادوگر کے سائے کو سلام کرنے

لگا۔

"میں یہاں تمہارا سلام قبول کرنے کے لئے نہیں آیا کاتش جادوگر"۔ سامری جادوگر کے سائے نے غضبناک لہجے میں کہا۔

"مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہے عظیم دیوتا"۔ کاتش جادوگر نے خوف سے لرزتے ہوئے کہا۔

"کاتش جادوگر، تم سیاہ معبد کے سب سے بڑے محافظ ہو۔ سیاہ معبد تک پہنچنے کے لئے زمین کی تہوں کے ساتوں دروازوں کی چابیاں تمہارے پاس ہیں"۔ سامری جادوگر کے سائے نے کہا۔

"جی ہاں آقا۔ یہ اعزاز آپ نے مجھے ہی بخشا ہوا ہے"۔ کاتش جادوگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے ان ساتوں چابیوں کو کہاں چھپایا ہوا ہے"۔ سامری جادوگر کے سائے نے پوچھا۔

"ان چابیوں کو میں نے سات جادوگر بونوں کے جسموں میں چھپا رکھا ہے۔ میرے حکم سے ان سات جادوگر بونوں نے ایک ایک چابی کو نگل لیا تھا"۔ کاتش جادوگر نے جلدی سے کہا۔

"ہونہہ، وہ سات جادوگر بونے کہاں ہیں"۔ سامری جادوگر کے سائے نے پوچھا۔

"ان میں سے ایک جادوگر بونے کو میں نے اندھے اور انتہائی گہرے کنویں میں چھپا رکھا ہے۔ دوسرے جادوگر بونے کو میں نے ایک درخت میں قید کر رکھا ہے۔ تیسرے جادوگر بونے کو میں نے آتشیں پہاڑ میں چھپایا ہوا ہے۔ چوتھے جادوگر بونے کو میں نے سمندر میں موجود ایک مگرمچھ کے پیٹ میں، پانچویں جادوگر بونے کو ایک زہریلی دلدل میں، چھٹے جادوگر بونے کو ایک اژدہے کے پیٹ میں اور ساتویں جادوگر بونے کو میں نے غائب کرکے ہوا میں تحلیل کر دیا ہے۔ ان جادوگر بونوں کو سوائے میرے کوئی ظاہر نہیں کر سکتا اور نہ ہی کسی طرح ان سے کوئی یہ چابیاں حاصل کر سکتا ہے۔ اگر کوئی ان جادوگر بونوں تک پہنچ بھی جائے تو ان میں سے کسی بھی جادوگر بونے سے وہ پاتال کی چابی مانگے گا تو چابی مانگنے والا اور وہ جادوگر بونا دونوں اسی لمحے جل کر بھسم ہو جائیں گے"۔ کاتش جادوگر نے کہا۔

"بہت خوب۔ تم نے ان چابیوں کی حفاظت کا خاصا معقول انتظام کر رکھا ہے کاتش جادوگر۔ میں تمہاری اس حکمت عملی سے بے حد خوش ہوا ہوں"۔ سامری جادوگر کے سائے نے خوش ہو کر کاتش جادوگر کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ آقا۔ بہت بہت شکریہ"۔ کاتش جادوگر نے اپنی تعریف سن کر خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ان جادوگر بونوں کے راز سے تمہارے اور میرے سوا اور کون واقف ہے"۔ سامری جادوگر کے سائے نے چند لمحے توقف کے بعد کاتش جادوگر نے پوچھا۔

"اس راز کو سرخ سانپ مکولا بھی جانتا ہے آقا"۔ کاتش جادوگر نے کہا۔

"مکولا۔ اوہ اس راز سے مکولا واقف ہے۔ یہ تو بہت برا ہوا ہے۔ بہت برا"۔ سامری جادوگر کے سائے نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"کیوں آقا۔ کیوں برا ہوا ہے۔ مکولا تو سیاہ معبد کا محافظ خاص ہے۔ اس سے تو سیاہ معبد کا کوئی راز بھی

چھپا ہوا نہیں ہے"۔ کاتش جادوگر نے کہا۔

"تم نہیں جانتے کاتش جادوگر۔ اس وقت ہمارا سیاہ معبد اور سیاہ معبد میں موجود ہمارا بت شدید خطرے میں ہے"۔ سامری جادوگر کے سائے نے کہا اس کے لہجے میں بے پناہ پریشانی ٹپک رہی تھی۔

"سیاہ معبد اور دیوتا آپ کا بت خطرے میں ہے یہ، یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں آقا"۔ کاتش جادوگر نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"کاتش جادوگر، میرے علم میں آیا ہے کہ جادوگروں کا سب سے بڑا دشمن جس کا نام عمرو عیار ہے اس بار میرے سیاہ معبد میں جانے اور وہاں موجود میرے بت کو تباہ کرنے اور وہاں سے شہنشاہ افراسیاب کی بیٹی شہزادی ساسان جادو کو آزاد کرنے کا عہد کر لیا ہے۔ کچھ عرصہ قبل شہنشاہ افراسیاب اپنے دشمنوں کی ہلاکت کے لئے مجھ سے سرخ کھوپڑی مانگی تھی جو سیاہ معبد میں میرے بت کے سر پر ایک تاج کی طرح موجود ہے۔

سرخ کھوپڑی اگر میں شہنشاہ افراسیاب کو دے

تو شہنشاہ افراسیاب کی طاقتیں مجھ سے کئی گنا بڑھ جاتیں۔ جس کی وجہ سے وہ مجھ پر حاوی ہو سکتا تھا۔ اس لئے میں نے شہنشاہ افراسیاب پر شرط عائد کر دی کہ وہ جادوگروں کے سب سے بڑے دشمن عمرو عیار کا خاتمہ کر دے تو میں سرخ کھوپڑی اس کے حوالے کر دوں گا۔ شہنشاہ افراسیاب سرخ کھوپڑی کے حصول کے لئے اس قدر بے تاب ہو رہا تھا کہ اس نے فوراً میری شرط قبول کر لی۔ یہی نہیں شہنشاہ افراسیاب نے اپنی ملکہ حیرت جادو اور طلسم ہوشربا کے سینکڑوں جادوگروں کے سامنے یہ قسم کھا لی کہ اگر وہ عمرو عیار کو ہلاک کرنے میں ناکام رہا تو وہ نہ صرف شہنشاہیت کے لئے اپنا تخت و تاج چھوڑ دے گا بلکہ اپنے ہاتھوں اپنی زندگی کا خاتمہ بھی کر لے گا۔ شہنشاہ افراسیاب نے اتنا بڑا دعویٰ میری ہی قسم کھا کر کیا تھا۔

میری قسم کھانے کی وجہ سے شہنشاہ افراسیاب پر ضروری ہو گیا تھا کہ وہ ہر صورت میں عمرو عیار کا خاتمہ کرے ورنہ اسے اپنی قسموں پر عمل کرنا لازم

ہو گیا تھا۔ بہرحال شہنشاہ افراسیاب نے عمرو عیار کو ہلاک کرنے کے لئے مجھ سے ایک ہزار جادو مانگ لئے جو میں نے اسے دے دیئے تھے۔ شہنشاہ افراسیاب اپنا تخت و تاج چھوڑ کر عمرو عیار کو ہلاک کرنے کے لئے میدان میں اتر آیا۔

ادھر شہنشاہ افراسیاب عمرو عیار کو ہلاک کرنے کے لئے میدان میں آیا۔ ادھر اس کی بیٹی شہزادی ساسان جادو جو عمرو عیار کو پسند کرتی تھی اور اس سے شادی کرنا چاہتی تھی عمرو عیار کو بچانے کے لئے اپنے باپ کے مقابل آ گئی۔ شہنشاہ افراسیاب عمرو عیار کو ہلاک کرنے کے لئے اس پر جو وار کرتا تھا شہزادی ساسان جادو ڈھال بن کر عمرو عیار کو بچا لیتی تھی۔ اس طرح شہنشاہ افراسیاب کا عمرو عیار کو ہلاک کرنے کے لئے چلایا ہوا ہر جادو بے کار جا رہا تھا۔ شہزادی ساسان جادو نہ صرف عمرو عیار کو اپنے باپ سے بچانے کے لئے کام کر رہی تھی بلکہ وہ اپنے باپ کی خیر خواہی چاہتی تھی اس لئے اس نے فیصلہ کیا کہ اگر وہ میری کنیز بن کر میرے سیاہ معبد میں چلی جائے تو اس

طرح نہ صرف عمرو عیار کی جان بچ جائے گی بلکہ شہنشاہ افراسیاب نے عمرو عیار کو ہلاک کرنے کے لئے جو قسمیں کھائی تھیں ان کا بدلہ بھی پورا ہو جائے گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور میری کنیز بن کر ہمیشہ کے لئے وہ میرے سیاہ معبد میں چلی گئی۔ اب شہزادی ساسان جادو میرے سیاہ معبد میں ہے اور وہاں وہ میرے بت کی پوجا کر رہی ہے۔

شہزادی ساسان جادو کو اس طرح میرے معبد میں جانے سے شہنشاہ افراسیاب کو تو جو افسوس اور دکھ ہوا سو ہوا۔ اس کی قربانی سے عمرو عیار بھی بے حد متاثر ہوا تھا۔ اس لئے عمرو عیار نے فیصلہ کیا کہ وہ پاتال میں جا کر میرے سیاہ معبد سے نہ صرف شہزادی ساسان جادو کو واپس لائے گا بلکہ وہ میرے بت کو بھی فنا کر دے گا۔ کاتش جادوگر تم عمرو عیار کو نہیں جانتے عمرو عیار ایک عفریت کا نام ہے۔ وہ اب تک بڑے بڑے نامی گرامی اور انتہائی شہ زور جادوگروں کو اپنی چالاکی اور عیاری کے جال میں پھنسا کر اپنے ہاتھوں ہلاک کر چکا ہے۔ اس جیسے خطرناک

ذہن رکھنے والے انسان سے تمام جادوگر نالاں ہیں۔ عمروعیار نے اگر میرے سیاہ معبد میں جانے کا فیصلہ کر لیا ہے تو سمجھ لو کہ میرا برا وقت آ چکا ہے۔ وہ نہ صرف میرے سیاہ معبد میں جا پہنچے گا بلکہ وہاں سے شہزادی ساسان جادو کو واپس لانے کے ساتھ ساتھ میرے بت کو بھی فنا کر دے گا۔ اگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تو میری روح سخت عذاب کا شکار ہو جائے گی۔ میری روح جو میرے بت میں ایک خاص طلسم کی وجہ سے محفوظ ہے۔ بت کے ٹوٹتے ہی آزاد ہو جائے گی اور اسے کوہ آتش میں پھینک دیا جائے گا جہاں میری روح کو شدید اور انتہائی خوفناک عذاب بھگتنے پڑیں گے۔ وہ عذاب اس وقت تک میری روح پر مسلط رہیں گے جب تک میرا نیا بت تیار کرا کر سیاہ معبد میں نہ رکھوایا جائے اور اس پر وہ خاص طلسم قائم نہ کیا جائے اور ایسا صرف شہنشاہ افراسیاب ہی کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ زندہ ہے لیکن وہ ایسا کیوں کرے گا"۔ یہ سب کہہ کر سامری جادوگر کا سایہ خاموش ہو گیا۔

"اوہ، اوہ یہ تو واقعی بے حد خوفناک صورتحال ہے"۔ ساری تفصیل سن کر کاتش جادوگر نے انتہائی تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں، اسی لئے تو میں تمہارے پاس آیا ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ عمروعیار کسی بھی طرح میرے سیاہ معبد میں جانے میں کامیاب ہو سکے۔ عمروعیار کو پاتال کے دروازے کھولنے کے لئے لامحالہ ان چابیوں کی ضرورت پڑے گی۔ ان چابیوں کے بغیر وہ کسی بھی صورت میں پاتال میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے عمروعیار کو کسی بھی صورت میں چابیاں نہیں ملنی چاہئیں"۔ سامری جادوگر کے سائے نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں آقا۔ عمروعیار کسی بھی صورت میں ان چابیوں تک نہیں پہنچ سکتا"۔ کاتش جادوگر نے جلدی سے کہا۔

"نہیں کاتش جادوگر۔ تم عمروعیار کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ وہ بھوت ہے بھوت، ناممکن سے ناممکن کام کو بھی ممکن بنا لینا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ تم نے چابیوں کو چھپانے کا جو ناقابل تسخیر

عمل کر رکھا ہے۔ اس کے باوجود عمرو عیار ان چابیوں تک پہنچ جائے گا اور وہ ...." سامری جادوگر کے سائے نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"تو پھر آپ کیا چاہتے ہیں آقا۔ کیا میں عمرو عیار کو ہلاک کرنے کے لئے اس کے مقابل آ جاؤں"۔ کاتش جادوگر نے جھلائے ہوئے انداز میں مگر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ، جب شہنشاہ افراسیاب جو جادوگروں کا شہنشاہ ہے عمرو عیار کو ہلاک کرنے میں ناکام ہو چکا ہے تو تم۔ تم اس کے سامنے کیا حیثیت رکھتے ہو"۔ سامری جادوگر کے سائے نے ہنکارہ بھر کر کہا۔

"آپ نے خود ہی بتایا ہے کہ شہنشاہ افراسیاب کی ناکامی کے پیچھے سب سے بڑا ہاتھ اس کی بیٹی شہزادی ساسان جادو کا ہے۔ اب شہزادی ساسان جادو آپ کے سیاہ معبد میں جا چکی ہے تو عمرو عیار کی مدد کون کرے گا۔ میرا خیال ہے کہ میں اسے آسانی کے ساتھ ہلاک کر سکتا ہوں۔ میری طاقتیں گو شہنشاہ افراسیاب سے زیادہ نہیں ہے مگر اس سے کم بھی نہیں ہیں"۔

کاتش جادوگر نے کہا۔

"نہیں کاتش جادوگر۔ عمرو عیار تم جیسے جادوگروں کے ہاتھوں مرنے والا ہوتا تو اب تک وہ سینکڑوں بار مر چکا ہوتا"۔ سامری جادوگر کے سائے نے کہا تو کاتش جادوگر نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

"آقا، آپ عمرو عیار سے کچھ زیادہ ہی خائف معلوم ہو رہے ہیں۔ بہرحال بتایئے۔ میرے لئے آپ کا کیا حکم ہے"۔ کاتش جادوگر نے کہا۔ وہ شاید سامری جادوگر کے سائے کی باتوں سے تنگ آ گیا تھا جو کسی بھی طرح نہیں مان رہا تھا۔

"تم ایسا کرو۔ سب سے پہلے اس سرخ سانپ مکولا کا خاتمہ کر دو"۔ سامری جادوگر کے سائے نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

"مکولا کا خاتمہ کر دوں۔ یہ، یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں آقا"۔ سامری جادوگر کے سائے کی بات سن کر کاتش جادوگر بری طرح سے اچھل پڑا۔

"ہاں، میں نہیں چاہتا کہ عمرو عیار مکولا سے کوئی مدد حاصل کر لے۔ میں عمرو عیار کی خصلت اچھی طرح سے

جانتا ہوں۔ پاتال میں جانے کے لئے وہ سب سے پہلے مکولا کو پکڑنے کی کوشش کرے گا۔ اس کے بعد وہ تمہارے پاس آئے گا۔ تمہیں وہ اپنی عیاری کے جال میں پھنسا کر تم سے ساتوں چابیاں حاصل کرے گا۔ ایک بار وہ پاتال میں داخل ہو گیا تب کوئی بھی اس کا کسی طرح سے راستہ نہیں روک سکے گا۔ مکولا کو ختم کر کے خود بھی کہیں غائب ہو جاؤ۔ کوہ شم شم۔ ہاں تم کوہ شم شم میں چلے جاؤ۔ عمروعیار کچھ بھی کر لے وہ شم شم تک کبھی نہیں پہنچ سکے گا۔ تم کوہ شم شم میں جاؤ۔ میں کوہ شم شم کے دہانے پر اپنی مہر لگا دوں گا۔ عمروعیار لاکھ سر پٹکتا رہے وہ اس مہر کو کبھی نہیں توڑ سکے گا۔ کوہ شم شم کی مہر میں خود توڑوں گا۔ جب عمروعیار ہلاک ہو جائے گا۔ اس کے لئے چاہے مجھے صدیوں کا ہی کیوں نہ انتظار کرنا پڑے"۔ سامری جادوگر کا سایہ رکے بغیر کہتا چلا گیا۔

" مم۔ مگر آقا۔ اگر میں نے مکولا کو ہلاک کر دیا اور میں کوہ شم شم میں چلا گیا تو سیاہ معبد کی حفاظت کرنے والی ساری طاقتیں کمزور ہو جائیں گی"۔ کاتش

جادوگر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

" کمزور ہی ہوں گی۔ ختم تو نہیں ہو جائیں گی۔ تمہیں حکم دیتا ہوں تم ابھی اور اسی وقت جا کر مکولا سانپ کا خاتمہ کر دو اور خود بھی کوہ شم شم میں چلے جاؤ"۔ سامری جادوگر کے سائے نے کہا۔ اسی لمحے زناٹے دار آواز ابھری۔ کاتش جادوگر کے چہرے سے ہوا کا ایک غلیظ جھونکا ٹکرا کر گزر گیا۔ جس کا مطلب تھا کہ سامری جادوگر کا سایہ وہاں سے جا چکا ہے۔

" ہونہہ آقا۔ عمروعیار سے ضرورت سے کچھ زیادہ ہی ڈرے ہوئے ہیں۔ مجھے ان کا خوف کسی بھی طرح سے زائل کرنا ہی ہوگا۔ عمروعیار، ہونہہ۔ میں عمروعیار کو اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ وہ میرے سامنے معمولی مچھر کی سی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ میں اسے اپنی انگلیوں میں مسل کر رکھ دوں گا۔ اب میں آپ کو اپنا فیصلہ بتاتا ہوں آقا۔ میں نہ مکولا سانپ کو ہلاک کروں گا اور نہ ہی میں کوہ شم شم میں جاؤں گا۔ عمروعیار جیسے معمولی انسان کو اب میں اپنے ہاتھوں

سے ہلاک کروں گا۔ اس عمروعیار کی کٹی پھٹی اور کچلی ہوئی لاش اب میں آپ کے بت کے قدموں میں رکھوں گا۔ یہ میرا آپ سے وعدہ ہے۔ دنیا کے عظیم اور انتہائی طاقتور جادوگر کاتش جادوگر کا وعدہ"۔ کاتش جادوگر نے غصے اور نفرت سے مسلسل ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے اچانک زور سے زمین پر پاؤں مارا تو ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اس کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں پھیل گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے دھواں ہوا میں تحلیل ہوتا چلا گیا اور جب دھواں وہاں سے غائب ہوا تو اس کے ساتھ کاتش جادوگر بھی وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔ جیسے ہوا میں تحلیل ہونے والے دھویں نے کاتش جادوگر کو بھی ہوا میں تحلیل کر دیا ہو۔

عمروعیار کسی پرندے کی طرح آسمان کی بلندیوں پر نہایت برق رفتاری سے اڑا جا رہا تھا۔ آسمان بالکل صاف تھا۔

عمروعیار چونکہ انتہائی بلندی پر تھا اس لئے نیچے سے اسے دیکھ لئے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا جس کی وجہ سے عمروعیار نے سلیمانی چادر بھی نہیں اوڑھ رکھی تھی۔

عمروعیار کو اس طرح ہوا کے دوش پر اڑتے ہوئے کئی پہر گزر گئے تھے لیکن وہ ابھی تک کالے جنگل میں نہیں پہنچ پایا تھا۔ جس سے عمرو کو اندازہ ہو رہا تھا کہ

کالا جنگل لاکھوں میل کی دوری پر ہے۔

مسلسل اڑتے اڑتے جب شام ہونے کو آئی تو عمروعیار کے اڑنے کی رفتار ہلکی ہو گئی اور پھر وہ عمودی پرواز کرتا ہوا نیچے اترتا چلا گیا۔ عمرو نے چونک کر دیکھا نیچے ایک انتہائی وسیع و عریض اور گھنا جنگل پھیلا ہوا تھا۔ اس جنگل میں درخت تو تھے مگر ان پر بیل بوٹے یا پتوں کا نام و نشان تک نظر نہیں آ رہا تھا۔ ہر طرف جھاڑیاں ہی جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ درخت اور ان جھاڑیوں کا رنگ سیاہ تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس سارے جنگل کو آگ لگ گئی ہو اور اس آگ نے پورے جنگل کو جلا کر سیاہ کر دیا ہو۔

سیاہ رنگ کے ٹنڈ منڈ مگر بڑے بڑے تناور درخت وہاں بھوتوں کی طرح سر اٹھائے کھڑے تھے۔ جنگل سیاہ ہونے کے باوجود ہر قسم کے پرندوں اور جانوروں سے بھرا ہوا نظر آ رہا تھا۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ ان پرندوں اور جانوروں کا رنگ بھی جنگل کے درختوں کی طرح انتہائی سیاہ تھا۔

عمروعیار جوں جوں جنگل کی طرف اتر رہا تھا۔

جنگل کے جانور چونک کر اور سر اٹھا کر حیرت سے اس کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے تھے۔ ان میں عام جانور بھی تھے اور خوفناک درندے بھی۔ عمروعیار نے بھی ان جانوروں کو دیکھ لیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ جنگل میں جا کر اترتا اس نے جلدی سے زنبیل سے سلیمانی چادر نکال کر کاندھوں پر ڈالی اور غائب ہو گیا۔ ساتھ ہی اس نے حفاظت کے پیش نظر زنبیل سے تلوار حیدری بھی نکال کر ہاتھ میں لے لی تھی۔ اسے اس طرح اچانک غائب ہوتے دیکھ کر جنگل کے جانور اور زیادہ حیران ہو گئے تھے۔ بہت سے جانوروں نے زور زور سے چیخنا چلانا اور ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دیا تھا۔

سنہری چپلوں نے عمروعیار کو جنگل کے ایک خالی قطعے میں لا کھڑا کیا تھا۔ زمین پر آتے ہی عمرو نے سنہری چپلیں اتار کر اپنی عام چپلیں پہنیں اور سنہری چپلیں زنبیل میں ڈال لیں۔

"ہونہہ۔ اس قدر وسیع و عریض اور گھنا جنگل ہے۔ میں اس کولا سانپ کو کیسے تلاش کروں"۔ عمرو

نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ شیر اور چند خوفناک درندے اس کی بو پا کر خوفناک انداز میں دھاڑتے اور چنگھاڑتے ہوئے اس کے اردگرد سے گزر رہے تھے۔ وہ شاید آدم خور درندے تھے اور اس عجیب و غریب آدم خور کو تلاش کر رہے تھے جسے اڑ کر انہوں نے جنگل میں آتے دیکھا تھا اور پھر وہ راستے میں ہی اچانک وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔

عمرو جانوروں سے بچتا ہوا آگے بڑھنے لگا اور غور سے جھاڑیوں اور درختوں پر اس سرخ رنگ کے مکولا سانپ کو تلاش کرنے لگا جس کا سر نیلا اور دم سیاہ تھی۔ جھاڑیوں اور درختوں پر بے شمار چھوٹے بڑے سانپ کلبلا رہے تھے مگر ان میں عمرو کا مطلوبہ سانپ نہیں تھا۔

"ہونہہ۔ اس طرح تو میں ساری عمر بھی مکولا سانپ کو تلاش نہیں کر سکوں گا"۔ عمرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ویسے بھی شام کے سائے تیزی سے پھیلتے جا رہے تھے۔ جنگل چونکہ سیاہ تھا اس لئے وہاں وقت سے پہلے ہی تاریکی پھیلنا شروع ہو گئی تھی۔

جنگل چونکہ خطرناک سانپوں، مکوڑوں اور خطرناک درندوں سے بھرا ہوا تھا اس لئے عمرو عیار کسی بھی صورت میں رات اس جنگل میں نہیں گزارنا چاہتا تھا۔

اچانک عمرو عیار کو کوئی خیال آیا تو اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی آگئی۔

"اوہ، ماگار اژدہا۔ ہاں میرے پاس ماگار اژدہا ہے۔ میں اس اژدہے کے ذریعے اس مکولا سانپ کو آسانی سے پکڑ سکتا ہوں"۔ عمرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے زنبیل سے ایک ربڑ کا بنا ہوا چھوٹا سا زرد رنگ کا سانپ نکال کر زمین پر ڈال دیا۔ ربڑ کا سانپ گز بھر کا تھا اور سکڑا ہوا تھا۔

"ربڑ کے سانپ جلدی سے ماگار اژدہا بن جاؤ"۔ عمرو نے ربڑ کے سانپ کی طرف دیکھ کر تیز لہجے میں کہا۔ ابھی اس نے اتنا کہا ہی تھا کہ اچانک ربڑ کے سانپ میں حرکت سی پیدا ہوئی۔ دوسرے ہی لمحے ربڑ کے اس معمولی سانپ نے اچانک پھولنا اور پھیلنا شروع کر دیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ربڑ کے اس

سانپ میں خود بخود ہوا بھری جا رہی ہو۔ وہ تیزی سے بڑا ہوتا جا رہا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ربڑ کے اس سانپ نے ایک بہت بڑے اور انتہائی خوفناک اژدہے کا روپ دھار لیا۔

یہ اژدہا جس کا نام ماگار اژدہا تھا عمرو عیار نے طلسم ہوشربا کے ایک جادوگر کو ہلاک کر کے حاصل کیا تھا۔ وہ جادوگر اس اژدہے کی مدد سے سردار امیر حمزہ کے لشکریوں کو نقصان پہنچاتا تھا۔ اژدہا جب زور سے اپنا سانس کھینچتا تو بے شمار لشکری اچھل اچھل کر اس اژدہے کے کھلے ہوئے بھاڑ نما منہ سے ہوتے ہوئے اس کے پیٹ میں چلے جاتے تھے۔ پھر اژدہا اپنے وجود کو اس بری طرح سے سکیڑ لیتا تھا کہ اس کے پیٹ میں موجود لشکریوں کی ہڈیاں تک سرمہ بن جاتی تھیں۔

سردار امیر حمزہ نے اس جادوگر جس کا نام بھی اژدہا جادوگر تھا کو ہلاک کرنے کے لئے عمرو عیار کو مامور کیا تھا۔ عمرو عیار اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر سیدھا طلسم ہوشربا میں جا گھسا تھا اور اس نے نہایت چالاکی

اور عیاری سے کام لے کر نہ صرف اژدہا جادوگر کو ہلاک کر دیا تھا۔ بلکہ اس کے محل سے اس کا سارا خزانہ بھی لوٹ لیا تھا۔ اس محل کے ایک کمرے میں عمرو عیار کو ربڑ کا بنا ہوا یہ زرد سانپ دکھائی دیا تھا جسے عمرو نے زنبیل میں ڈال لیا تھا۔ اس سانپ کی اصل حقیقت کے بارے میں عمرو عیار کو بولنے والی گڑیا نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ اس سانپ کی حقیقت جان کر کہ یہ سانپ جس کے پاس ہو اس کا غلام بن جاتا ہے اور اس سانپ کو صرف ایک حکم دے کر انتہائی خوفناک اژدہا بنایا جا سکتا ہے اور یہ چھوٹا سا سانپ اژدہا بن کر بھاری بھر کم ہاتھیوں کو بھی سانس کھینچ کر نگل جانے کی طاقت رکھتا ہے تو عمرو نے اس سانپ کو مستقل طور پر اپنے پاس رکھ لیا تھا۔

ربڑ کا معمولی سانپ خوفناک اژدہا بن کر نہایت خوفناک انداز میں چنگھاڑنا شروع ہو گیا تھا۔ اتنے بڑے اور خوفناک اژدہے کو اچانک وہاں نمودار ہوتے اور اسے چنگھاڑتے دیکھ کر جنگل کے سبھی جانور خوفزدہ ہو گئے تھے اور خوفزدہ ہو کر اس جگہ سے دور

دور بھاگنا شروع ہو گئے تھے۔

"ماگار اژدہے اس جنگل میں جتنے بھی سانپ اور ناگ ہیں ان کو نگل لو"۔ عمرو عیار نے چیختے ہوئے کہا۔

اژدہے نے ایک خوفناک چنگھاڑ ماری اور اپنا بھاڑ جیسا منہ کھول کر زور زور سے سانس کھینچنے لگا۔ اسی لمحے عمرو نے درختوں اور جھاڑیوں میں موجود سانپوں اور ناگوں میں کھلبلی سی مچتی دیکھی مگر اس سے پہلے کہ وہ چھپتے یا زمین میں گھسنے کی کوشش کرتے ماگار اژدہے کے زور زور سے سانس کھینچنے کی وجہ سے وہ جیسے درختوں اور جھاڑیوں سے اکھڑ اکھڑ کر فضا میں بلند ہوئے اور اڑ اڑ کر ماگار اژدہے کے کھلے ہوئے منہ میں جانے لگے۔ ماگار اژدہا تیزی سے حرکت میں آیا اور اسی طرح چنگھاڑتا اور زور زور سے سانس کھینچتا ہوا جنگل میں گھس گیا۔

"رات سر پر آ رہی ہے۔ مجھے فوراً اس جنگل سے نکل جانا چاہئے۔ میں جہاں جاؤں گا ماگار اژدہا خود ہی اس جگہ پہنچ جائے گا"۔ عمرو نے کہا۔

اس نے ایک بار پھر زنبیل سے سنہری چپلیں

نکالیں اور انہیں پہن کر اڑتا ہوا اس جنگل سے نکل کر ایک پہاڑی علاقے میں آ گیا۔

پہاڑی علاقہ خاصا صاف ستھرا اور دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ عمرو عیار کو ایک پہاڑی میں ایک صاف ستھرا اور کشادہ غار نظر آیا تو وہ اس غار میں آ گیا۔

اس وقت تک رات سر پر آ گئی تھی اور سارا علاقہ اندھیرے میں ڈوب گیا تھا۔ مگر عمرو عیار کو اس اندھیرے سے بھلا کیا دقت ہو سکتی تھی اس نے زنبیل سے شب چراغ ہیرا نکال کر غار کے اونچے پتھر پر رکھ دیا۔ شب چراغ ہیرے کی تیز روشنی سے غار میں بے پناہ روشنی ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے عمرو عیار کو غار میں پڑا ہوا ایک معمولی تنکا بھی صاف دکھائی دے رہا تھا۔

عمرو نے سلیمانی چادر اور تلوار حیدری زنبیل میں ڈال لی تھیں۔ غار میں آ کر عمرو نے زنبیل سے خشک میوے نکال کر کھائے اور چھاگل سے پانی پیا اور پھر وہ ماگار اژدہے کی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔

عمرو نے زنبیل سے ایک چھوٹی سی شیشے کی بوتل

اور ایک لمبی سی لکڑی نکال کر اپنے سامنے رکھ لی تھی۔ اس لکڑی کا سرا آگے سے دوشاخہ تھا۔ ایسی لکڑیاں عموماً سانپ پکڑنے والے جوگیوں کے پاس ہوتی تھیں۔ ان لکڑیوں کی مدد سے جوگی ہاتھ لگائے بغیر انتہائی خطرناک اور زہریلے سانپ کو بھی گردن سے پکڑ لیتے تھے ۔ اس دو شاخہ لکڑی میں پھنسی ہوئی سانپ کی گردن آسانی سے نہیں چھوٹتی تھی۔ جس کی وجہ سے سانپ بے بس ہو جاتے تھے ۔

"ہونہہ، یہ ماکار اژدہا کہاں رہ گیا ہے۔ اسے تو اب تک یہاں آ جانا چاہیئے تھا۔" عمرو نے غار کے دہانے کی طرف دیکھتے ہوئے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اسی لمحے عمروعیار کے سامنے ایک زوردار کڑاکا ہوا اور اچانک عمرو کے سامنے ایک خوفناک شکل والا بوڑھا جادوگر جس کی ٹھوڑی ہتھوڑے جیسی تھی وہاں آ نمودار ہوا۔ اس سے پہلے کہ عمروعیار سنبھلتا اچانک اس جادوگر نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر عمروعیار کی طرف جھٹک دیں۔ جادوگر کی انگلیوں سے زرد رنگ کی لہریں سی نکل کر عمروعیار پر پڑیں اور

عمروعیار کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا وجود یکلخت جل کر کوئلہ بن گیا ہو۔ اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ بے حد کربناک تھی۔

کاتش جادوگر ہنایت بے چینی اور پریشانی کے عالم میں ایک کمرے میں دونوں ہاتھ پشت پر باندھے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ اس کا چہرہ بگڑا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں غصے اور پریشانی سے سرخ ہو رہی تھیں۔

"ہونہہ، یہ باجنگ کہاں مر گیا ہے۔ اب تک واپس کیوں نہیں آیا وہ"۔ کاتش جادوگر نے غصے اور پریشانی سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اچانک ایک دھماکہ سا ہوا اور کاتش جادوگر کے سامنے سے زمین پھٹ گئی۔

پھٹی ہوئی زمین سے سیاہ رنگ کا دھواں نکلا اور

ہوا میں ناگ کی طرح بل کھاتا ہوا زمین پر ایک جگہ سمٹنے لگا۔ پھر یکلخت اس دھویں میں سرخ رنگ کی روشنی کی لہریں سی چمکیں اور اچانک کاتش جادوگر کے سامنے ایک سیاہ رنگ کا دبلا پتلا بونا نمودار ہوا۔ بونا بانس کی طرح پتلا تھا۔ اس کا رنگ بے حد سیاہ تھا۔ اس کا سر گنجا تھا البتہ اس کے سر پر دو چھوٹے سینگ تھے ۔ اس بونے کی آنکھیں گول اور انتہائی نیلی تھیں۔ اس کے کان خرگوش کے کانوں کی طرح لمبے اور نوکیلے تھے۔

سیاہ بونے نے سرخ رنگ کا لنگوٹ باندھ رکھا تھا جبکہ اس کا باقی جسم ننگا تھا۔ اس کے علاوہ اس بونے کی پیشانی پر ایک سیاہ رنگ کی کھوپڑی بھی گدی ہوئی نظر آ رہی تھی جس کی وجہ سے بونا اور زیادہ خوفناک اور بدصورت دکھائی دے رہا تھا۔

"باجنگ بونا حاضر ہے آقا"۔ سیاہ بونے نے کاتش جادوگر کے سامنے رکوع کے بل جھک کر اسے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز بے حد بھاری اور کڑکدار تھی۔

"باجنگ بونے تم نے آنے میں اتنی دیر کیوں لگائی ہے۔ کہاں تھے تم"۔ کاتش جادوگر نے باجنگ بونے کی جانب خوفناک نظروں سے گھورتے ہوئے غضبناک لہجے میں کہا۔

"آقا، میں آپ کے حکم سے عمروعیار کی تلاش میں گیا تھا"۔ باجنگ بونے نے کہا۔

"اوہ ہاں، میں بھول ہی گیا تھا کہ میں نے تمہیں خود ہی عمروعیار کو تلاش کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ کہاں ہے وہ۔ کچھ پتہ چلا اس کا"۔ کاتش جادوگر نے چونک کر جلدی سے کہا۔

"ہاں آقا، عمروعیار کو میں نے ہر جگہ تلاش کیا تھا مگر وہ مجھے کہیں نہیں ملا تھا۔ مگر پھر مجھے وہ آسمان کی بلندیوں پر اڑتا ہوا نظر آگیا۔ میں غیبی حالت میں اڑ کر اس کا تعاقب کرنے لگا۔ یہاں تک کہ عمروعیار کالے جنگل کی طرف آگیا۔ کالے جنگل میں وہ اترنے لگا تو اس نے اپنے کاندھے پر لٹکے ہوئے تھیلے سے کوئی چادر سی نکال کر اپنے جسم پر اوڑھ لی۔ اس چادر کے اوڑھتے ہی وہ اچانک غائب ہوگیا تھا۔

عمروعیار کو اس طرح اچانک غائب ہوتے دیکھ کر میں پریشان ہو گیا تھا۔ میں نے سارے کا سارا کالا جنگل چھان مارا تھا لیکن عمروعیار تو جیسے گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو گیا تھا۔ پھر اچانک جنگل میں نجانے کہاں سے زرد رنگ کا ایک بہت بڑا اور خوفناک طلسمی اژدہا آگیا۔ اس اژدہے نے جنگل کے سانپوں اور ناگوں کو نگلنا شروع کر دیا۔ میں ابھی حیرت سے اس اژدہے کو دیکھ رہا تھا کہ مجھے عمروعیار ایک بار پھر ہوا میں اڑتا ہوا نظر آیا۔ عمروعیار جس طرح اچانک غائب ہو گیا تھا اسی طرح اس نے اچانک ظاہر ہو کر پھر سے اڑنا شروع کر دیا تھا۔ میں فوری طور پر ایک بار پھر اس کے پیچھے ہو لیا۔ اس بار عمروعیار دبانگ نامی پہاڑی علاقے میں گیا تھا۔ عمروعیار ایک پہاڑی غار میں گیا اور اپنے تھیلے سے کھانے پینے کی چیزیں نکال کر کھانے لگا۔ عمروعیار کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اس غار میں آرام کرنے کی غرض سے آیا ہو۔ اس لئے میں فوراً آپ کو اطلاع دینے کے لئے واپس آگیا ہوں"۔ باجنگ بونے نے

کاتش جادوگر کو پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ، تو عمروعیار اس وقت دبانگ پہاڑی علاقے میں ہے"۔ ساری تفصیل سن کر کاتش جادوگر نے کہا۔

"جی ہاں آقا"۔ باجنگ بونے نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"کیا وہ اکیلا ہے"۔ کاتش جادوگر نے پوچھا۔

"ہاں آقا، وہ اکیلا ہے"۔ باجنگ بونے نے جواب دیا۔

"بہت خوب۔ اس کا مطلب ہے کہ میں اگر اس پر ابھی جا کر حملہ کر دوں تو وہ میرے حملے سے کسی بھی صورت میں نہیں بچ سکے گا"۔ کاتش جادوگر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ یقینی بات ہے آقا"۔ باجنگ بونے نے جلدی سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں عمروعیار کو پکڑنے جا رہا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ پاتال سے تنگ اور فولادی سلاخوں والا ایک پنجرہ یہاں لے آؤ۔ میں عمروعیار کو اس پنجرے میں لا کر قید کرنا چاہتا ہوں۔ پھر میں اس پنجرے کو

عمروعیار سمیت آگ کی دلدل میں پھینک دوں گا۔ جس میں فولادی پنجرے کے ساتھ ساتھ عمروعیار کی ہڈیاں بھی گل سڑ جائیں گی۔ پھر میں سامری دیوتا کے سائے کو بتاؤں گا کہ میں کس قدر مہان اور طاقتور جادوگر ہوں۔ میرے سامنے عمروعیار جیسا انسان ایک حقیر کینچوئے سے بھی زیادہ حیثیت نہیں رکھتا"۔ کاتش جادوگر نے بڑے غرور بھرے لہجے میں کہا۔

"جو حکم آقا۔ میں ابھی جا کر پاتال سے فولادی سلاخوں والا پنجرہ لے آتا ہوں"۔ باجنگ بونے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں جاؤ۔ اس پنجرے کو لا کر یہاں چھت کے درمیان میں لٹکا دینا"۔ کاتش جادوگر نے کہا۔ باجنگ بونے نے مؤدبانہ انداز میں کاتش جادوگر کو جھک کر سلام کیا اور پھر یکلخت سیاہ دھوئیں میں تبدیل ہو گیا۔ سیاہ دھواں بنتے ہی وہ زمین کے شگاف میں اتر گیا۔ جیسے ہی سیاہ دھواں زمین کے شگاف میں غائب ہوا زمین خود بخود برابر ہو گئی۔

"میں آ رہا ہوں عمروعیار۔ تیار ہو جاؤ۔ میں تمہیں

انتہائی خوفناک اور اذیت ناک موت سے ہمکنار کرنے آ رہا ہوں۔ دیکھتا ہوں تمہیں میرے ہاتھوں ہلاک ہونے سے کون بچاتا ہے"۔ کاتش جادوگر نے غصے اور نفرت سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک منتر پڑھ کر زور سے اپنا دایاں پیر زمین پر مارا۔ جیسے ہی اس نے پیر زمین پر مارا ایک زوردار کڑاکا ہوا۔ کاتش جادوگر کے پیروں کے گرد ایک سرخ رنگ کا ہالہ سا نمودار ہوا اور تیزی سے اوپر اٹھتا چلا گیا۔ جیسے ہی سرخ ہالہ غائب ہوا کاتش جادوگر بھی وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔

کاتش جادوگر کو وہاں سے گئے ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک وہاں ایک بار پھر زمین پھٹی اور اس میں سے سیاہ دھواں نکلنے لگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس دھویں نے باجنگ بونے کا روپ دھار لیا۔

باجنگ بونے نے اپنے دونوں ہاتھ کھول کر پھٹی ہوئی زمین کی طرف جھٹکے تو پھٹی ہوئی زمین سے سیاہ رنگ کے دھویں کی لکیریں سی باہر آنے لگیں۔

باجنگ بونے نے ہاتھوں کو اوپر کیا تو دھویں کی لکیریں اس کے ہاتھوں کے ساتھ اوپر اٹھتی چلی گئیں۔ باجنگ بونے نے اپنے ہاتھوں کا رخ کمرے کی چھت کی طرف کرکے انہیں خاص انداز میں ہلانا شروع کر دیا۔ زمین سے نکلنے والی دھویں کی لکیریں چھت کے ساتھ لگ کر تیزی سے بل کھانے لگیں اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک بڑے پنجرے کی فولادی سلاخیں بنتی چلی گئیں۔ چند ہی لمحوں میں چھت کے کنڈے کے ساتھ ایک بہت بڑا فولادی پنجرہ لٹکا ہوا جھول رہا تھا۔ اس پنجرے کا کوئی دروازہ نہیں تھا۔ پنجرے کی ہر سلاخ پر ایک انسانی کھوپڑی بنی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ پنجرے کی سلاخیں اس قدر تنگ تھیں کہ اس میں سے چڑیا کا بچہ بھی نہیں گزر سکتا تھا

" میرا خیال ہے آقا کے آنے سے پہلے مجھے پنجرے کے نیچے آتشی دلدل کا راستہ کھول دینا چاہئے ۔ جیسے ہی آقا عمروعیار کو لے کر یہاں آئیں گے اور اسے اس پنجرے میں قید کریں گے میں اس پنجرے کو اسی وقت آتشی دلدل میں گرا دوں گا اور فوری طور پر

زمین کا شگاف بند کر دوں گا۔ اس طرح آقا بھی چاہیں
گے تو عمرو عیار کو نہیں بچا سکیں گے"۔ باجنگ بونے
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے جلدی جلدی کوئی منتر
پڑھا اور پھر اس نے اپنی ننھی ننھی ہتھیلیاں اس
شگاف کی طرف کر دیں جہاں سے وہ دھواں بن کر
باہر آیا تھا۔ جیسے ہی اس نے ہتھیلیاں شگاف کی
طرف کیں۔ اس کی ہتھیلیوں سے چنگاریاں سی نکل کر
شگاف کے کناروں پر جا پڑیں اور اچانک شگاف کے
کنارے سرخ ہونے لگے اور پھر جس طرح کاغذ جلتا
ہے اسی طرح زمین کے کنارے جلنے لگے۔ شگاف یکلخت
گول ہو گیا تھا۔ پھر اس دائرے نے اچانک چاروں
طرف سے پھیلنا شروع کر دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے
پنجرے کے عین نیچے ایک بہت بڑا دائرے جیسا
شگاف بن گیا تھا۔ باجنگ بونے نے آگے بڑھ کر
دائرے میں جھانک کر دیکھا۔ شگاف ایک انتہائی
تاریک اور گہرے کنویں جیسا بن گیا تھا۔

باجنگ بونے نے ہتھیلیاں جھٹک کر اس
گہرے کنویں میں چنگاریاں پھینکنا شروع کر دیں۔

اچانک کنویں کی گہرائی میں جیسے آگ سی چمکی اور پھر
دیکھتے ہی دیکھتے کنواں جیسے آگ سے بھر گیا۔ آگ کے
بڑے بڑے شعلے کنویں سے باہر آنا شروع ہو گئے تھے۔

"ہاں، اب ٹھیک ہے۔ یہ آگ عمرو عیار کو ایک
لمحے میں جلا کر بھسم کر دے گی"۔ باجنگ بونے نے
اطمینان بھرے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

پھر وہ آگ سے بھرے ہوئے کنویں سے پیچھے ہٹ
آیا اور کمرے کے ایک کونے میں جا کر کھڑا ہو گیا اور
آتش جادوگر کا انتظار کرنے لگا۔

چند لمحوں بعد اچانک پنجرے کے گرد جھماکہ سا ہوا
اور دوسرے ہی لمحے پنجرے میں عمرو عیار نمودار ہوا۔
عمرو عیار کی آنکھیں بند تھیں اور اس کی پگڑی کھل کر
اس کے گلے میں پڑی ہوئی تھی۔ عمرو کا رنگ اس
قدر زرد ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم میں خون کا ایک
قطرہ بھی موجود نہ ہو۔

جیسے ہی عمرو عیار پنجرے میں نمودار ہوا کمرے کے
کونے میں کھڑا ہوا باجنگ بونا بری طرح سے چونک
اٹھا۔

"اوہ، عمروعیار آگیا۔ آقا نے عمروعیار کو پنجرے بر
بھیج دیا ہے"۔ اس نے تیز لہجے میں کہا۔ اسی وقت
اس نے اپنا ایک ہاتھ اوپر اٹھا کر جھٹکا تو اچانک
کنڈے میں اٹکا ہوا پنجرہ کنڈے سے نکل گیا اور ہنایت
تیزی سے آگ سے بھرے ہوئے کنویں میں گرتا چ
گیا۔ جیسے ہی پنجرہ عمروعیار کو لئے ہوئے آگ کے
کنویں میں گرا اسی لمحے باجنگ بونے نے دونوں
ہاتھوں کی ہتھیلیاں ایک ساتھ ملا دیں۔ زمین پر
ہوا آگ کا کنواں یکلخت وہاں سے غائب ہو گیا۔ کنویں
کی زمین یوں برابر ہو گئی تھی جیسے وہاں کبھی معمولی
سا شگاف بھی نہ پڑا ہو۔

جیسے ہی باجنگ بونے نے زمین سے کنواں غائب
کیا اسی لمحے تھماکہ ہوا اور اچانک وہاں کاتش جادوگر
نمودار ہوا۔ باجنگ بونے کو وہاں دیکھ کر کاتش جادوگر
چونک پڑا تھا۔

"اوہ، باجنگ بونے تم یہاں۔ وہ پنجرہ کہاں ہے
جس کو لانے کے لئے میں نے تمہیں پاتال میں بھیجا
تھا۔ میں نے تو عمروعیار کو غار سے غائب کر کے اس

پنجرے میں بھیج دیا تھا"۔ کاتش جادوگر نے حیران
ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے عمروعیار کو اس پنجرے سمیت آگ کی
دلدل میں پھینک دیا ہے آقا"۔ باجنگ بونے نے
اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر
کاتش جادوگر بری طرح سے اچھل پڑا۔

"آگ کی دلدل میں۔ اوہ، کب۔ کیسے"۔ کاتش
جادوگر نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا تو باجنگ
بونے نے کاتش جادوگر کو اپنی پوری کارروائی بتا دی۔
باجنگ بونے کی باتیں سن کر کاتش جادوگر اس کی
طرف غضبناک نظروں سے دیکھنے لگا۔

"یہ تم نے کیا کیا باجنگ بونے۔ تم نے میرا
انتظار بھی نہیں کیا اور عمروعیار کو آگ کی دلدل میں
پھینک دیا۔ میں عمروعیار کو تڑپا تڑپا اور سسکا سسکا
کر مارنا چاہتا تھا۔ میں عمروعیار کی لاش کے ٹکڑے
کر کے سامری دیوتا کے سائے کو دکھانا چاہتا تھا اور تم
نے عمروعیار کو اس قدر آسان انداز میں ہلاک کر دیا
ہے۔ اگر میں عمروعیار کو اپنے ہاتھوں آگ کی دلدل

میں پھینکتا تو سامری دیوتا کا سایہ مجھ سے بے پ
خوش ہو جاتا اور اپنی ہزاروں طاقتیں میرے حوا
کر دیتا مگر اب۔ ہونہہ، عمروعیار کو تم نے ہلاک
کر کے میرے سارے ارادوں پر پانی پھیر دیا ہے
کاتش جادوگر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ آقا۔ مم، میں۔ میں ...." کاتش جادوگر
غصے میں دیکھ کر باجنگ بونے نے بوکھلائے ہو
کہا۔

"باجنگ بونے۔ دل تو چاہ رہا ہے میں تمہیں ا
اور اسی وقت جلا کر راکھ کر دوں مگر۔ ہونہہ،
چلے جاؤ یہاں سے۔ جاؤ اس سے پہلے کہ میں چ
تمہارے ٹکڑے اڑا دوں۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے
کاتش جادوگر نے دھاڑتے ہوئے کہا۔ غصے اور نفر
کی وجہ سے اس کا چہرہ بری طرح سے بگڑا ہوا تھا ا
اس کی آنکھیں جیسے شعلے برسا رہی تھیں۔ باجنگ
بونے نے گھبرا کر زمین پر زور سے پاؤں مارا
دھماکے سے زمین پھٹی اور وہاں ایک شگاف پڑ
تھا۔ باجنگ بونا سیاہ دھوئیں میں تبدیل ہوا اور

تیزی سے اس شگاف میں اترتا چلا گیا۔ جیسے ہی دھواں شگاف میں غائب ہوا اسی لمحے زمین برابر ہو گئی۔ کاتش جادوگر بری طرح سے پیر پٹخ رہا تھا۔ عمروعیار کو آگ کی دلدل میں پھینک کر باجنگ بونے نے اس کے سارے ارادوں کو ملیامیٹ کر دیا تھا۔ ورنہ کاتش جادوگر واقعی عمروعیار کو نہایت اذیت ناک انداز میں ہلاک کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ اسے عمروعیار کو اس قدر آسان طریقے سے ہلاک ہونے پر شدید افسوس ہو رہا تھا۔ باجنگ بونے نے عمروعیار کو آگ کا کنواں بنا کر جس طرح اسے آگ کی دلدل میں پھینک کر زمین برابر کر دی تھی اس سے اب تک عمروعیار کی ہڈیاں تک جل کر راکھ بن چکی ہوں گی۔ کوشش کے باوجود اب کاتش جادوگر بھی عمروعیار کو اس آگ کی دلدل سے باہر نہیں لا سکتا تھا۔

شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کا اپنی بیٹی کی جدائی میں غم سے برا حال ہو رہا تھا۔

شہنشاہ افراسیاب تو اپنی بیٹی کے غم میں بیمار پڑ گیا تھا۔ وہ جب سے واپس آیا تھا اپنے شاہی کمرے تک ہی محدود ہو کر رہ گیا تھا۔ نہ وہ کمرے سے باہر نکلتا تھا اور نہ کسی سے ملتا تھا۔

شروع شروع میں اس نے ملکہ حیرت جادو سے ملنے سے انکار کر دیا تھا مگر پھر ایک روز ملکہ حیرت جادو زبردستی اس کے کمرے میں آ گئی تھی۔ اس غصے سے برا حال تھا۔ اس نے شہنشاہ افراسیاب

[...]ے بھاؤ کی سنائی تھیں جس کی وجہ سے اس کی اکلوتی بیٹی شہزادی ساسان جادو ہمیشہ کے لئے کنیز بن کر سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں چلی گئی تھی۔ شہنشاہ افراسیاب جس کا سارے طلسم ہوشربا، محل اور ملکہ حیرت جادو پر بے پناہ رعب و دبدبہ تھا اس وقت ملکہ حیرت جادو کے سامنے مجرموں کی طرح سر جھکائے بیٹھا رہا تھا۔

ملکہ حیرت جادو نے بدستور طلسم ہوشربا کا تخت و تاج سنبھال رکھا تھا۔ اسے بھی اپنی بیٹی کا دکھ تھا مگر وہ شہنشاہ افراسیاب کی طرح ایک ہی کمرے میں محدود نہ ہوئی تھی۔ وہ سارا سارا دن دربار میں رہتی تھی اور پھر جب واپس آتی اور شہنشاہ افراسیاب کو پلنگ پر پڑے اور مرجھائے ہوئے دیکھتی تو اس کا غصہ دوچند ہو جاتا تھا۔

[...] شہنشاہ افراسیاب آخر آپ اس طرح یہاں پڑے [...] کب تک اپنی بیٹی کا غم مناتے رہیں گے۔ ایک روز ملکہ حیرت جادو دربار برخواست کرکے شہنشاہ افراسیاب کے شاہی کمرے میں آئی اور اسے بدستور

پلنگ پر پڑے دیکھا تو اس نے غصے سے کہا۔ شہنشا
افراسیاب نے گردن موڑ کر ملکہ حیرت جادو کی طر
دیکھا اور پھر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ ستا ہوا
اور آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔

" میں آپ سے کہہ رہی ہوں شہنشاہ افراسیاب۔ جس
شہزادی ساسان جادو ہمیشہ کے لئے یہاں سے جا چکی
ہے۔ اس نے آپ کی غلطیوں کا بدلہ چکا دیا ہے۔ خو
کو اس نے سامری جادوگر کی کنیز بن کر ہمیشہ کے لئے
سیاہ معبد میں مقید کر لیا ہے۔ صرف اس لئے کہ و
آپ کو آپ کا مرتبہ دوبارہ دلا سکے۔ آپ کا رعب
دبدبہ طلسم ہوشربا پر پہلے کی طرح قائم و دائم رہے۔
شہزادی ساسان جادو نے اتنا بڑا قدم صرف آپ کی
عزت اور وقار کو قائم رکھنے کے لئے اٹھایا تھا۔ جس
بیٹی کو آپ برا بھلا کہتے تھے اس بیٹی کی وجہ سے آپ
زندہ سلامت ہیں۔ اب آپ خود کو اس کمرے تک
محدود کر کے اس کی اتنی بڑی قربانی کو رائیگاں کر
رہے ہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے شہنشاہ افراسیاب"۔
ملکہ حیرت جادو غصیلے لہجے میں کہتی چلی گئی۔

مم۔ میں کیا کروں ملکہ حیرت جادو۔ مم۔ میں۔
میں ...." شہنشاہ افراسیاب نے رندھے ہوئے لہجے
میں کہا۔ بیٹی کی قربانی کا سن کر ایک بار پھر اس کی
آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔

" کرنا کیا ہے۔ اپنا تخت و تاج سنبھالیں۔ اپنی
حالت ٹھیک کریں۔ طلسم ہوشربا کو اس وقت میری
نہیں آپ کی ضرورت ہے صرف آپ کی"۔ ملکہ حیرت
جادو نے تلخ لہجے میں کہا۔

" میں اپنا تخت و تاج کیسے سنبھال سکتا ہوں ملکہ
حیرت جادو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے رندھی ہوئی آواز
میں کہا۔

" کیوں۔ کیوں نہیں سنبھال سکتے آپ"۔ ملکہ
حیرت جادو نے تیز لہجے میں کہا۔

" میں نے تمہارے اور سارے درباریوں کے سامنے
عمرو عیار کو ہلاک کرنے کے جو دعوے کئے تھے جو
قسمیں کھائی تھیں ان سب میں، میں بری طرح سے
ناکام رہا ہوں۔ اب میں سب کے سامنے کیا منہ لے
کر جاؤں۔ ایک تھکا ہوا اور ہارا ہوا شہنشاہ کسی کو کیا

منہ دکھا سکتا ہے۔ کیا ان سب کے سامنے میری عزت میرا وہ وقار قائم رہا ہوگا۔ وہ سب ...." شہنشاہ افراسیاب نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی عزت اور آپ کا مرتبہ ابھی تک اسی طرح ہی قائم ہے شہنشاہ۔ طلسم ہوشربا کے ایک ایک بچے کو آپ کی ناکامی کی وجہ معلوم ہو چکی ہے۔ ان سب کا بھی خیال ہے کہ شہزادی ساسان جادو اگر آپ کے آڑے نہ آ جاتی تو عمرو عیار کسی بھی صورت میں آپ کے ہاتھوں زندہ نہیں بچ سکتا تھا۔ جو کچھ بھی ہوا ہے اس کی ذمہ دار شہزادی ساسان جادو ہی ہے۔ اسی لئے اسے اپنی غلطیوں کی سزا مل گئی ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سامری جادوگر کی کنیز بن کر اس کے سیاہ معبد میں چلی گئی ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا تو شہنشاہ افراسیاب حیرت بھری نظروں سے ملکہ حیرت جادو کی شکل دیکھنے لگا۔

"ملکہ حیرت جادو۔ شہزادی ساسان جادو ہماری اکلوتی بیٹی ہے۔ کیا تمہیں اس کی جدائی کا دکھ نہیں ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"دکھ ہے شہنشاہ افراسیاب۔ بہت زیادہ دکھ ہے۔ لیکن"۔ ملکہ حیرت جادو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن۔ لیکن کیا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے حیرت زدہ انداز میں پوچھا۔

"لیکن جو کچھ ہوا ہے۔ اس کی اپنی غلطیوں کا نتیجہ ہے۔ اس نے طلسم ہوشربا کے سب سے بڑے دشمن عمرو عیار کو آپ کے ہاتھوں بچا کر نہ صرف میرا بلکہ پورے طلسم ہوشربا کا دل دکھایا ہے۔ عمرو عیار کو بچانے کے لئے اس نے طلسم ہوشربا سے غداری کی تھی۔ غداری کی سزا صرف اور صرف موت ہوتی ہے۔ شہزادی ساسان جادو نے سامری جادوگر کی کنیز بن کر اور خود کو ہمیشہ کے لئے سیاہ معبد میں مقید کر کے اپنی جان بچا لی ہے اگر وہ یہاں ہوتی تو میں طلسم ہوشربا کی ملکہ کی حیثیت سے اسے گرفتار کرا کر اس کا سر قلم کرا دیتی"۔ ملکہ حیرت جادو نے غصے سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ شہنشاہ افراسیاب حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ملکہ حیرت جادو کو دیکھ رہا تھا جو اس سے پہلے اس پر سخت برہم ہوتی تھی۔ شہنشاہ

افراسیاب کو برا بھلا کہہ کر اس سے اپنی بیٹی واپس مانگتی تھی۔ وہی ملکہ حیرت جادو اب اپنی بیٹی کے خلاف ایسے انداز میں باتیں کر رہی تھی جیسے وہ اس سے سخت نفرت کرتی ہو۔

"میری بیٹی غدار نہیں تھی ملکہ حیرت جادو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غرا کر کہا۔

"وہ غدار ہی تھی شہنشاہ۔ اگر وہ غدار نہ ہوتی تو وہ عمروعیار کو آپ کے ہاتھوں ہلاک ہونے سے کیوں بچاتی"۔ ملکہ حیرت جادو نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں، وہ غدار نہیں تھی۔ وہ جانتی تھی کہ ہم نے سرخ کھوپڑی کے حصول کے لئے ضد میں آ کر عمروعیار کو ہلاک کرنے کی قسمیں کھائی تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ ہم جتنی بھی کوششیں کر لیں مگر ہم کسی بھی صورت میں عمروعیار کو ہلاک کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے کیونکہ عمروعیار کی ہلاکت ہمارے ہاتھوں ممکن ہی نہیں تھی"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصے میں آتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ، جو کچھ بھی تھا اسے کم از کم آپ کے

آڑے نہیں آنا چاہیئے تھا"۔ ملکہ حیرت جادو نے سر جھٹک کر کہا۔

"ہم نے عمروعیار کو ہلاک کرنے کے جو دعوے کئے تھے، قسمیں کھائی تھیں اس سے مجبور ہو کر وہ ہمارے آڑے آئی تھی ملکہ حیرت جادو۔ اسے عمروعیار سے زیادہ ہماری زندگی، ہمارے رتبے اور ہماری عزت سے پیار تھا۔ وہ جانتی تھی کہ ہم سے انجانے اور غصے میں کتنی بڑی بھول ہو گئی تھی۔ اس کا بدلہ چکانے کے لئے اس نے وہ سب کچھ کیا تھا۔ اس لئے صرف وہ اتنی بڑی قربانی دینے کے لئے تیار ہو گئی تھی اور وہ ہمیشہ کے لئے سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں چلی گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ہمارے دعوؤں اور قسموں کا بدلہ اسی طرح پورا ہو سکتا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"اگر آپ کو اپنی بیٹی کی قربانی کا اتنا ہی احساس ہے تو پھر آپ یہاں پڑے کیا کر رہے ہیں۔ آپ کو تو چاہیئے تھا کہ آپ اپنی بیٹی کی اتنی عظیم قربانی کو رائیگاں نہ جانے دیتے۔ اپنا تخت و تاج سنبھال کر

ایک بار پھر اپنے دشمنوں سے برسرپیکار ہو جاتے۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"ہم، ہم ......" شہنشاہ افراسیاب نے جزبز ہو کر کہا اور پھر چونک کر ملکہ حیرت جادو کی طرف دیکھنے لگا جس کے ہونٹوں پر بجھی بجھی سی مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

"اوہ، تو یہ سب کچھ تم جان بوجھ کر ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کر رہی تھیں"۔ شہنشاہ افراسیاب نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ ملکہ حیرت جادو نے اپنی بیٹی شہزادی ساسان جادو کی برائیاں کرکے اصل میں شہنشاہ افراسیاب کو غم کے سمندر سے نکالنے کی کوشش کی تھی جو بیٹی کے غم میں اس کمرے تک ہی محدود ہو کر رہ گیا تھا۔ وہ کسی طرح کمرے سے باہر نکلنے اور اپنا تخت و تاج سنبھالنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ ملکہ حیرت جادو نے جان بوجھ کر شہنشاہ افراسیاب سے ایسی باتیں کی تھیں تاکہ وہ بھڑک جائے اور اسے احساس ہو جائے کہ وہ اپنی بیٹی کی اس قدر عظیم قربانی کو رائیگاں کر رہا ہے۔ اس کی یہ ترکیب کامیاب

رہی تھی۔ شہنشاہ افراسیاب کو نہ صرف پوری طرح ہوش آگیا تھا بلکہ وہ ملکہ حیرت جادو کی ان تلخ باتوں کو سمجھ بھی گیا تھا۔

"ہاں شہنشاہ افراسیاب۔ اب بس کریں۔ اپنے آپ کو اس تنہائی اور اس کمرے سے نکال کر اپنا تخت و تاج سنبھالیں۔ جو ہونا تھا سو ہو گیا۔ اب ہماری بیٹی کبھی واپس نہیں آ سکتی۔ آخر اس کے غم میں ہم کب تک یونہی گھلتے رہیں گے۔ ہمیں تو خوش ہونا چاہیئے کہ شہزادی ساسان جادو ہماری بیٹی ہے جس نے اپنے ماں باپ کی عزت اور زندگی کے لئے اپنی خوشیوں اور اپنی آزادیوں کو ہمیشہ کے لئے قربان کر دیا ہے۔ پھر سب سے بڑی بات یہ کہ شہزادی ساسان جادو سامری جادوگر کے معبد میں چلی گئی ہے۔ ایک عظیم معبد میں۔ یہاں اس کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو سکتا تھا وہاں نہیں۔

سردار امیرحمزہ اور اس کی فوجیں جس تیزی سے طلسم ہوشربا کو تاراج کر رہی ہیں شہزادی ساسان جادو ان کا شکار ہو کر ہلاک ہو جاتی تو کیا ہم اس کی ہلاکت

کا دکھ برداشت کر سکتے تھے - اب شہزادی ساسار
جادو کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ
سکے گا"۔ ملکہ حیرت جادو کہتی چلی گئی۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو ملکہ حیرت جادو۔ لیکن کبھی
یہ ہمارے لئے دکھ کی بات نہیں ہے کہ اب ہم
اپنی بیٹی کو نہیں دیکھ پائیں گے"۔ شہنشاہ افراسیاب
نے غمزدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں، یہ دکھ میرے لئے بھی ناقابل برداشت
ہے۔ مگر اب کیا کیا جا سکتا ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے
دکھ بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں بھی آنسو
بھر آئے تھے - اسی لمحے اچانک ایک دھماکے سے
زمین پھٹی اور وہاں سے ایک طلسمی پتلا اچھل کر باہر
آگیا۔

"آقا، کتاب سامری کھل رہی ہے"۔ طلسمی پتلے نے
شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کو جھک کر سلام
کرتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر
وہ دونوں چونک پڑے تھے -

"کتاب سامری کھل رہی ہے۔ اوہ، ضرور آ

سامری جادوگر نے ہمارے لئے کوئی خاص پیغام بھیجا
ہے۔ آؤ ملکہ حیرت جادو۔ دیکھیں کتاب سامری میں کیا
ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہو
کر کہا۔ ملکہ حیرت جادو نے اثبات میں سر ہلایا تو
شہنشاہ افراسیاب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک منتر
پڑھا۔ دوسرے ہی لمحے اچانک شہنشاہ افراسیاب اور
ملکہ حیرت جادو وہاں سے غائب ہو گئے -

عمرو کو اچانک یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے ا
کے جسم پر یخ بستہ پانی کی پوری بالٹی انڈیل دی
ہو۔ اسے ایک زوردار جھٹکا لگا اور دوسرے ہی
اس نے جلدی سے اپنی آنکھیں کھول دیں۔
ایک خوبصورت اور قیمتی سازوسامان سے آراستہ کمر
میں اور ایک آرام دہ بستر پر پڑا دیکھ کر وہ حیران ر
گیا۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور حیر
بھری نظروں سے کمرے کو دیکھنے لگا۔ کمرہ اسے جا
پہچانا سا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ پہلے بھی اس کمر
میں کبھی آ چکا ہو۔

"یہ کون سی جگہ ہے۔ مجھے یہاں کون لایا ہے"
عمرو نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر ا

اچانک یاد آگیا کہ وہ کالے جنگل میں مکولا سانپ کی
تلاش میں آیا تھا۔ جنگل گھنا اور وسیع و عریض ہونے
کی وجہ سے اس نے زنبیل میں سے ماگار اژدہے کو
نکال کر حکم دیا تھا کہ جنگل کے تمام سانپوں اور
اژدہوں کو نگل لے۔ جنگل چونکہ انتہائی خطرناک
جانوروں سے بھرا ہوا تھا اور رات بھی سر پر آ رہی
تھی اس لئے عمرو سنہری چپلیں پہن کر اس جنگل سے
نکل گیا تھا۔ ایک پہاڑی علاقے میں پہنچ کر وہ ایک
پہاڑی کے غار میں آگیا تھا۔ جہاں اس نے خشک
خود رو میوے کھا کر اور پانی پی کر اپنی بھوک پیاس مٹائی
تھی اور پھر وہ ماگار اژدہے کی واپسی کا انتظار کر رہا
تھا کہ اس کے سامنے ایک زوردار دھماکہ ہوا تھا اور
اچانک وہاں ایک بھیانک شکل والا جادوگر جس کی
ٹھوڑی ہتھوڑے جیسی تھی نمودار ہوا تھا۔ اس سے
پہلے کہ عمرو عیار اس جادوگر کو دیکھ کر کچھ کرتا جادوگر
نے اچانک اس پر بجلی کی لہریں سی پھینک دیں
تھیں۔ جس سے عمرو عیار کو محسوس ہوا تھا جیسے ان
بجلی کی لہروں نے اسے جلا کر بھسم کر دیا ہو پھر اس

کا ہر احساس جیسے فنا ہو گیا تھا۔ اس کے بعد کیا ہ
تھا عمرو عیار کو کچھ معلوم نہیں تھا۔ اسے اب ہوش
رہا تھا اور وہ خود کو اس جگہ دیکھ کر حیران ہو ر
تھا۔

" وہ جادوگر کون تھا۔ اس جادوگر نے اس پر بجلی
کی لہریں کیوں پھینکی تھیں۔ کیا وہی جادوگر اسے اس
جگہ لایا تھا۔ اگر وہ جادوگر اس کا دشمن تھا اور اس
نے اسے بجلی کی لہروں سے جلا کر بھسم کرنے کی
کوشش کی تھی تو پھر وہ زندہ کیسے بچ گیا تھا اور یہاں
اسے کون لایا تھا"۔ عمرو عیار سوچنے لگا۔ ابھی عمرو عیا
سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک ایک جھماکا ہوا اور عمرو
سامنے ایک نہایت خوبصورت لڑکی نمودار ہوئی۔ اس
لڑکی کو دیکھ کر عمرو عیار بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی
آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھیلتی چلی گئیں۔

" شہزادی سورنگ پری تم"۔ عمرو کے منہ سے
اختیار نکلا۔

" ہاں۔ کیوں۔ مجھے دیکھ کر تمہارا منہ حیرت
کیوں کھل گیا ہے"۔ شہزادی سورنگ پری

مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو تم مجھے یہاں لائی ہو اور یہ تمہارے
پاتال محل کا کمرہ ہے۔ اسی لئے مجھے یہ کمرہ بے حد
جانا پہچانا سا معلوم ہو رہا تھا"۔ عمرو نے جلدی سے
کہا۔ اسے یاد آگیا کہ شہزادی سورنگ پری کاغال جن[1]
کے خاتمے کے بعد ایک دو بار اس کی جان بچا کر
اسے اپنے پاتال محل میں لا چکی تھی۔ وہ عمرو کو یقینی
موت کے منہ سے نکال لاتی تھی۔ اس کا مطلب تھا
کہ غار میں عمرو عیار پر جس جادوگر نے بجلی کی لہریں
پھینکیں تھیں اس نے عمرو عیار کو جان سے مارنے کی
کوشش کی تھی۔ جس پر شہزادی سورنگ پری نے
بروقت وہاں پہنچ کر اس کی جان بچا لی ہوگی اور وہ
اس جادوگر سے اسے بچا کر فوری طور پر یہاں اپنے
پاتال محل میں لے آئی ہوگی۔ عمرو نے سوچا۔

" کیا سوچ رہے ہو عمرو"۔ شہزادی سورنگ پری نے
مسکرا کر کہا۔

[1] اس کے لئے عمرو عیار کا کارنامہ " عمرو اور کاغال جن" پڑھیے

"پہلے تم بتاؤ۔ تم مجھے یہاں کیوں لائی ہو اور وہ جادوگر کون تھا جس نے اچانک غار میں آکر مجھ پر بجلی کی لہریں پھینکی تھیں"۔ عمرو نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"وہ کاتش جادوگر تھا عمروعیار"۔ شہزادی سورنگ پری نے بھی سنجیدہ ہو کر کہا۔

"کاتش جادوگر۔ کون کاتش جادوگر"۔ عمرو نے چونک کر پوچھا۔ تو شہزادی سورنگ پری نے عمروعیار کو کاتش جادوگر کے بارے میں تفصیل بتانا شروع کر دی۔ اس نے عمروعیار کو یہ بھی بتا دیا کہ اسے باجنگ بونے نے کس طرح آگ کا کنواں بنا کر اس کی تہہ میں موجود آگ کی دلدل میں پھینک کر ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔

"عمروعیار اگر میں عین وقت پر اس کنویں میں نہ پہنچ جاتی جس میں تمہیں باجنگ بونے نے پھینکا تھا تو تم اسی لمحے جل کر راکھ بن جاتے۔ جب تمہیں باجنگ بونے نے کنویں میں پھینکا میں اسی وقت وہاں پہنچ گئی تھی۔ میں نے فوری طور پر تمہیں فولادی

پنجرے سے نکالا اور یہاں لے آئی۔ تمہاری زندگی خطرے میں ہے اس کی اطلاع مجھے بڑے بابا نے دی تھی جس کی وجہ سے میں اسی وقت حرکت میں آگئی تھی۔ اگر مجھے ایک لمحے کی بھی اور دیر ہو جاتی تو تم کنویں کی تہہ میں موجود دلدل کی خوفناک آگ میں جا گرتے۔ جہاں تمہاری ہڈیاں تک آگ میں جل کر راکھ بن سکتی تھیں"۔ شہزادی سورنگ پری نے کہا۔

شہزادی سورنگ پری نے ایک بار پھر اسے یقینی موت سے بچا لیا تھا۔ یہ جان کر عمروعیار کے چہرے پر شہزادی سورنگ پری کے لئے احسان مندی کے آثار ابھر آئے تھے۔

"میں تمہارا شکرگزار ہوں شہزادی سورنگ پری۔ تم نے مجھے ایک انجانی اور انتہائی خوفناک اور یقینی موت سے بچا لیا ہے۔ تمہارا شکریہ۔ بہت بہت شکریہ"۔ عمرو نے دل کی گہرائیوں سے شہزادی سورنگ پری کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا فرض ہے عمروعیار۔ تم نے اپنی زندگی ان نیک کاموں کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ تمہیں

کوئی اس طرح آسانی سے مار دے یہ کیسے ممکن ہے"۔ شہزادی سورنگ پری نے مسکرا کہا۔

"ہاں واقعی۔ جس عمرو عیار کے لئے تم جیسی خیر خواہ ہو اس عمرو عیار کو بھلا کون مار سکتا ہے"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو شہزادی سورنگ بھی ہنس پڑی۔

"اچھا شہزادی سورنگ پری، اب اتفاقاً تم سے ملاقات ہو ہی گئی ہے۔ تم میری جان بچا کر اپنے پاتال محل میں لے آئی ہو تو بتاؤ تم میری اس نئی مہم میں کیا مدد کر سکتی ہو۔ کیا تم مجھے پاتال میں موجود سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں پہنچا سکتی ہو"۔ عمرو نے پوچھا۔

"نہیں عمرو۔ میں تمہیں سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں نہیں پہنچا سکتی"۔ شہزادی سورنگ پری نے کہا۔

"ارے، وہ کیوں۔ تمہاری طاقتیں تو لامحدود ہیں۔ تم تو کچھ بھی کر سکتی ہو۔ تو پھر تم مجھے سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں کیوں نہیں پہنچا سکتی"۔ عمرو

نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سب سے پہلی بات یہ کہ سامری جادوگر شیطانوں کا شیطان ہے۔ جو مرنے کے باوجود ابھی تک زندہ ہے۔ میرا مطلب اس کی روح سے ہے۔ اس شیطان جادوگر نے اپنے سیاہ معبد پاتال کی انتہائی تاریکیوں میں بنا رکھا ہے۔ جہاں ہر طرف شیطانی راج ہے۔ اس شیطانی دنیا میں نہ میں جا سکتی ہوں نہ ہی جھانک سکتی ہوں۔ دوسرے سامری جادوگر نے اپنے سیاہ معبد تک جانے کے لئے جو طلسمات قائم کر رکھے ہیں ان کو توڑنا بے حد ضروری ہے۔ جب تک تم ان طلسمات کا خاتمہ نہیں کرو گے سیاہ معبد کے دروازے نہیں کھلیں گے۔ جب تک سیاہ معبد کے دروازے نہیں کھلیں گے تم معبد میں کسی بھی طرح داخل نہیں ہو سکو گے۔ نہ وہاں موجود سامری جادوگر کا بت توڑ سکو گے اور نہ ہی وہاں سے شہزادی ساسان جادو کو واپس لا سکو گے"۔ شہزادی سورنگ پری نے کہا۔

"مگر سورنگ پری۔ ان طلسمات میں جانے کے

راستے بے حد پیچیدہ اور سخت ہیں۔ میں ان طلسمات کے بارے میں بھی کچھ نہیں جانتا"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

" ان طلسمات میں لے جانے اور ان کے خاتمے کا راز تمہیں مکولا سانپ ہی بتا سکتا ہے عمرو۔ مکولا سانپ ان طلسمات کا بھیدی ہے۔ وہی تمہیں ان خطرناک طلسمات سے نکال کر سامری جادوگر کے سیاہ معبد تک لے جا سکتا ہے"۔ شہزادی سورنگ پری نے کہا۔

" ہاں، یہ بات مجھے سنہری تختی بتا چکی ہے۔ تم کوئی نئی بات بتاؤ"۔ عمرو نے جھلا کر کہا۔

" نئی بات، تو سنو۔ زمین کے پرتوں کے دروازوں کو کھولنے کی تمام چابیاں کاتش جادوگر کے پاس ہیں"۔ شہزادی سورنگ پری نے کہا تو عمرو عیار اچھل پڑا۔

" کاتش جادوگر۔ اوہ یہ کاتش جادوگر وہی تو نہیں جو غار میں میرے سامنے آیا تھا"۔ عمرو نے چونک کر کہا۔

" ہاں، وہی کاتش جادوگر ہے۔ سیاہ معبد کا دوسرا

بڑا محافظ"۔ شہزادی سورنگ پری نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

" کیا تم مجھے بتا سکتی ہو کہ کاتش جادوگر نے وہ چابیاں کہاں چھپا رکھی ہیں اور میں انہیں اس سے کیسے حاصل کر سکتا ہوں"۔ عمرو نے پوچھا۔

" کاتش جادوگر نے ان چابیوں کو جہاں چھپا رکھا ہے وہاں تمہارا خیال بھی نہیں پہنچ سکتا عمرو عیار"۔ شہزادی سورنگ پری نے کہا تو عمرو عیار ایک بار پھر چونک پڑا۔

" کیا مطلب ہوا اس بات کا"۔ عمرو نے حیرانی سے کہا تو شہزادی سورنگ پری نے اسے بتا دیا کہ کاتش جادوگر نے چابیوں کو کن جادوگر بونوں میں چھپا رکھا ہے اور ان جادوگر بونوں کو کہاں کہاں غائب کر رکھا ہے۔ یہ جان کر کہ کاتش جادوگر نے ان جادوگر بونوں کو کہاں کہاں اور کیسی عجیب و غریب جگہوں پر چھپا رکھا ہے عمرو عیار کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔

" اوہ، اس سے تو میری مہم اور زیادہ سخت اور ناقابل تسخیر ہو گئی ہے۔ پہلے میں کاتش جادوگر کو

تلاش کروں۔ پھر ایک ایک کر کے ان جادوگر بونوں کو تلاش کروں، ان سے چابیاں حاصل کروں اور پھر میں زمین کی تہوں کے دروازے کھول کر پاتال کے طلسمات کا خاتمہ کروں۔ اس کے بعد ہی کہیں جا کر میں سیاہ معبد تک پہنچ سکتا ہوں۔ یہ سب کیسے ہوگا۔ کاتش جادوگر اور اس کے سات جادوگر بونوں کو تلاش کرنے میں تو مجھے بے پناہ وقت لگ جائے گا۔ اس طرح سیاہ معبد تک پہنچتے پہنچتے تو مجھے کئی ماہ لگ جائیں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس عجیب و غریب مہم کو اپنے ہاتھ میں لے کر میں نے بہت بڑی غلطی کی ہے"۔ عمرو نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"اس مہم کو ہاتھ میں لے کر تم نے عقلمندی کی ہے یا غلطی بہرحال اب تمہیں اس مہم کو ہر حال میں پورا کرنا ہے"۔ شہزادی سورنگ پری نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہاں، مروں یا جیوں یہ مہم تو مجھے سر کرنی ہی پڑے گی چاہے اس کے لئے مجھے سالوں لگ جائیں اور میں بوڑھا ہی کیوں نہ ہو جاؤں"۔ عمرو نے مایوسی

کے عالم میں کہا تو شہزادی سورنگ پری بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم شاید اس طویل مہم سے اس لئے دلبرداشتہ ہو رہے ہو کہ تمہیں اس مہم میں دور دور تک اپنا مفاد دکھائی نہیں دے رہا"۔ شہزادی سورنگ پری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو اور نہیں تو کیا۔ تم تو اچھی طرح سے جانتی ہو شہزادی سورنگ پری کہ میں کس قدر غریب اور مفلس ترین انسان ہوں۔ اپنی ہتھنی جیسی موٹی بیوی، دس موٹے بچوں جو ایک ہی وقت میں بیس بیس آدمیوں کا کھانا کھا جاتے ہیں اور سو سے زائد ملازموں کا پیٹ بھرنے کے لئے مجھے کس قدر مشقت کرنا پڑتی ہے۔ دن رات بھی ایک کروں تب بھی میں ان سب کی ایک وقت کی روٹی بھی پوری نہیں کر سکتا۔ میں نے آدھے بصرہ سے قرض لے رکھا ہے جس کی وجہ سے میں بمشکل اپنے گھر کا چولہا جلاتا ہوں۔ قرض خواہ قرض دے دے کر تنگ آ چکے ہیں۔ مزید قرض مانگتا ہوں تو وہ مجھے پچھلا قرض

اتارنے کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ آدھے سے زیادہ قرض خواہ میرے گھر کے باہر تلواریں، نیزے اور کلہاڑے لئے قطاریں بنائے میرے انتظار میں کھڑے رہتے ہیں کہ کب میں گھر سے باہر نکلوں اور کب وہ میری بوٹی بوٹی کر کے مجھ سے اپنا قرض وصول کریں۔ جس کی وجہ سے مجھے گھر کے پچھواڑے سے برقعہ پہن کر عورتوں کی طرح باہر نکلنا پڑتا ہے۔ سوچا تھا کہ چلو کوئی مہم مل جائے اور اس مہم میں کوئی چھوٹا موٹا خزانہ ہاتھ آ جائے گا تو میں قرض خواہوں کو قرض دے کر اپنی جان بچا لوں گا۔ مگر خزانہ بھلا مجھ غریب کی قسمت میں کہاں۔ اب میں ایک طویل مہم سر کرنے جا رہا ہوں۔ پیچھے میرے بیوی بچے بھوکے پیاسے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائیں گے اور جب میں مہم سے واپس آؤں گا تو قرض وصول کرنے والے میری بھی بوٹیاں اڑا دیں گے"۔ عمرو عیار کی زبان ایک بار چل پڑے تو پھر بھلا رکنے کا کہاں نام لے سکتی تھی۔ اس کی باتیں سن کر شہزادی سورنگ پری ہنس رہی تھی۔

"کتنے بچے بتائے ہیں تم نے اپنے"۔ شہزادی سورنگ پری نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"دس"۔ عمرو نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا۔

"اور وہ سب اتنے موٹے ہیں کہ ایک وقت میں بیس بیس آدمیوں کا کھانا کھا جاتے ہیں"۔ شہزادی سورنگ پری نے مسلسل ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں اور میری بیوی تو پورے محلے کا بھی کھانا کھا جائے تو بھی ڈکار نہیں مارتی"۔ عمرو نے معصومیت سے کہا تو شہزادی سورنگ پری کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"چچ چچ۔ اس طرح تو تم واقعی گردن تک قرض میں پھنسے ہوئے ہو عمرو عیار"۔ شہزادی سورنگ پری نے کہا۔

"تو اور نہیں تو کیا"۔ عمرو نے رونی صورت بنا کر کہا۔

"تو اس بار تم کتنا بڑا خزانہ حاصل کرنا چاہتے ہو کہ تمہارا سارا قرض بھی ادا ہو جائے اور تمہارے بیوی بچے بھی آرام و سکون سے زندگی بسر کر سکیں"۔ شہزادی سورنگ پری نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

کوئی چھوٹا موٹا خزانہ مل جائے ۔ جس میں دس پندرہ لاکھ اخروٹ کے برابر ہیرے ہوں۔ بیس پچیس لاکھ مٹر کے دانوں جیسے سبز موتی، پچیس تیس لاکھ سرخ مہر والی اشرفیاں، ایک سونے چاندی کا ڈھیر اور اگر دس بیس لاکھ سونے کے سکے بھی مل جائیں تو میرا آدھا قرض تو ادا ہو ہی جائے گا۔ باقی کا اللہ مالک ہے"۔ عمرو نے بڑی معصوم سی صورت بنا کر کہا تو شہزادی سورنگ پری کی ہنسی تیز ہو گئی۔

"بہت تیز ہو تم عمرو۔ تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ مجھ سے تمہاری کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے اس کے باوجود تم مجھ سے بھی عیاری کرنے سے باز نہیں آتے"۔ شہزادی سورنگ پری نے کہا تو عمرو عیار کھسیانے انداز میں ہنس پڑا۔

"تم سب کچھ سمجھتی ہو تو پھر مجھے کچھ کہنے کی کیا ضرورت ہے شہزادی سورنگ پری۔ میری غربت اور مفلسی کا تم خیال نہیں کرو گی تو اور کون کرے گا"۔ عمرو نے مسکین سی صورت بنا کر کہا تو شہزادی سورنگ پری ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی۔

"میرے پاس تو اس وقت تمہارا قرض اتارنے کے لئے کوئی خزانہ نہیں ہے۔ ہاں سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں البتہ چند اتنے بڑے بڑے خزانے ضرور موجود ہیں جن سے تم نے اگر پورے ملک سے بھی قرض لیا ہوگا تو وہ بھی آسانی سے ادا کر لو گے۔ بلکہ تمہاری آئندہ آنے والی نسلیں بھی سالوں تک آرام و سکون سے زندگی بسر کر لیں گی"۔ شہزادی سورنگ پری نے کہا تو عمرو عیار کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آ گئی۔

"اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہی ہو۔ سنہری تختی نے تو کہا تھا کہ......" عمرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ خزانے سیاہ معبد کے تہہ خانوں میں ہیں عمرو۔ جن کے بارے میں تمہیں سنہری تختی نے کچھ نہیں بتایا تھا۔ بہرحال ابھی ان باتوں کو چھوڑو اور میری بات غور سے سنو کہ تمہیں کیا کرنا ہے"۔ شہزادی سورنگ پری نے کہا اور پھر وہ عمرو عیار کو [illegible]کش جادوگر اور اس کے ان سات جادوگر بونوں کے بارے میں بتانے لگی جن کے پاس پاتال کی تہوں کی

چابیاں تھیں۔ شہزادی سورنگ پری نے عمرو کو ا
جادوگر بونوں سے چابیاں حاصل کرنے کا طریقہ بتا د
تھا۔ جسے عمرو عیار غور سے سن کر ذہن نشین کر ر
تھا۔

"اب میں تمہیں اسی غار میں پہنچا دیتی ہوں
جہاں سے تمہیں کاتش جادوگر نے غائب کیا تھا۔ م
اژدہا وہاں پہنچ چکا ہے۔ کاتش جادوگر کے پاس جا
سے پہلے تم مکولا سانپ کو اپنے قبضے میں کر لو۔ ا
کے بغیر تمہارا پاتال میں جانا ناممکن ہے"۔ شہزاد
سورنگ پری نے کہا۔ پھر اس نے ایک ہاتھ کی ا
سے ایک سنہری رنگ کی انگوٹھی اتار کر عمرو عیار
دے دی۔ اس انگوٹھی کا نگینہ سرخ تھا۔

"یہ کیا ہے"۔ عمرو نے حیرت سے پوچھا۔

"جادوگروں اور جادوگرنیوں کے ساتھ عیار
کرنے کے لئے تم اپنا روپ بدلنے کے لئے
سامان عیاری کا استعمال کرتے ہو۔ اس انگوٹھی
وجہ سے تم اپنا کوئی بھی روپ آسانی سے بدل لیا
گے۔ تم اگر لڑکی بننا چاہو گے تو اس انگوٹھی کو

بنا۔ تم اسی وقت لڑکی بن جاؤ گے۔ یہاں تک کہ
تمہیں لباس بدلنے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔
ر تم کسی جادوگر کا بھی روپ بدلنا چاہو گے تو اس
گوٹھی کی مدد سے تم اس جادوگر کا بھی آسانی سے
پ بدل لو گے۔ جس کا خیال تم ذہن میں لاؤ
ے"۔ شہزادی سورنگ پری نے عمرو عیار کو سرخ نگینے
لی انگوٹھی کی خاصیت بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ، بہت خوب۔ تب تو یہ انگوٹھی بے حد کام
چیز ہے۔ یہ تو واقعی میرے لئے بہت سے مسائل
کر دے گی۔ عمرو نے خوش ہو کر کہا اور انگوٹھی
نے دائیں ہاتھ کی ایک انگلی میں پہن لی۔

"اب تم اپنی آنکھیں بند کرو تاکہ میں تمہیں
س اس غار میں پہنچا دوں"۔ شہزادی سورنگ پری
کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا کر آنکھیں موند
۔ اسی لمحے عمرو کو اپنے پیروں کے نیچے سے زمین
ب ہوتی ہوئی معلوم ہوئی۔ وہ بری طرح سے
گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ گر پڑتا اچانک اس کے
ں کے نیچے پھر سے زمین آ گئی۔

ہال نما ایک بہت بڑے کمرے میں ایک بہت بڑا چبوترا بنا ہوا تھا جس کے عین وسط میں ایک پتھر کا سیاہ رنگ کا انتہائی بدشکل اور خوفناک بت بنا ہوا تھا۔ بت چبوترے پر رکھا ہوا تھا اس کے دونوں ہاتھ آگے کو پھیلے ہوئے تھے ۔ اس کے ہاتھوں میں لوہے کی جلد والی ایک بہت بڑی کتاب تھی جس کا رنگ سیاہ تھا۔

کتاب کھلی ہوئی تھی اور کتاب کے صفحات جو لوہے کے پتروں سے بنے ہوئے تھے تیزی سے پلٹ رہے تھے ۔ جیسے وہاں تیز ہوا چل رہی ہو۔ اس بت کے

سوا کمرے میں اور کچھ نہیں تھا۔ اسی لمحے یکے بعد دیگرے وہاں دو جھماکے ہوئے اور اچانک وہاں شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو آ نمودار ہوئے ۔ ان دونوں نے آگے بڑھ کر رکوع کے بل جھکتے ہوئے نہایت مؤدبانہ انداز میں بت کو سلام کیا۔

"کتاب سامری، میں شہنشاہ جادوگراں افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو آ گئے ہیں۔ ہمیں بتایا جائے آقا سامری جادوگر کی روح نے کیا پیغام بھیجا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے آگے بڑھ کر کتاب سامری کے قریب جا کر کہا جو بت کے ہاتھوں میں تھی۔ جیسے ہی شہنشاہ افراسیاب نے یہ الفاظ کہے کتاب کے ورق پلٹنا رک گئے اور دو صفحے کھل کر شہنشاہ افراسیاب کے سامنے آ گئے ۔ صفحے بالکل صاف تھے ۔ یکبارگی ان صفحات پر روشنی سی چمکی اور ان سیاہ صفحات پر سفید رنگ کے لفظ بکھرتے چلے گئے ۔

"یہ پیغام شہنشاہ افراسیاب کے لئے نہیں ملکہ حیرت جادو کے لئے ہے"۔ ایک صفحے پر الفاظ ابھرے تھے ۔ جسے پڑھ کر شہنشاہ افراسیاب نے اثبات میں سر ہلا

دیا۔

" ملکہ حیرت جادو۔ تمہارے لئے پیغام ہے آگے آؤ"۔ شہنشاہ افراسیاب نے مڑ کر ملکہ حیرت جادو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو چبوترے سے نیچے کھڑی تھی۔

" میرے لئے "۔ ملکہ حیرت جادو کے منہ سے نکلا۔ پھر وہ جلدی سے چبوترے پر آ گئی۔ شہنشاہ افراسیاب پیچھے ہٹ گیا اور ملکہ حیرت جادو کتاب کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔ اسی لمحے کتاب پر سے پہلے الفاظ مٹے اور ان کی جگہ نئے الفاظ ابھر آئے۔

" ملکہ حیرت جادو، عمرو عیار کا فتنہ ایک بار پھر سر اٹھانے جا رہا ہے۔ اسے ہلاک کرنے میں شہنشاہ افراسیاب بری طرح ناکام ہو چکا ہے۔ اس لئے تم کوشش کرو کہ کسی طرح عمرو عیار ہلاک ہو جائے "۔ کتاب سامری میں الفاظ ابھرے۔

" اوہ، کتاب سامری۔ کیا عمرو عیار طلسم ہوشربا میں آ رہا ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے چونک کر کہا۔

" نہیں، عمرو عیار اس بار سامری بت کو تباہ کرنے

اور سیاہ معبد سے شہزادی ساسان جادو کو واپس لانے کا تہیہ کر چکا ہے۔ تمہاری بیٹی شہزادی ساسان جادو اپنی مرضی اور اپنی خوشی سے سیاہ معبد میں گئی ہے۔ اس لئے عمرو عیار کوئی حق نہیں رکھتا کہ وہ سیاہ معبد میں جا کر وہاں سے شہزادی ساسان جادو کو واپس لائے۔ تمہیں فوری طور پر حرکت میں آ کر عمرو عیار کا راستہ روکنا پڑے گا۔ اسے سیاہ معبد میں جانے سے روکو۔ ورنہ وہ سیاہ معبد میں جا کر نہ صرف سامری بت کو تباہ کر دے گا بلکہ سرخ کھوپڑی کو بھی فنا کر دے گا۔ اگر سرخ کھوپڑی اور سامری کا بت تباہ ہو گیا تو آدھا طلسم ہوشربا ختم ہو جائے گا۔ ہزاروں جادوگر بے موت مارے جائیں گے اور تمہاری اور شہنشاہ افراسیاب کی ہزاروں طاقتوں کا بھی خاتمہ ہو جائے گا"۔ کتاب سامری پر الفاظ ابھرتے اور مٹتے رہے۔

یہ جان کر کہ عمرو عیار نے شہزادی ساسان جادو کو سیاہ معبد سے واپس لانے کا تہیہ کر لیا ہے ملکہ حیرت جادو کا چہرہ مسرت سے چمک اٹھا تھا۔

"عمرو عیار نے سیاہ معبد سے میری بیٹی شہزادی ساسان جادو کو واپس لانے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اوہ، اوہ کیا یہ سچ ہے کتاب سامری"۔ ملکہ حیرت جادو نے خوشی سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر شہنشاہ افراسیاب بھی چونک اٹھا تھا اور جوش کے مارے اس کا جسم لرزنے لگا تھا۔

"ہاں، ملکہ حیرت جادو۔ عمرو عیار کا یہ اقدام شہنشاہ افراسیاب اور تمہارے ساتھ ساتھ طلسم ہوشربا کے لئے بہت برا ہوگا۔ اسے روکو۔ عمرو عیار کو سیاہ معبد میں جانے سے روکو"۔ کتاب سامری نے کہا۔

"اوہ، مگر میں عمرو عیار کو کیسے روک سکتی ہوں"۔ ملکہ حیرت جادو نے جلدی سے کہا۔

"جیسے بھی ممکن ہو۔ عمرو عیار کو سیاہ معبد میں جانے سے روکنا تمہارا کام ہے۔ صرف تمہارا"۔ کتاب سامری پر الفاظ ابھرے۔

"مگر کتاب سامری، عمرو عیار سیاہ معبد میں کیسے جا سکتا ہے۔ سیاہ معبد میں پہنچنے کا عمل بے حد سخت اور پیچیدہ ہے۔ عمرو عیار کو تو ان راستوں کے بارے میں

بھی کچھ معلوم نہیں ہوگا۔ جہاں سے سیاہ معبد میں جایا جا سکتا ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمرو عیار کو تمام باتوں کا علم ہو چکا ہے۔ وہ سیاہ معبد میں جانے کے لئے نکل چکا ہے ملکہ حیرت جادو۔ سامری جادوگر کے سائے نے سیاہ معبد کے محافظ کاتش جادوگر کو بھی آگاہ کر دیا ہے کہ وہ فوری طور پر کوہ شم شم میں چلا جائے تاکہ عمرو عیار اس تک پہنچ کر پاتال کی تہوں میں جانے والے دروازوں کی چابیاں نہ حاصل کر سکے۔ تم بھی عمرو عیار کی طرح اپنی طاقتوں کا استعمال کرو اور اس کے راستوں میں اس قدر دیواریں حائل کر دو کہ وہ کسی بھی طرح ان دروازوں تک نہ پہنچ سکے۔ اسے ان راستوں سے بھٹکا دو جو سیاہ معبد تک جاتے ہیں"۔ کتاب سامری نے کہا۔

"ٹھیک ہے کتاب سامری۔ اگر ایسی بات ہے تو میں عمرو عیار کا راستہ روکنے کی ہر ممکن کوشش کروں گی۔ اسے کسی بھی صورت میں، میں سیاہ معبد تک

نہیں پہنچنے دوں گی"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

" یہی تمہارے، شہنشاہ افراسیاب اور طلسم ہوشربا کے حق میں بہتر ہوگا"۔ کتاب سامری پر الفاظ ابھرے۔

" کتاب سامری، کیا مجھے بتایا جا سکتا ہے کہ عمروعیار اس وقت کہاں ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے پوچھا۔

" عمروعیار اس وقت دبانگ نامی پہاڑی علاقے میں ہے۔ وہ ایک پہاڑی غار میں ہے۔ تم ابھی اور اسی وقت جاؤ اور جا کر پہاڑی کو گرا کر اس غار میں عمروعیار کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دو۔ زندہ دفن"۔ کتاب سامری نے کہا۔

" اوہ، ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کروں گی۔ میں عمروعیار کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس پہاڑی میں دفن کر دوں گی۔ میں اسے کسی بھی صورت میں سیاہ معبد تک نہیں پہنچنے دوں گی"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

" تو جاؤ، دیر مت کرو۔ اس سے پہلے کہ عمروعیار اس غار سے باہر نکل جائے اسے جا کر ہلاک کر دو"۔

کتاب سامری پر الفاظ ابھرے اور اس کے ساتھ ہی کتاب سامری بند ہو گئی۔

" آئیں شہنشاہ افراسیاب۔ ہمیں فوری طور پر باہر جانا ہے"۔ جیسے ہی کتاب سامری بند ہوئی ملکہ حیرت جادو نے شہنشاہ افراسیاب کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ ملکہ حیرت جادو کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک لہرا رہی تھی جیسے وہ کوئی بہت بڑا فیصلہ کر چکی ہو۔ شہنشاہ افراسیاب نے ملکہ حیرت جادو سے کچھ کہنا چاہا مگر ملکہ حیرت جادو نے اشارے سے اسے خاموش رہنے کو کہا تو شہنشاہ افراسیاب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ پھر وہ دونوں وہاں سے غائب ہو کر اپنے شاہی کمرے میں واپس آ گئے۔

" یہ تم کیا کرنے جا رہی ہو ملکہ حیرت جادو۔ عمروعیار اگر ہماری بیٹی شہزادی ساسان جادو کو سیاہ معبد سے واپس لانے کے لئے جا رہا ہے تو تم اس کا راستہ روکنے کیوں جا رہی ہو۔ اسے ہلاک کیوں کرنا چاہتی ہو"۔ شاہی کمرے میں آتے ہی شہنشاہ افراسیاب نے غصیلی نظروں سے ملکہ حیرت جادو کو گھورتے

ہوئے کہا۔

"یہ سامری جادوگر کا حکم ہے شہنشاہ۔ عمروعیار سیاہ معبد میں جا کر شہزادی ساسان جادو کو آزاد کرانے کے ساتھ ساتھ سرخ کھوپڑی اور سامری جادوگر کے بت کو بھی تباہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تو سامری جادوگر کا سایہ ہم پر سے اٹھ جائے گا۔ ہماری آدھی طاقتیں سلب ہو جائیں گی۔ اس کے علاوہ ہمارا آدھا طلسم ہوشربا ختم ہو جائے گا اور ہزاروں لاکھوں جادوگر اور جادوگرنیاں بے موت مارے جائیں گے۔ کیا آپ یہ سب کچھ برداشت کر سکیں گے"۔ ملکہ حیرت جادو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ، مگر"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کچھ کہنا چاہا۔

"نہیں شہنشاہ، آپ کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ماں ہونے کے ساتھ ساتھ طلسم ہوشربا کی ملکہ بھی ہوں۔ اپنی بیٹی کو سیاہ معبد سے واپس لانے کی خوشی میں، میں آدھے طلسم ہوشربا کو ختم ہونے دوں یہ کیسے ممکن ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"تو کیا تم واقعی عمروعیار کو ہلاک کر دو گی"۔ شہنشاہ افراسیاب نے بجھے بجھے لہجے میں کہا۔

"ہاں، طلسم ہوشربا اور سامری دیوتا کے بت کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے یہ بہت ضروری ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"سوچ لو ملکہ حیرت جادو۔ اس دنیا میں عمروعیار ہی وہ انسان ہے جو شہزادی ساسان جادو کو سامری جادوگر کے سیاہ معبد سے واپس لا سکتا ہے۔ اگر تم نے اسے ہلاک کر دیا تو تم اپنی بیٹی کو کبھی نہیں دیکھ سکو گی"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"میں جانتی ہوں۔ لیکن اگر میں عمروعیار کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہوں تو آقا سامری جادوگر مجھ سے خوش ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے اس خوشی میں وہ ہماری بیٹی کو خود ہی سیاہ معبد سے آزاد کر کے ہمارے پاس واپس بھیج دے"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

"اوہ ہاں، یہ ممکن ہے۔ اس وقت عمروعیار سامری جادوگر سے ٹکرانے کے لئے میدان میں اترا

ہے۔ سامری جادوگر کبھی نہیں چاہے گا کہ عمروعیار اس کے سیاہ معبد میں پہنچ کر سرخ کھوپڑی اور اس کے بت کو تباہ کرے۔ اس دوران اگر واقعی عمروعیار کو ہلاک کر دیا جائے تو سامری جادوگر کی روح ہم سے خوش ہو جائے گی اور وہ یقینی طور پر شہزادی ساسان جادو کو ہمارے پاس واپس بھیج دیں گے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اسی لئے تو کہہ رہی ہوں کہ میرے لئے عمروعیار کو ہلاک کرنا بے حد ضروری ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

" اگر ایسا ہے تو میں تمہیں نہیں روکوں گا۔ تم جاؤ اور عمروعیار کو ہلاک کرنے کے لئے اپنی ساری قوتیں لگا دو۔ شہزادی ساسان جادو سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں ہے اس بار وہ عمروعیار کو ہلاک ہونے سے کسی بھی طرح نہیں بچا سکے گی"۔ شہنشاہ افراسیاب نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

" ملکہ حیرت جادو کے ہاتھوں عمروعیار کے لئے زندہ بچ نکلنا کسی بھی طرح ممکن نہیں ہوگا۔ اس بار میں

عمروعیار پر اس وقت سخت اور خوفناک حملے کروں گی کہ وہ اپنی مقدس اور کراماتی چیزوں سے بھی کوئی مدد نہیں لے سکے گا اور یقینی طور پر میرے ہاتھ موت کا شکار ہو جائے گا"۔ ملکہ حیرت جادو نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو پھر جاؤ۔ دیر مت کرو۔ عمروعیار جتنی جلدی ہلاک ہو جائے گا ہمارے لئے اتنا ہی اچھا ہوگا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

" جو حکم آقا۔ میں بہت جلد واپس آؤں گی اور آپ کے لئے بڑی خوشخبری لاؤں گی"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔

" ہم تمہارا انتظار کریں گے ملکہ حیرت جادو"۔ شہنشاہ افراسیاب نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ملکہ حیرت جادو نے کوئی منتر پڑھا اور ہاتھ دائیں بائیں لہرائے ۔ ایک جھماکہ ہوا اور ملکہ حیرت جادوگر اچانک وہاں سے غائب ہو گئی۔

کاتش جادوگر مسند پر بیٹھا کسی گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا کہ اچانک دھماکہ ہوا اور اس کے سامنے سے زمین پھٹ گئی اور پھٹی ہوئی زمین سے سیاہ رنگ کا دھواں نکلنے لگا۔ دھویں کو دیکھ کر کاتش جادوگر بے اختیار چونک اٹھا تھا۔

دیکھتے ہی دیکھتے سیاہ دھویں نے ایک جگہ سمٹ کر اچانک باجنگ بونے کا روپ دھار لیا۔

"باجنگ بونے تم۔ اب کیوں آئے ہو یہاں"۔ باجنگ بونے کو دیکھ کر کاتش جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کے لئے خوشخبری لایا ہوں آقا"۔ باجنگ بونے نے جھک کر نہایت مؤدبانہ انداز میں کاتش جادوگر کو سلام کرتے ہوئے کہا۔

"خوشخبری۔ کیسی خوشخبری"۔ کاتش جادوگر نے چونک کر پوچھا۔

"عمروعیار زندہ ہے آقا"۔ باجنگ بونے نے کہا۔ پہلے تو کاتش جادوگر حیرت بھری نظروں سے باجنگ بونے کی طرف دیکھتا رہا جیسے اسے باجنگ بونے کے الفاظ سمجھ میں نہ آئے ہوں پھر اچانک وہ بری طرح سے چونک اٹھا اور ایک جھٹکے سے مسند سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"عمروعیار زندہ ہے۔ کیا مطلب، عمروعیار زندہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم نے اسے آہنی پنجرے سمیت یہاں آگ کا کنواں بنا کر آگ کی دلدل میں پھینک دیا تھا۔ کاتش جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ سے سچ کہا تھا آقا۔ میں نے عمروعیار کو واقعی کنوئیں کی تہہ میں موجود آگ کی دلدل میں

پھینک دیا تھا۔ مگر اس کے باوجود عمروعیار زندہ ہے"۔ باجنگ بونے نے کہا۔

"ہونہہ، لگتا ہے تم نے یا تو نشے والی بوٹی کھا رکھی ہے یا پھر تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ آگ کی دلدل میں گر کر فولادی چٹانیں بھی ایک لمحے میں گل جاتی ہیں۔ عمروعیار جسے تم نے آہنی پنجرے سمیت اور بے ہوشی کی حالت میں آگ کی دلدل میں پھینک دیا تھا پھر وہ کس طرح سے زندہ بچ سکتا ہے"۔ کاتش جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس بات پر تو میں بھی حیران ہوں آقا"۔ باجنگ بونے نے کہا۔

"تم کس بات سے حیران ہو"۔ کاتش جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہی کہ عمروعیار زندہ کیسے بچ سکتا ہے۔ میں نے اسے آگ کی جس دلدل میں پھینکا تھا وہاں گر کر عمروعیار کی ہڈیوں تک کو جل کر راکھ ہو جانا چاہئے تھا۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ پاتال میں جا کر میں نے آگ کی دلدل میں جھانکا تو مجھے وہاں آہنی پنجرے کے گلے

ہوئے آثار دکھائی دیئے تھے۔ وہاں کسی انسان کے جسم اور اس کے کپڑوں کی راکھ تک مجھے نظر نہیں آئی تھی۔ پھر میں نے آنکھیں بند کر کے منتر پڑھا تو مجھے عمروعیار اسی غار میں زندہ سلامت نظر آیا جہاں سے آپ اسے اٹھا کر لائے تھے۔ عمروعیار کو زندہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا اور فوراً آپ کو اطلاع دینے چلا آیا"۔ باجنگ بونا کہتا چلا گیا۔

"کیا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو باجنگ بونے۔ عمروعیار اس غار میں موجود ہے جہاں سے میں نے اسے بے ہوش کر کے جادوئی آہنی پنجرے میں بھیجا تھا"۔ کاتش جادوگر نے اور زیادہ چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرانی نظر آ رہی تھی جیسے اسے باجنگ بونے کی باتوں پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"ہاں آقا، عمروعیار اسی غار میں موجود ہے"۔ باجنگ بونے نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ کاتش جادوگر کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں آقا"۔ باجنگ بونے نے

کندھے اچکا کر کہا۔

"ہونہہ۔ عمرو عیار زندہ ہے تو کیا ہوا۔ اب وہ میرے ہاتھوں زندہ نہیں بچے گا۔ اب میں اسے تڑپا تڑپا کر اور اذیتیں دے دے کر ہلاک کروں گا۔ آؤ میرے ساتھ"۔ کاتش جادوگر نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ان دونوں نے ایک ساتھ منتر پڑھے اور اچانک دونوں کمرے سے غائب ہو گئے۔ چند ہی لمحوں میں وہ دونوں دبانگ وادی میں جا نمودار ہوئے۔

"وہ پہاڑی۔ اس پہاڑی کے غار میں عمرو عیار موجود ہے آقا"۔ باجنگ بونے نے کاتش جادوگر کو ایک پہاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔

"ہونہہ۔ آؤ"۔ کاتش جادوگر نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے فضا میں ہاتھ مارا اسی لمحے اس کے ہاتھ میں ایک موٹا ڈنڈا آ گیا۔ اس ڈنڈے کے سرے پر دو کلہاڑے نما برچھیاں لگی ہوئی تھیں اور پھر وہ دونوں نہایت جارحانہ انداز میں غار کے دہانے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

انہیں غار میں داخل ہوئے ابھی چند ہی لمحے ہوئے ہوں گے کہ اچانک اس پہاڑی کے سامنے ملکہ حیرت جادو نمودار ہوئی۔

"ہونہہ، تو عمرو عیار اس غار میں موجود ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے پہاڑی غار کے دہانے کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی زہریلے لہجے میں کہا۔ اس نے دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کئے اور آنکھیں بند کر کے جلدی جلدی کوئی منتر پڑھنے لگی۔ پھر اس نے یکدم آنکھیں کھولیں۔ اس کی آنکھیں کبوتر کے خون کی طرح سرخ ہو رہی تھیں۔ ملکہ حیرت جادو نے اپنے ہاتھ دائیں بائیں لہرائے اور پھر زور سے دونوں ہاتھ پہاڑی کی طرف جھٹک دیئے۔ یکبارگی زوردار کڑاکا ہوا۔ پہاڑی کی چوٹی پر آگ کا شعلہ سا چمکا اور تیزی سے پوری پہاڑی کے گرد پھیلتا چلا گیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے پہاڑی سنگی چٹانوں کی بجائے گھاس پھونس کی بنی ہوئی ہو۔ آن کی آن میں ساری پہاڑی پر آگ لگ گئی تھی۔ پھر زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا ہوئی اور پہاڑی خوفناک دھماکے کے ساتھ بیٹھتی چلی گئی۔ غار

کا دہانہ وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔ پوری کی پوری پہاڑی غار پر گر گئی تھی۔ آگ نے ابھی تک پہاڑی کو گھیر رکھا تھا اور سنگی چٹانیں جل کر کوئلوں کی طرح سے دہکنے لگی تھیں۔

ملکہ حیرت جادو غور سے جلتی ہوئی پہاڑی کو دیکھ رہی تھی۔ اس نے ایک اور منتر پڑھ کر اپنا ہاتھ پہاڑی کی طرف جھٹکا تو ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور پہاڑی کے پرخچے اڑ گئے۔ اب وہاں اس پہاڑی کا نام و نشان بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا جس میں عمرو عیار موجود تھا اور اس پہاڑی غار میں کاتش جادوگر باجنگ بونے کے ساتھ عمرو عیار کو ہلاک کرنے گیا تھا۔

"خس کم جہاں پاک"۔ ملکہ حیرت جادو نے پہاڑی کے جلتے ہوئے ٹکڑے دیکھ کر دونوں ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔ اس کے ہونٹوں پر فتح مندانہ مسکراہٹ کھیل رہی تھی جیسے عمرو عیار کو ہلاک کر کے اس نے اس صدی کا بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے لیا ہو۔

"ارے ملکہ حیرت جادو۔ میری ہونے والے درجنوں بچوں کی نانی۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو"۔

اچانک ملکہ حیرت جادو کو اپنے عقب سے ایک جانی پہچانی اور شوخ سی آواز سنائی دی۔ اس آواز کو سن کر ملکہ حیرت جادو زخمی ناگن کی طرف پلٹی تھی اور پھر وہ اس بری طرح سے اچھل پڑی جیسے کسی انتہائی زہریلے ناگ نے یکلخت اس کے پیر پر کاٹ لیا ہو۔ حیرت اور خوف کی شدت سے اس کا رنگ سیاہ ہو گیا تھا اور اس کی آنکھیں یوں پھیل گئی تھیں جیسے ابھی حلقے توڑ کر باہر آ گریں گی۔

"اب تم اپنی آنکھیں کھول سکتے ہو عمرو عیار"۔ جیسے ہی عمرو عیار کو اپنے قدموں کے نیچے ٹھوس زمین کا احساس ہوا اسی لمحے اسے شہزادی سورنگ پری کی آواز سنائی دی۔ عمرو نے آنکھیں کھولیں تو وہ اسی پہاڑی کے سامنے کھڑا تھا۔ جس کے غار میں بیٹھ کر وہ ماگار اژدہے کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا۔

"اس غار میں میرے لئے اب کوئی خطرہ تو نہیں ہے"۔ عمرو نے شہزادی سورنگ پری سے مخاطب ہو کر پوچھا لیکن جواب میں شہزادی سورنگ پری کی کوئی

آواز سنائی نہ دی۔

"شہزادی سورنگ پری، تم کہاں ہو"۔ عمرو نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا مگر اس بار بھی شہزادی سورنگ پری نے عمرو کی بات کا جواب نہ دیا تو عمرو سمجھ گیا کہ شہزادی سورنگ پری اس کے ساتھ وہاں نہیں آئی تھی۔

"ہونہہ، شہزادی سورنگ پری شاید اپنے پاتال محل میں ہی رہ گئی ہے"۔ عمرو نے کہا۔ پھر اس نے احتیاط کی خاطر زنبیل سے تلوار حیدری نکالی اور اسے لئے ہوئے غار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

غار اسی حالت میں تھا جس حالت میں عمرو عیار نے پہلی بار دیکھا تھا۔ غار میں شب چراغ ہیرے کی روشنی ہو رہی تھی۔ جو بدستور غار کی دیوار کے ابھرے ہوئے پتھر پر پڑا تھا۔ ایک جگہ زمین پر شیشے کی بوتل اور وہ دو شاخہ لکڑی بھی موجود تھی جس سے عمرو مکولا سانپ کو پکڑنا چاہتا تھا۔ غار میں ماگار اژدہا بھی موجود تھا جو ایک جگہ اپنا منہ زمین پر ڈالے بے حس و حرکت پڑا تھا۔ جیسے ہی عمرو غار میں داخل ہوا

اژدہے نے یکدم اپنا پھن اٹھا لیا۔

"تم یہاں موجود ہو۔ بہت خوب"۔ ماگار اژدہے کو دیکھ کر عمرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

عمرو نے آگے بڑھ کر شیشے کی بوتل اور لکڑی اٹھا لی۔ پھر عمرو نے زنبیل سے سلیمانی خنجر نکالا اور زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ اس نے خنجر کی نوک زمین سے لگائی اور زمین پر ایک دائرہ بنانے لگا۔ پھر اس نے خنجر زنبیل میں ڈال کر زنبیل سے ایک اور بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس میں موجود سبز رنگ کا محلول خنجر سے بنائے ہوئے دائرے کے نشان پر ڈالنے لگا۔ جیسے جیسے وہ محلول ڈالتا جا رہا تھا دائرے کے نشان میں سبز رنگ کی آگ بھرتی جا رہی تھی۔ دائرے کے سارے نشان پر عمرو نے سبز محلول ڈالا تو دائرہ آگ کا بن گیا۔ دائرے کا درمیانی حصہ خالی تھا۔ عمرو نے بوتل کا منہ بند کیا اور اس بوتل کو اس نے واپس زمین میں رکھ لیا۔

"ماگار اژدہے۔ تم نے جنگل سے جن ناگوں اور سانپوں کو نکلا تھا اس میں سے صرف ایک سانپ کو

اس آگ کے دائرے میں اگل دو جس کا رنگ سرخ ہے۔ اس سانپ کا سر نیلا اور دم سیاہ ہے۔ اس سانپ کا نام مکولا ہے"۔ عمرو نے ماگار اژدہے سے مخاطب ہو کر کہا۔ اسی لمحے ماگار اژدہے نے ایک زوردار چیخ ماری اور اپنا منہ آگے کر دیا۔ اسی لمحے اس کا منہ کھلا اور ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا سانپ اس کے منہ سے نکل کر سبز آگ کے دائرے میں آ گرا۔ اس سرخ سانپ کا اوپری سر نیلے رنگ کا تھا اور اس کی دم سیاہ تھی۔

دائرے میں گرتے ہی مکولا سانپ نے پھن اٹھایا اور ہنایت خوفناک انداز میں پھنکارتے ہوئے دائرے میں چکرانے لگا۔ سبز آگ کی وجہ سے وہ بے حد بوکھلا ہوا تھا۔ اس دائرے سے نکلنے کے لئے وہ زور زور سے پھنکار مار رہا تھا مگر اسے دائرے سے نکلنے کا راستہ ہی ہنیں مل رہا تھا۔

"بہت خوب، یہی وہ سانپ ہے جس کی مجھے تلاش تھی۔ ماگار اژدہے تم دوبارہ جنگل میں جاؤ اور باقی تمام سانپوں اور ناگوں کو جنگل میں اگل آؤ"۔

عمرو نے کہا تو ماگار اژدہا تیزی سے غار سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"تو تم ہو مکولا سانپ۔ سیاہ معبد کے محافظ خاص"۔ عمرو نے سبز آگ کے دائرے میں پھنکارنے اور چکراتے ہوئے سرخ سانپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں، میں مکولا سانپ ہوں۔ تم کون ہو اور تم نے مجھے آگ کے دائرے میں کیوں قید کیا ہے"۔ اچانک مکولا سانپ نے پھن اٹھا کر عمروعیار کو گول اور سرخ سرخ آنکھوں سے گھورتے ہوئے پھنکار کر انسانی آواز میں کہا۔ اسے انسانی آواز میں بولتے دیکھ کر عمروعیار چونک اٹھا۔

"اوہ، تم تو انسانی آواز میں بولنا بھی جانتے ہو"۔ عمرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں بولنا بھی جانتا ہوں اور کاٹنا بھی۔ میرا کاٹا پانی بھی نہیں مانگتا سمجھے تم"۔ مکولا سانپ نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے۔ پھر تو مجھے تم سے ڈر کر رہنا

پڑے گا"۔ عمرو نے جان بوجھ کر ڈرنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے دوشاخہ لکڑی سے یکدم مکولا سانپ کی گردن پکڑ لی۔ دوشاخہ لکڑی میں مکولا سانپ بری طرح سے پھنکارنے لگا تھا۔ عمرو نے شیشے کی بوتل کا ڈھکن پہلے ہی ہٹا رکھا تھا اس نے مکولا سانپ کو اس بوتل میں ڈالا اور جلدی سے اس بوتل کا ڈھکن بند کر دیا۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو آدم زاد۔ تم مجھے قید کیوں کر رہے ہو"۔ بوتل میں قید ہو کر مکولا سانپ نے بری طرح سے پھنکارتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمرو مکولا سانپ کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک عمروعیار کی سماعت سے شہزادی سورنگ پری کی آواز ٹکرائی۔ شہزادی سورنگ پری کی آواز سن کر عمروعیار بے اختیار چونک پڑا تھا۔

"عمرو جلدی کرو۔ سلیمانی چادر اوڑھ کر اس غار سے باہر نکل جاؤ"۔ شہزادی سورنگ پری نے چیخ کر عمروعیار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ، شہزادی سورنگ پری تم۔ تم کہاں چلی گئی

تھیں۔ میں تو......" عمرو نے کہا۔

"عمرو، یہ باتوں میں ضائع کرنے کا وقت نہیں ہے۔ جلدی سے اس غار سے باہر نکل جاؤ۔ موت تمہارے سر پر آن پہنچی ہے"۔ شہزادی سورنگ پری کی چیختی ہوئی آواز آئی۔ عمرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دوشاخہ لکڑی، شیشے کی بوتل جس میں اس نے مکولا سانپ کو بند کیا تھا اسے زنبیل میں ڈالا اور غار کی دیوار سے شب چراغ ہیرا اٹھا کر زنبیل میں رکھتے ہوئے اس نے زنبیل سے سلیمانی چادر نکال کر کاندھوں پر ڈالی اور غائب ہو گیا۔ سلیمانی چادر کاندھوں پر ڈالتے ہی وہ تیزی سے غار کے دہانے کی طرف دوڑ پڑا۔ اسی لمحے اس نے غار میں ایک بوڑھے اور ہتھوڑے جیسی ٹھوڑی والے جادوگر اور ایک سیاہ رنگ کے سینگوں والے دبلے پتلے بونے کو اندر آتے دیکھا۔ اس جادوگر پر نظر پڑتے ہی عمروعیار نے اسے پہچان لیا تھا۔ یہ وہی جادوگر تھا جس نے اچانک غار میں ظاہر ہو کر اسے بجلی کی لہروں سے بے ہوش کر دیا تھا۔

جادوگر کے ہاتھ میں دو برچھیوں والا کلہاڑا تھا۔ وہ بے حد غضبناک دکھائی دے رہا تھا۔

"اوہ، تو یہ ہے کاتش جادوگر۔ سیاہ معبد کا دوسرا محافظ اور یہ بونا غالباً باجنگ بونا ہے جس نے مجھے آگ کی دلدل میں پھینک کر زندہ جلانے کی کوشش کی تھی۔ مگر یہ دونوں یہاں کیوں آئے ہیں۔ کیا یہ پھر یہاں مجھے ہلاک کرنے کی غرض سے آئے ہیں"۔ کاتش جادوگر اور باجنگ بونے کو پہچان کر عمروعیار نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں جیسے ہی آگے بڑھے عمروعیار نے اچانک زنبیل کا منہ کھول کر ان کی طرف کر دیا۔

"چل زنبیل میں"۔ عمرو نے کہا۔ اس کا اتنا کہنا تھا کہ اچانک کاتش جادوگر اور باجنگ بونے کو زوردار جھٹکے لگے۔ وہ اپنی جگہوں سے اچھلے اور ہوا میں قلابازیاں کھاتے اور بری طرح سے چیختے ہوئے عمرو کی زنبیل میں گھستے چلے گئے۔ جیسے ہی کاتش جادوگر اور باجنگ بونا زنبیل میں گئے عمرو نے جلدی سے زنبیل کا منہ بند کر دیا اور پھر تیزی سے غار سے باہر نکلتا

چلا گیا۔ جیسے ہی وہ غار سے باہر آیا اس کے سامنے اچانک ملکہ حیرت جادو آ نمودار ہوئی۔ ملکہ حیرت جادو اسے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ سلیمانی چادر کا خیال آتے ہی عمرو کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی وہ بڑے اطمینان سے چلتا ہوا ملکہ حیرت جادو کے قریب آ کھڑا ہوا۔

ملکہ حیرت جادو اس پہاڑی کی طرف دیکھ رہی تھی جس کے غار سے عمرو عیار غیبی حالت سے باہر آیا تھا۔

" ہونہہ، تو عمرو عیار اس غار میں موجود ہے"۔ ملکہ حیرت جادو نے پہاڑی کے غار کے دہانے کی جانب دیکھتے ہوئے پھنکار کر کہا۔ اس نے دونوں ہاتھ بلند کئے اور آنکھیں بند کر کے منہ ہی منہ میں کوئی منتر پڑھنے لگی۔ عمرو عیار غور سے ملکہ حیرت جادو کی شکل دیکھ رہا تھا۔ ملکہ حیرت جادو نے دونوں ہاتھ دائیں بائیں لہراتے ہوئے زور سے پہاڑی کی طرف جھٹک دیئے - جیسے ہی اس نے ہاتھ جھٹکے اچانک پہاڑی کی چوٹی پر زوردار کڑاکے کی آواز کے ساتھ ایک شعلہ سا چمکا اور دیکھتے ہی دیکھتے آگ پہاڑیوں پر تیزی سے

پھیلتی چلی گئی اور پہاڑی گھاس پھونس کے ڈھیر کی طرح جلنے لگی۔

"ارے باپ رے۔ ملکہ حیرت جادو تو مجھے زندہ ... میں جلنے کی نیت سے یہاں آئی تھی"۔ عمرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ملکہ حیرت جادو نے ایک بار پھر پہاڑی کی طرف ہاتھ جھٹکے تو پہاڑی خوفناک گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ غار پر گرتی چلی گئی۔ یہ دیکھ کر عمرو خوف سے بری طرح کانپ اٹھا تھا۔ اس نے سوچا اگر شہزادی سورنگ پری نے اسے غار سے نکل جانے کو نہ کہا ہوتا تو اس کا کیا حشر ہوتا۔ پہاڑی بری طرح سے آگ میں لپٹی ہوئی تھی اور جل کر کوئلوں کی طرح سرخ ہوتی جا رہی تھی۔ تیسری بار ملکہ حیرت جادو نے پہاڑی کی طرف ہاتھ جھٹکے تو پہاڑی خوفناک دھماکے سے پھٹ کر بکھر گئی تھی۔ اس پہاڑی کے جلتے ہوئے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے دور دور تک پھیل گئے تھے۔

"خس کم جہاں پاک"۔ پہاڑی کے ٹکڑے بکھرتے دیکھ کر ملکہ حیرت جادو نے دونوں ہاتھ جھاڑتے ہوئے

کہا۔ اس کا چہرہ فتح مندی سے جگمگا رہا تھا۔

ملکہ حیرت جادو کے چہرے پر فتح مندی کے تاثرات دیکھ کر عمرو عیار کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ زنبیل سے تلوار حیدری نکال کر ایک ہی وار سے اس کی گردن اڑا دے۔ مگر اس نے فوراً ہی اپنے غصے پر قابو پا لیا وہ ملکہ حیرت جادو کے عقب میں آگیا اور اس نے کاندھوں سے سلیمانی چادر اتار لی۔ عمرو نے زنبیل سے ایک سرخ رنگ کا انڈا نکال کر اپنی مٹی میں دبا لیا تھا اور اپنا ہاتھ کمر کے پیچھے کر لیا تھا۔

"ارے ملکہ حیرت جادو۔ میرے ہونے والے درجنوں بچوں کی نانی۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو"۔ عمرو نے بڑے شوخ انداز میں ملکہ حیرت جادو کو مخاطب ہو کر کہا۔

اس کی آواز سن کر ملکہ حیرت جادو زخمی ناگن کی طرح پلٹی تھی اور پھر جیسے ہی اس کی نظر عمرو عیار پر پڑی وہ اس بری طرح سے اچھل پڑی جیسے یکلخت اس کے پیر پر کسی انتہائی زہریلے ناگ نے ڈس لیا ہو۔

حیرت اور خوف سے اس کا رنگ سیاہ ہو گیا تھا اور اس کی آنکھیں اس قدر پھیل گئی تھیں جیسے ابھی حلقے توڑ کر باہر آ گریں گی۔

"تت، تم۔ تم زندہ ہو"۔ ملکہ حیرت جادو نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمرو عیار کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مم، میں زندہ ہوں۔ ارے باپ رے۔ تمہیں کس نے کہا ہے کہ میں زندہ ہوں۔ یہ خبر کسی دشمن نے اڑائی ہوگی"۔ عمرو نے بوکھلانے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"بکو مت۔ تم اس پہاڑی کے غار میں تھے۔ پھر اچانک تم باہر کیسے آ گئے"۔ ملکہ حیرت جادو نے عمرو کو خشمگیں نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ میری ساس ملکہ حیرت جادو میرے استقبال کے لئے آنے والی ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ تم مجھ پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کرو گی لیکن یہ کیا تم نے تو ہر طرف آگ کی بارش کر دی ہے"۔ عمرو نے بھولے پن سے کہا۔

"ساس۔ ہونہہ۔ تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی خوش

فہمی میں مبتلا ہو عمرو عیار"۔ ملکہ حیرت جادو نے دائ کچکچاتے ہوئے کہا۔

" وہ تو ہے"۔ عمرو نے ڈھیٹ بن کر کہا۔

" ہونہہ، شہزادی ساسان جادو ہمیشہ کے لئ سامری جادوگر کے معبد میں جا چکی ہے۔ اس کا خیال دل سے نکال دو۔ وہ اب تمہاری کبھی نہیں سکتی"۔ ملکہ حیرت جادو نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

" گھبراؤ نہیں۔ میں نے شہزادی ساسان جادو سیاہ معبد سے واپس لانے اور اس سے شادی کرنے پورا پورا بندوبست کر لیا ہے۔ بلکہ میں نے تو طل ہوشربا کا سارا شاہی خزانہ لوٹ کر پورے بصرہ شہر اپنی اور شہزادی ساسان جادو کی شادی کے لئے سجانے کا ارادہ کر رکھا ہے۔ اچھا ہوا تم یہاں آ گئیں اب مجھے بتاؤ کہ تمہارے بے سرے سرتاج ا میرے سسر بے مہار شہنشاہ افراسیاب نے اپنا شاہ خزانہ کہاں چھپا رکھا ہے۔ تاکہ مجھے اسے لوٹنے میں کو دقت نہ ہو"۔ عمرو نے احمقانہ لہجے میں کہا۔

" تمہارا یہ خواب تب ہی پورا ہو گا عمرو عیار جب تم میرے ہاتھوں زندہ بچو گے"۔ ملکہ حیرت جادو نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

" ارے، تو کیا تم مجھے یہاں مارنے کے لئے آئی ہو"۔ عمرو نے چونک کر کہا۔

" ہاں، میں نے اس پہاڑی کو اسی لئے تباہ کیا تھا کیونکہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ تم اس پہاڑی کے غار میں ہو۔ میں نے پہاڑی کو جلا کر راکھ بنا دیا تھا تاکہ اس کے ساتھ ہی تم بھی جل کر راکھ ہو جاؤ گے۔ مگر تم، تم نجانے کس مٹی کے بنے ہوئے ہو کہ تم پھر بھی زندہ بچ نکلے۔ مگر اب، اب تم میرے ہاتھوں زندہ نہیں بچ سکو گے عمرو عیار۔ میں تمہیں ایسی بھیانک موت ماروں گا کہ مرنے کے بعد بھی تمہاری روح صدیوں تک بلبلاتی رہے گی"۔ ملکہ حیرت جادو نے غراتے ہوئے کہا۔

" لک، کیا کہہ رہی ہو ملکہ حیرت جادو۔ مجھے مار کر تم اپنی بیٹی کو شادی سے پہلے ہی بیوہ کر دو گی"۔ عمرو نے خوفزدہ لہجے میں کہا اور اس نے غیر محسوس طریقے

سے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔

"بس ، تم بہت بکواس کر چکے ہو۔ اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ ملکہ حیرت جادو نے غراتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے ہوا میں ہاتھ مارا تو اچانک اس کے ہاتھ میں ایک گرز آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں گرز دیکھ کر عمرو عیار بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم اس گرز سے مجھے مارو گی"۔ عمرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں، یہ جادوئی گرز ہے۔ میں اسے تمہاری طرف پھینکوں گی۔ تم چاہے لاکھ کراماتی چیزوں کا استعمال کر لو، غائب ہو جاؤ یا کچھ بھی کر لو اس گرز سے نہیں بچ سکو گے۔ یہ گرز تمہاری ہڈیوں کا بھی سرمہ بنا دے گا"۔ ملکہ حیرت جادو نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے گرز پوری قوت سے عمرو عیار کی طرف کھینچ مارا۔ جیسے ہی ملکہ حیرت جادو نے گرز عمرو عیار کی طرف پھینکا اسی لمحے عمرو عیار نے مٹھی میں پکڑا ہوا سرخ رنگ کا انڈا ملکہ حیرت جادو پر کھینچ مارا۔

سرخ انڈا ملکہ حیرت جادو کے پھینکے ہوئے گرز سے

ٹکرایا۔ ایک کان پھاڑ دینے والا دھماکہ ہوا اور اچانک جیسے ہر طرف آگ کا طوفان سا اٹھ آیا تھا۔ آگ کے بڑے بڑے شعلے فضا میں بلند ہوئے اور پھر ان شعلوں میں سے ایک شعلہ عمرو عیار پر اور ایک ملکہ حیرت جادو پر جا پڑا اور فضا ملکہ حیرت جادو اور عمرو عیار کی انتہائی اذیت ناک چیخوں سے بری طرح سے گونج اٹھی تھی۔

شہنشاہ افراسیاب اپنے شاہی کمرے میں ہنایت بے چینی سے ملکہ حیرت جادو کا انتظار کر رہا تھا جو عمرو عیار کو ہلاک کرنے کے لئے دبانگ پہاڑی علاقے میں گئی ہوئی تھی۔

شہزادی ساسان جادو چونکہ سامرذ جادوگر کے سیاہ معبد میں تھی اس لئے شہنشاہ افراسیاب کو یقین تھا کہ ملکہ حیرت جادو آسانی سے عمرو عیار کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ کتاب سامری نے ملکہ حیرت جادو کو بتا دیا تھا کہ عمرو عیار اس وقت دبانگ نامی پہاڑی علاقے میں ایک پہاڑی کے غار میں موجود

ہے۔ ملکہ حیرت جادو نے اس پہاڑی کو ہی تباہ کرنے کا ارادہ کر لیا تھا جس کے غار میں عمرو عیار موجود تھا۔ اگر ملکہ حیرت جادو اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتی تو عمرو عیار ہزاروں لاکھوں ٹن وزنی پہاڑی کے نیچے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن ہو جاتا اور یہ کام ملکہ حیرت جادو کے لئے کچھ مشکل ہنیں تھا۔

ملکہ حیرت جادو کو گئے ہوئے کافی وقت ہو چکا تھا اب تک اسے اس پہاڑی کو تباہ کر کے واپس لوٹ آنا چاہئے تھا مگر جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا اور ملکہ حیرت جادو واپس آنے کا نام ہنیں لے رہی تھی۔ اس سے شہنشاہ افراسیاب کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔

"اوہ۔ کہیں ملکہ حیرت جادو الٹا اس عیار عمرو کی کی عیاری کا شکار نہ ہو گئی ہو"۔ شہنشاہ افراسیاب کو اچانک جیسے کوئی خیال آیا تو اس نے چونک کر پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"عمرو عیار جیسے شیطان کو ہلاک کرنا اس قدر آسان ہوتا تو وہ اب تک میرے ہاتھوں سینکڑوں بار مر چکا ہوتا۔ ملکہ حیرت جادو یقیناً اس مکار عیار عمرو کی

عیاری کا شکار ہو گئی ہے۔ اس لئے وہ ابھی تک واپس نہیں آئی ہے۔ اوہ۔ اوہ مجھے دیکھنا چاہیئے ملکہ حیرت جادو کہاں ہے۔ بلکہ مجھے اسی وقت ملکہ حیرت جادو کی مدد کے لئے اس کے پاس پہنچ جانا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو عمرو عیار عیاری کے جال میں پھنسا کر ملکہ حیرت جادو کو ہی ہلاک کر دے۔ عمرو عیار کی وجہ سے میں پہلے ہی اپنی اکلوتی بیٹی کو کھو چکا ہوں۔ اگر ملکہ حیرت جادو کو کچھ ہو گیا تو میں کیا کروں گا"۔ شہنشاہ افراسیاب پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتا چلا گیا۔

اس سے پہلے کہ شہنشاہ افراسیاب وہاں سے غائب ہو کر ملکہ حیرت جادو کی مدد کے لئے وادی دبانگ میں جاتا اچانک زمین پھٹی اور اس میں سے ایک طلسمی پتلا اچھل کر باہر آگیا۔ اس پتلے کی شکل ملکہ حیرت جادو جیسی تھی۔

ملکہ حیرت جادو کے ہمشکل پتلے کو وہاں نمودار ہوتے دیکھ کر شہنشاہ افراسیاب کے پیروں تلے سے جیسے زمین ہی نکل گئی۔ ملکہ حیرت جادو کا ہمشکل طلسمی پتلا اصل میں اس کا محافظ پتلا تھا۔ ملکہ حیرت

جادو کی جان کو جب بھی کوئی خطرہ ہوتا تھا تو یہ ہمشکل پتلا فوراً ملکہ حیرت جادو کو اس خطرے سے نکال کر غائب ہو جاتا تھا۔ جس کی وجہ سے ملکہ حیرت جادو یقینی موت کا شکار ہونے سے بچ جاتی تھی۔ ملکہ حیرت جادو کا یہ ہمشکل پتلا ہمیشہ غائب رہتا تھا اور غیبی حالت میں ہی ملکہ حیرت جادو کی مدد کرتا تھا۔ مگر اب وہی ہمشکل پتلا زمین سے نکل کر شہنشاہ افراسیاب کے سامنے آگیا تھا جس کا مطلب تھا کہ ملکہ حیرت جادو ہلاک ہو گئی ہے اور اس کا ہمشکل پتلا اکیلا ہی وہاں آگیا تھا۔

"ملکہ حیرت جادو کے پتلے تم۔ تم اکیلے کیوں آئے ہو۔ ملکہ حیرت جادو کہاں ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے حیرت اور خوف سے ملکہ حیرت جادو کے طلسمی پتلے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ملکہ حیرت جادو زرد آگ کا شکار ہو گئی ہے آقا"۔ ملکہ حیرت جادو کے ہمشکل طلسمی پتلے نے ملکہ حیرت جادو کی آواز میں کہا۔ اس کی بات سن کر شہنشاہ افراسیاب اس بری طرح سے اچھلا جیسے اس کے سر پر

کسی نے پوری قوت سے گرز دے مارا ہو۔ شہنشاہ افراسیاب کی آنکھوں میں یکلخت بے پناہ خوف ابھر آیا تھا اور اس کا رنگ اس قدر زرد ہو گیا تھا جیسے اس کے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی موجود نہ ہو۔

"ملکہ حیرت جادو زرد آگ کا شکار ہو گئی ہے۔"

"تم کیا کہہ رہے ہو طلسمی پتلے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"آقا، ملکہ حیرت جادو نے عمرو عیار پر مہاشیطان کے گرز سے حملہ کیا تھا۔ ملکہ حیرت جادو مہاشیطان کے گرز سے عمرو عیار کو ہلاک کر کے اس کی ہڈیوں تک کا سرمہ بنا دینا چاہتی تھیں۔ مگر جیسے ہی ملکہ حیرت جادو نے عمرو عیار پر مہاشیطان کا گرز پھینکا اسی وقت عمرو عیار نے اندھے جنگل کی نیلی جھیل کی دلدل میں موجود سرخ ناگن کا سرخ انڈہ ملکہ حیرت جادو کو مار دیا۔ عمرو عیار سرخ انڈے سے ملکہ حیرت جادو کو مفلوج کرنا چاہتا تھا مگر اتفاقاً ملکہ حیرت جادو کا پھینکا ہوا گرز اور عمرو عیار کا پھینکا ہوا سرخ انڈہ فضا میں ہی ایک دوسرے سے ٹکرا گئے ۔ آپ اچھی طرح سے

جانتے ہیں کہ مہاشیطان اندھے جنگل کی نیلی جھیل کی دلدل کی سرخ ناگن سے کس قدر نفرت کرتے ہیں۔ خاص طور پر وہ سرخ ناگن کے سرخ انڈے کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ اس لئے جیسے ہی سرخ انڈہ مہاشیطان کے گرز سے ٹکرایا اچانک ہر طرف خوفناک آگ بھڑک اٹھی۔ آگ اس قدر شدید اور خوفناک تھی کہ اس کی زد سے نہ عمرو عیار بچ سکا اور نہ ہی ملکہ حیرت جادو کسی طرح اپنا بچاؤ کر سکی۔

اس شیطانی آگ نے آن کی آن میں عمرو عیار اور ملکہ حیرت جادو کو جلا کر سیاہ کر دیا۔ جتنی دیر میں، میں ملکہ حیرت جادو کی مدد کو پہنچتا اتنی دیر میں ملکہ حیرت جادو جل کر سیاہ ہو چکی تھی"۔ ملکہ حیرت جادو کے ہمشکل پتلے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کی باتیں سن کر شہنشاہ افراسیاب کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے اٹھا کر پوری قوت سے نیچے پٹخ دیا ہو۔

"اوہ، اس کا مطلب ہے کہ ملکہ حیرت جادو ......" شہنشاہ افراسیاب نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں آقا، ملکہ حیرت جادو ابھی ہلاک نہیں ہوئی ہیں۔ شیطانی آگ نے انہیں جلا کر سیاہ ضرور کر دیا ہے مگر اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح سے جل کر راکھ ہو جاتیں۔ میں نے ان کو اسی وقت آگ سے نکال لیا تھا"۔ طلسمی پتلے نے جلدی سے کہا۔

"اوہ۔ تو اب ملکہ حیرت جادو کہاں ہے"۔ ملکہ حیرت جادو کے زندہ ہونے کا سن کر شہنشاہ افراسیاب نے قدرے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں نے ملکہ حیرت جادو کو سرخ دلدل کی تہہ میں پہنچا دیا ہے۔ ملکہ حیرت جادو کو ایک سال تک اس دلدل کی تہہ میں رہنا ہوگا تب ہی وہ پوری طرح سے صحت مند ہو سکیں گی۔ اگر انہیں وقت سے پہلے سرخ دلدل سے نکال لیا گیا تو وہ کسی بھی طرح زندہ نہیں بچ سکیں گی"۔ طلسمی پتلے نے جلدی سے کہا۔

"ایک سال۔ اوہ۔ ملکہ حیرت جادو کو ایک سال تک سرخ دلدل کی تہہ میں رہنا پڑے گا۔ یہ تو برا ہوا ہے۔ بہت برا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے پریشان اور غمزدہ لہجے میں کہا۔

"ملکہ حیرت جادو کی زندگی کے لئے یہ بہت ضروری ہے آقا"۔ طلسمی پتلے نے کہا۔

"ہونہہ۔ اور اس بدبخت عمرو عیار کا کیا ہوا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے غصے سے جبڑے بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"جس وقت میں نے ملکہ حیرت جادو کو خوفناک آگ سے نکالا تھا اس وقت عمرو عیار پوری طرح سے آگ کی لپٹوں میں گھر چکا تھا۔ اب تک تو عمرو عیار کی ہڈیاں بھی جل کر راکھ ہو چکی ہوں گی"۔ طلسمی پتلے نے جواب دیا۔

"کاش کہ ایسا ہو گیا ہو۔ ایک بار صرف ایک بار عمرو عیار کی موت کی تصدیق ہو جائے تو میں طلسم ہوشربا میں کئی روز تک جشن مناؤں گا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے کہا۔

"اگر آپ حکم دیں تو میں عمرو عیار کی موت کی تصدیق کر لوں"۔ طلسمی پتلے نے کہا۔

"اوہ ہاں، جاؤ جلدی کرو۔ معلوم کرو کہ عمرو عیار زندہ ہے یا واقعی اس شیطانی آگ کا شکار ہو کر ہمیشہ

کے لئے جہنم واصل ہو چکا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے چونک کر کہا۔ طلسمی پتلے نے اثبات میں سر ہلایا اور پھٹی ہوئی زمین میں اتر گیا۔ کچھ ہی دیر بعد وہ دوبارہ زمین سے نکل کر باہر آ گیا۔

"کیا ہوا"۔ شہنشاہ افراسیاب نے اسے زمین سے نکلتے دیکھ کر بے تابی سے پوچھا۔

"میں نے پوری تصدیق کر لی ہے آقا۔ شیطانی آگ میں عمرو عیار پوری طرح سے جل کر بھسم ہو چکا ہے"۔ طلسمی پتلے نے کہا اور شہنشاہ افراسیاب خوشی کے مارے اچھل پڑا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی عمرو عیار جیسا عیار، شیطانی آگ کا شکار ہو کر ہلاک ہو گیا ہے"۔ شہنشاہ افراسیاب نے خوشی سے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں آقا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے عمرو عیار کی جلی ہوئی ہڈیاں دیکھی ہیں۔ وہ اصلی انسانی ہڈیاں تھیں۔ اس وقت وادی دبانگ میں سوائے ملکہ حیرت جادو اور عمرو عیار کے تیسرا کوئی انسان موجود نہیں تھا۔ ملکہ حیرت جادو کو تو میں نے وہاں سے اٹھا کر سرخ دلدل

کی تہہ میں پہنچا دیا تھا۔ وہاں جلنے والی ہڈیاں عمرو عیار کے سوا اور کسی کی نہیں ہو سکتیں"۔ طلسمی پتلے نے وثوق سے کہا اور اس کی بات سن کر شہنشاہ افراسیاب کا چہرہ فرط مسرت سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

"عمرو عیار ہلاک ہو گیا۔ عمرو عیار ہلاک ہو گیا۔ میرا سب سے بڑا دشمن شیطانی آگ میں جل کر راکھ ہو گیا ہے۔ ہا، ہا یہ میری زندگی کی سب سے بڑی خوشخبری ہے۔ آج میں بے حد خوش ہوں۔ جاؤ تم جاؤ"۔ شہنشاہ افراسیاب نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔ طلسمی پتلے نے شہنشاہ افراسیاب کو نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور دوبارہ زمین میں سما گیا۔ اس کے زمین میں سماتے ہی زمین برابر ہو گئی۔ جیسے ہی طلسمی پتلا زمین میں غائب ہوا اور زمین برابر ہوئی شہنشاہ افراسیاب نے زور سے تالی بجائی۔ اسی لمحے ایک دربان اندر آ گیا۔ اس نے جھک کر شہنشاہ افراسیاب کو سلام کیا۔

"جاؤ، وزیر اعظم کو بلاؤ"۔ شہنشاہ افراسیاب نے ڈنگ لہجے میں کہا تو دربان مؤدبانہ انداز میں سر ہلا کر

الٹے قدموں واپس چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وزیراعظم وہاں آگیا تو شہنشاہ افراسیاب اسے عمروعیار کی ہلاکت کی خوشی میں سارے طلسم ہوشربا میں چراغاں کرنے اور جشن منانے کا حکم دینے لگا۔ عمروعیار کی ہلاکت کا سن کر شہنشاہ افراسیاب اس قدر خوش ہو رہا تھا کہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ بے اختیار ہو کر ناچنا شروع کر دے۔

"عمروعیار، آنکھیں کھولو عمروعیار"۔ عمروعیار کو جیسے اندھے کنویں سے ایک آواز آتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس کے جسم کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کے ذہن پر چھائے ہوئے اندھیرے میں روشنی کی کرن سی چمکی اور پھر جیسے اس کے ذہن میں روشنی سی بھرتی چلی گئی۔

"ہوش میں آؤ عمرو"۔ عمرو کو ایک بار پھر مانوس سی آواز سنائی دی اور عمرو نے جلدی سے آنکھیں کھول دیں۔ پھر وہ خود کو ایک پہاڑی غار میں پا کر چونک اٹھا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس

کے قریب اس کی زنبیل کا محافظ بونا موجود تھا۔ وہ مانوس آواز اسی محافظ بونے کی تھی۔

"یہ، یہ میں یہاں کیسے آگیا۔ میں تو ملکہ حیرت جادو کے ساتھ وادی دبانگ میں تھا اور۔ اور"۔ عمرو نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں یہاں لایا ہوں آقا"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"اوہ، تم۔ مگر وہ آگ۔ اوہ، وہ کس قدر خوفناک آگ تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اس خوفناک آگ میں جل کر میرا سارا وجود بھسم ہو گیا ہو"۔ عمرو نے خوف سے جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"وہ شیطانی آگ تھی آقا۔ اگر میں آپ کو بروقت اس آگ سے نہ نکال لاتا تو واقعی وہ آگ آپ کو جلا کر راکھ بنا چکی ہوتی"۔ محافظ بونے نے کہا۔ محافظ بونے کی بات سن کر عمرو عیار کا چہرہ خوف سے پیلا پڑ گیا تھا۔

"مگر وہ کیسی آگ تھی۔ ملکہ حیرت جادو نے مجھ پر جادوئی گرز پھینکا تھا۔ میں نے جواباً اس پر جگال

جادوگر سے حاصل کیا ہوا سرخ انڈا پھینکا تھا۔ جس سے ملکہ حیرت جادو مفلوج ہو جاتی۔ میں اسے مفلوج کر کے اپنی زنبیل میں قید کرنا چاہتا تھا"۔ عمرو نے کہا۔

"آپ نے جگال جادوگر سے جو سرخ انڈا حاصل کیا تھا وہ اصل میں ایک سرخ ناگن کا انڈا تھا آقا۔ آپ نے اس انڈے کو ملکہ حیرت جادو کو مفلوج کرنے اور اس کا گرز روکنے کے لئے اس پر پھینکا تھا۔ آپ کا خیال تھا کہ جیسے ہی سرخ انڈا پھٹے گا ملکہ حیرت جادو ساکت ہو جائے گی اور اس کا کوئی بھی چلایا ہوا جادو آپ پر اثر نہیں کر سکے گا۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ ملکہ حیرت جادو نے آپ پر جس گرز سے حملہ کیا تھا وہ مہاشیطان کا گرز تھا جس سے سرخ انڈا ٹکرایا تو ہر طرف خوفناک آگ بھڑک اٹھی۔ اس آگ سے نہ آپ بچ سکتے تھے اور نہ ملکہ حیرت جادو۔ اس سے پہلے کہ شیطانی آگ آپ کو جلا کر بھسم کر دیتی میں نے فوری طور پر آپ کو اس آگ سے نکال لیا اور آپ کو اٹھا کر یہاں لے آیا۔ اگر مجھے ایک لمحے کی بھی دیر ہو

جاتی تو شیطانی آگ آپ کو جلا کر راکھ کر دیتی۔ آپ ک
شیطانی آگ سے نکال کر یہاں لانے کے بعد میں ۔
عین اس جگہ طلسم ہوشربا کے ایک جادوگر کو وہاں
پہنچا دیا تھا جو آپ کی جگہ اس شیطانی آگ میں جل
کر کوئلہ بن گیا تھا۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو اس شیطانی
آگ کے اثرات آپ پر باقی رہتے اور آپ کا جسم اس
قدر جھلس جاتا کہ آپ مہینوں تک بستر سے نہ اٹھ
پاتے۔ میں نے یہ کام لمحوں میں کیا تھا ۔ محافظ بونے
نے کہا۔

"اوہ، اس کا مطلب ہے میں ایک بار پھر یقینی
اور خوفناک موت سے بچ گیا ہوں"۔ عمرو نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں، اس بار آپ واقعی بال بال بچے ہیں آقا"۔
محافظ بونے نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"ہونہہ۔ ابھی میں نے پاتال کا سفر شروع بھی
نہیں کیا اور میں اس قدر مشکلات میں گھرا ہوا ہوں۔
پاتال میں جا کر میرا نجانے کیا حشر ہونے والا ہے۔
میں نے شہزادی ساسان جادو کو سیاہ معبد سے واپس

انے کی مہم حاصل کر کے واقعی بہت بڑی غلطی کی
ہے"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"اس بار آپ کا مقابلہ کسی جادوگر یا جادوگرنی سے
نہیں جادوگروں کے دیوتا سامری جادوگر سے ہے آقا۔
اس کا طلسمات کا بچھایا ہوا جال واقعی بے حد خوفناک
ہے"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"تو پھر تم ہی بتاؤ محافظ بونے میں کیا کروں۔ کیا
میں اس مہم سے دستبردار ہو جاؤں"۔ عمرو نے زچ
ہوتے ہوئے کہا۔

"اب یہ آپ کے لئے ممکن نہیں ہے آقا۔ آپ
عملی طور پر اس مہم میں داخل ہو چکے ہیں۔ کاتش
جادوگر اور باجنگ بونا جو سیاہ معبد کے محافظ بونے
ہیں انہیں آپ اپنی زنبیل میں قید کر چکے ہیں۔ اگر
آپ اس مہم سے دستبردار ہونے کی کوشش کریں گے
تو وہ دونوں خود بخود زنبیل سے آزاد ہو جائیں گے اور
اس وقت تک وہ دونوں آپ کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے
جب تک وہ آپ کو ہلاک نہ کر دیں"۔ محافظ بونے
نے کہا۔

"اگر میں ان دونوں کو زنبیل سے نکال کر ہلاک کر دوں تو"۔ عمرو نے کہا۔

"نہیں آقا، ان دونوں کو آپ کسی بھی صورت میں ہلاک نہیں کر سکتے۔ کاتش جادوگر اور باجنگ بونا اس وقت ہلاک ہوں گے جب آپ سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں اس کے بت اور سرخ شیطانی کھوپڑی کو تباہ کریں گے"۔ محافظ بونے نے کہا تو عمرو نے بے اختیار اپنے ہونٹ بھینچ لئے۔

"ہونہہ۔ اس بار میں واقعی شدید مشکلات میں پھنس گیا ہوں"۔ عمرو نے سر جھٹک کر کہا۔

"ان مشکلات سے نکلنے کے لئے آپ کو اپنی مہم ہر حال میں پوری کرنا پڑے گی"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"اوہ، ہاں تم نے بتایا تھا کہ سرخ انڈے اور مہاشیطان کے گرز کے آپس میں ٹکرانے کی وجہ سے جو شیطانی آگ پیدا ہوئی تھی اس سے ملکہ حیرت جادو بھی نہیں بچ سکی تھی۔ اس کا کیا ہوا ہے۔ کیا وہ اس شیطانی آگ میں جل کر بھسم ہو گئی ہے"۔ عمرو نے چونک کر پوچھا۔

"ملکہ حیرت جادو آگ میں جل کر ہلاک ہونے سے تو بچ گئی ہے آقا۔ البتہ اس کا رنگ اس آگ کی وجہ سے سیاہ ہو چکا ہے۔ ملکہ حیرت جادو کا ہمشکل پتلا اسے سرخ دلدل کی تہہ میں لے گیا ہے۔ ملکہ حیرت جادو کو پورا ایک سال اس دلدل کی تہہ میں گزارنا ہوگا تب کہیں جا کر وہ تندرست ہو گی۔ اگر ایک سال سے پہلے ملکہ حیرت جادو نے سرخ دلدل سے باہر نکلنے کی کوشش کی یا اسے کسی نے باہر نکال لیا تو اس کا جسم اسی وقت گل سڑ جائے گا"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"بہت خوب، اس کا مطلب ہے اب میرے لئے میدان صاف ہے۔ مجھے فوری طور پر پاتال کے سفر کے لئے روانہ ہو جانا چاہئے"۔ عمرو نے جلدی سے کہا۔

"اس وقت بھی آپ کے لئے بہتر ہے آقا"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم مجھے بتاؤ کاتش جادوگر کا محل کہاں ہے۔ مجھے شہزادی سورنگ پری کے کہنے کے

مطابق سب سے پہلے کاتش جادوگر بن کر اس کے محل پر قبضہ کرنا ہے۔ جب تک میں کاتش جادوگر نہیں بنوں گا اس وقت تک میں پاتال کے ساتوں دروازوں کی چابیاں جادوگر بونوں سے حاصل نہیں کر سکوں گی"۔ عمرو نے کہا۔

"آقا، آپ اس وقت وادی کالاخ میں ہیں۔ یہ جو غار ہے یہ سیدھا کاتش جادوگر کے محل کی طرف جاتا ہے۔ آپ جلد سے جلد کاتش جادوگر کا روپ بدل لیں اور غار کے اندر چلتے جائیں۔ غار کے آخری سرے پر جہاں غار بند ہو جاتا ہے۔ وہاں آپ کو ایک بڑی اور گول چٹان نظر آئے گی۔ اس چٹان پر ایک نیلے رنگ کی مکڑی کا نشان بنا ہوا ہے۔ آپ کاتش جادوگر کے روپ میں اس نیلی مکڑی کے نشان پر اپنا دایاں ہاتھ رکھیں گے تو گول چٹان وہاں سے غائب ہو جائے گی اور آپ کو کاتش جادوگر کا محل دکھائی دے جائے گا۔

کاتش جادوگر کا محل سونے چاندی اور ہیروں کا بنا ہوا ہے اور اس کا سارا محل انتہائی قیمتی سازو سامان سے بھرا ہوا ہے۔ آپ کو جگہ جگہ ہیرے جواہرات

اور سونا چاندی دکھائی دیں گے۔ لیکن آقا آپ بھول کر بھی وہاں موجود کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگائیں گے۔ کاتش جادوگر کے محل کی ہر چیز صرف نظروں کا فریب ہے۔ اگر آپ نے وہاں موجود کسی بھی چیز کو چھونے کی کوشش کی تو آپ فوری طور پر اپنی اصلی شکل و صورت میں آ جائیں گے۔ جیسے ہی آپ اپنی اصل حالت میں آئیں گے محل میں موجود کاتش جادوگر کے خفیہ محافظ اسی لمحے آپ کو ہلاک کر دیں گے۔ ان محافظوں سے بچنے کے لئے نہ میں آپ کی کوئی مدد کر سکوں گا اور نہ زنبیل کی کوئی کراماتی چیز آپ کا ساتھ دے سکے گی اور نہ ہی ان غیبی محافظوں سے بچانے کے لئے شہزادی سورنگ پری اس محل میں آ سکے گی۔

"شہزادی سورنگ پری نے آپ کو جو ہدایات دی تھیں وہ میں ایک بار پھر آپ کے سامنے دوہرا رہا ہوں تاکہ کاتش جادوگر کے محل میں آپ کوئی معمولی سی بھی غلطی نہ کر سکیں"۔ یہ سب کہہ کر محافظ بونا ایک لمحے کے لئے خاموش ہوا پھر اس نے عمرو عیار

سے مخاطب ہو کر دوبارہ کہنا شروع کر دیا۔

" آقا۔ آپ کاتش جادوگر کے محل میں جا کر وہاں نہ کسی چیز کو ہاتھ لگائیں گے اور نہ کسی سے کوئی بات کریں گے۔ یہاں تک کہ اگر آپ کو سامری جادوگر کا سایہ بھی پکارے آپ اس سے بھی کوئی بات نہیں کریں گے۔ محل میں جا کر آپ کو ان سات کمروں کو تلاش کرنا ہوگا جن کے رنگ الگ الگ ہیں۔ ہر کمرے کے فرش پر آپ کو ایک جادوگر بونے کی تصویر بنی ہوئی ملے گی۔ آپ اس جادوگر بونے کی تصویر کے دونوں پیروں پر اپنے پاؤں رکھیں گے۔ جیسے ہی آپ بونے کے پیروں پر پاؤں رکھیں گے جادوگر بونے کی آنکھیں زندہ ہو جائیں گی۔ وہ آپ کو کسی غلط جادوگر کے نام سے پکارے گا مگر آپ اس سے کہیں گے کہ آپ اس کے آقا کاتش جادوگر ہیں۔ پھر آپ اس جادوگر بونے کا نام لے کر اسے حکم دیں گے کہ وہ سامنے آ جائے ۔ جب آپ جادوگر بونے کو اس کے اصل نام سے پکاریں گے تو جادوگر بونا اسی وقت آپ کے سامنے ظاہر ہو جائے گا۔ جیسے ہی جادوگر بونا

آپ کے سامنے ظاہر ہو آپ اس کو حکم دیں گے کہ وہ پاتال کے دروازے کی چابی آپ کو دے دے۔ یہاں آپ کو دو باتوں کا خیال رکھنا ہوگا۔ جس جادوگر بونے کو آپ اس کے اصلی نام سے پکار کر سامنے لائیں گے آپ اس سے پاتال کے اسی دروازے کی چابی طلب کریں گے جس کی چابی اس جادوگر بونے کے پاس ہوگی۔ مثلاً ایک جادوگر بونے کا نام ہالو بونا ہے۔ اس کے پاس پاتال کے تیسرے دروازے کی چابی ہے جو مکڑی کی ہے۔ اگر آپ نے اس سے پتھر کی یا فولادی چابی مانگ لی تو آپ اسی لمحے جل کر ہلاک ہو جائیں گے۔ دوسری بات جس کا آپ کو خیال رکھنا ہے وہ یہ ہے کہ وہ بونا چابی آپ کے حوالے کر کے فوراً وہاں سے غائب ہو جائے گا۔ مگر آپ کو وہاں اس وقت تک کھڑے رہنا ہوگا جب تک جادوگر بونا دوبارہ آپ کے سامنے ظاہر نہ ہو جائے ۔ جادوگر بونا آپ کے سامنے دوبارہ ظاہر ہو کر آپ کو دوسری چابی دیتے ہوئے کہے گا کہ اس نے پہلے جو چابی دی تھی وہ غلط تھی اصلی چابی اب میں آپ کو

دے رہا ہوں۔ آپ اس سے دوسری چابی لے کر اسی
وقت اسے واپس لوٹا دیں گے اور اس سے کہیں گے
کہ یہ نقلی چابی ہے۔ پہلی چابی ہی اصلی چابی تھی۔
جیسے ہی آپ یہ کہیں گے اسی لمحے جادوگر بونا جل کر
راکھ بن جائے گا تب آپ اس کمرے سے نکلیں۔ اسی
طرح ساتوں کمروں میں آپ کے ساتھ یہی عمل
دوہرایا جائے گا۔

جب آپ ساتوں چابیاں حاصل کر لیں گے تب
آپ کاتش جادوگر کے شاہی کمرے میں چلے جانا۔ کاتش
جادوگر کے شاہی کمرے میں جا کر آپ تین بار تالی
بجائیں گے تو آپ کے سامنے ایک خوبصورت پری آ
جائے گی۔ آپ اس پری سے کہنا کہ وہ اس کمرے کو
پلٹ دے۔ پری جس کا نام ہاکارا پری ہے اسی وقت
کمرے کی دیواریں، چھت اور فرش پلٹ دے گی اور
آپ کے سامنے مٹی کا فرش آ جائے گا۔ فرش کے عین
وسط میں آپ کو ایک دروازے کا چوکھٹا دکھائی دے گا
جس پر مٹی کا تالا لگا ہوگا۔ آپ اس تالے کو مٹی کی
چابی سے کھول لینا۔ تالا کھلتے ہی مٹی کا دروازہ خود بخود

کھل جائے گا۔ آپ کو وہاں سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی
دیں گی۔ وہ ایک ہزار سیڑھیوں کا زینہ ہوگا۔ اس
زینے سے اتر کر آپ جب نیچے جائیں گے تو آپ پاتال
کی پہلی تہہ میں پہنچ جائیں گے۔ جیسے ہی آپ آخری
سیڑھی سے نیچے اتریں گے اسی وقت پاتال کے طلسم
آپ کے سامنے کھل جائیں گے۔ آخری سیڑھی اترنے
سے پہلے آپ مکولا سانپ والی بوتل زنبیل سے نکال
لینا۔

مکولا سانپ آپ کو نہ صرف ان طلسمات کے
بارے میں بتا دے گا بلکہ ان طلسمات کو فنا کرنے
کے طریقے سے بھی آپ کو آگاہ کر دے گا"۔ یہ سب
بتا کر زنبیل کا محافظ بونا خاموش ہوگیا۔

مجھے یہ ساری باتیں شہزادی سورنگ پری نے
پہلے ہی بتا دی تھیں۔ تم نے اچھا کیا محافظ بونے کہ
ان باتوں کو دوبارہ دوہرا دیا۔ میں نے ان ساری
باتوں کو اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیا ہے۔ انشاء
اللہ مجھے یقین ہے کہ کسی معاملے میں مجھ سے کوئی
غلطی نہیں ہوگی۔ تم مجھے ان جادوگر بونوں کے نام

بتا دو اور یہ بھی بتا دو کہ کس نام کے کس بونے کے پاس کون سی چابی ہے۔ اس کے علاوہ مجھے سب سے پہلے کس جادوگر بونے کے پاس جا کر اس سے چابی حاصل کرنی ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"سب سے پہلے آپ کو مٹی کے دروازے کی چابی حاصل کرنی ہے۔ اس کمرے کا رنگ مٹیالا ہے اور اس کمرے میں موجود جادوگر بونے کا نام زلونا بونا ہے۔ دوسری چابی پانی یعنی برف کی بنی ہوئی ہے۔ برف کے بنے ہوئے اس کمرے میں جس جادوگر بونے کے پاس برف کی چابی ہے اس کا نام سابونا بونا ہے۔ تیسری چابی لکڑی کی ہے جو ہابو بونے کے پاس ہے۔ وہ کمرہ لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ اسی طرح چوتھا کمرہ پتھر کا بنا ہوا ہوگا اس کمرے کے بونے کا نام شابونا بونا ہے۔ پانچویں چابی لوہے کی ہے جو لوہے کے کمرے میں کابونا بونے کے پاس ہے۔ چھٹی چابی جو کہ دھویں کی ہے دھویں کے کمرے میں تابونا بونے کے پاس ہے اور آخری چابی آگ کی چابی ہے۔ آگ کے بنے ہوئے اس کمرے کے بونے کا نام رابونا بونا

ہے"۔ محافظ بونے نے عمرو کو ترتیب سے ان جادوگر بونوں کے نام بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں نے سب کچھ خوب اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیا ہے۔ اب تم یہ بتاؤ کہ طلسمات میں جا کر اگر مکولا سانپ نے مجھے طلسمات کے بارے میں کچھ بتانے سے انکار کر دیا تو میں کیا کروں گا"۔ عمرو نے کہا۔

"مکولا سانپ کو آپ نے شیشے کی جس بوتل میں قید کر رکھا ہے اگر آپ اس بوتل کو گرم کریں گے تو مکولا سانپ ہر حال میں آپ کی مدد کے لئے آمادہ ہو جائے گا"۔ محافظ بونے نے جواب دیا۔

"بوتل گرم کرنے سے تمہاری کیا مراد ہے"۔ عمرو عیار نے چونک کر پوچھا۔

"آپ کی زنبیل میں سیاہ رنگ کی ایک لکڑی ہے جسے آپ مشعل لکڑی کہتے ہیں۔ اس لکڑی کو جلا کر آپ بوتل کے پیندے کے نیچے کریں گے تو بوتل گرم ہو جائے گی۔ جب مکولا سانپ جلنے لگے گا تو وہ آپ کی ہر بات ماننے کے لئے تیار ہو جائے گا"۔

محافظ بونے نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب میں اس مہم کو سر کرنے کے لئے پوری طرح سے تیار ہوں"۔ عمرو نے ایک طویل سانس لے کر اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ زنبیل کے محافظ بونے نے چونکہ اس کے ذہن کی تمام خلشوں کو دور کر دیا تھا اس لئے عمروعیار واقعی اب اس مہم کو سر کرنے کے لئے تیار ہو گیا تھا ورنہ جن حالات سے وہ گزر کر آیا تھا اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس مہم سے دستبردار ہو جائے ۔

" ہاں محافظ بونے ایک اور بات میں تم سے پوچھنا بھول ہی گیا تھا۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا کہ جب شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کی بیٹی کو سامری جادوگر کے سیاہ معبد سے واپس لانے کے لئے جا رہا ہوں۔ اس سے تو ملکہ حیرت جادو کو خوش ہونا چاہئے تھا۔ مگر بجائے خوش ہونے کے ملکہ حیرت جادو مجھے ہلاک کرنے آ گئی تھی۔ کیا ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب نہیں چاہتے کہ ان کی بیٹی سیاہ معبد سے واپس آئے یا یہ بات انہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ

میں ان کی بیٹی کو سیاہ معبد سے واپس لانے جا رہا ہوں"۔ عمروعیار نے خیال آنے پر زنبیل کے محافظ بونے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" ملکہ حیرت جادو اور شہنشاہ افراسیاب کو اس بات کا پتہ ہے آقا کہ آپ ان کی بیٹی کو سیاہ معبد سے واپس لانا چاہتے ہیں۔ مگر آپ کو ہلاک کرنے کا حکم ملکہ حیرت جادو کو سامری جادوگر کے سائے نے دیا تھا۔ سامری جادوگر کی روح جو اپنے ہی بت میں محصور ہے۔ بت کے ٹوٹتے ہی آزاد ہو جائے گی اور اسے انتہائی اذیت ناک عذاب بھگتنے پڑیں گے۔ شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کو یہ غلط فہمی ہو گئی تھی کہ اگر وہ آپ کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو سامری جادوگر کی روح ان سے خوش ہو جائے گی اور ہو سکتا ہے آپ کی ہلاکت کی خوشی میں سامری جادوگر کی روح خود ہی شہزادی ساسان کو سیاہ معبد سے آزاد کر کے ان کے پاس واپس بھیج دے"۔ محافظ بونے نے کہا۔

" اوہ، تو یہ بات ہے"۔ عمرو نے سمجھ جانے والے

اندازمیں سر ہلا کر کہا۔
"آقا، شہنشاہ افراسیاب سمجھ رہا ہے کہ شیطانی آگ سے ملکہ حیرت جادو تو بچ نکلی ہے مگر اس آگ کی زد سے آپ نہیں بچ پائے تھے اور اس آگ نے آپ کو جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ اصل میں، میں نے آپ کی جگہ جس جادوگر کو اس آگ میں پھینک کر جلایا تھا شہنشاہ افراسیاب کو اس جادوگر کی وہاں جلی ہوئی ہڈیاں ملی تھیں۔ جنہیں وہ آپ کی ہڈیاں سمجھ رہا ہے۔ ان ہڈیوں کو دیکھ کر اسے یقین ہو گیا ہے کہ شیطانی آگ میں آپ جل کر ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس لئے وہ بے حد خوش ہے اور اسی خوشی میں اس نے طلسم ہوشربا میں چراغاں کرنے اور جشن منانے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس سے پہلے کہ اسے معلوم ہو کہ آپ زندہ ہیں اور وہ آپ کے لئے پھر کسی پریشانی کا باعث بنے آپ شہزادی سورنگ پری کی دی ہوئی سرخ نگینے والی انگوٹھی کی مدد سے کاتش جادوگر کا روپ دھار لیں۔ کاتش جادوگر کا روپ دھار کر اس کے محل میں چلے جائیں"۔ محافظ بونے نے کہا اور اس سے یہ سن کر ک

شہنشاہ افراسیاب اس کی موت کی خوشی میں طلسم ہوشربا میں جشن منا رہا ہے عمرو کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔
"جشن، ہونہہ۔ میں ایک بار شہزادی ساسان جادو کو سامری جادوگر کے سیاہ معبد سے واپس لے آؤں پھر میں خود شہنشاہ افراسیاب سے کہوں گا کہ وہ میری اور شہزادی ساسان جادو کی شادی کے اہتمام میں طلسم ہوشربا میں چراغاں کرے اور جشن منائے"۔ عمرو نے کہا۔
"میرے لئے کیا حکم ہے آقا"۔ زنبیل کے محافظ بونے نے عمرو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔
"تم زنبیل میں واپس چلے جاؤ"۔ عمرو نے کہا۔ اسی لمحے محافظ بونا اچھلا اور عمرو کی زنبیل میں چلا گیا۔ عمرو چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ ہاتھ اٹھا کر شہزادی سورنگ پری کی دی ہوئی سرخ نگینے والی انگوٹھی کو دیکھنے لگا۔
"طلسمی انگوٹھی، مجھے کاتش جادوگر بنا دو"۔ عمرو عیار نے سرخ نگینے والی انگوٹھی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سرخ نگینہ چمکا اور عمرو عیار کی آنکھوں کے سامنے

اندھیرا چھا گیا۔

"ارے، میری آنکھیں"۔ عمرو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے عمرو عیار کو اپنے خدوخال تبدیل ہوتے ہوئے محسوس ہونے لگے۔ وہ اپنی جگہ ساکت ہو گیا اور سمجھ گیا کہ سرخ نگینے والی انگوٹھی نے اپنا عمل شروع کر دیا ہے۔ شاید اسی وجہ سے اس کی آنکھوں کے سامنے پردہ ڈال دیا گیا تھا۔ اب اس پردے کی آڑ میں اس کے خدوخال بدل رہے تھے اور وہ عمرو عیار سے کاتش جادوگر کا روپ دھار رہا تھا۔ چند لمحوں تک عمرو عیار کو اپنے جسم میں تبدیلی ہوتی ہوئی معلوم ہوتی رہی پھر جس طرح اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آیا تھا اسی طرح اچانک دور بھی ہو گیا۔ عمرو نے چونک کر دیکھا تو یہ دیکھ کر وہ واقعی حیران رہ گیا کہ اس کی شکل و صورت اور اس کے ہاتھوں کے ساتھ ساتھ اس کا سارا جسم کاتش جادوگر جیسا بن چکا تھا۔ یہاں تک کہ عمرو عیار نے جس کاتش جادوگر کو اپنی زنبیل میں قید کیا تھا اس وقت اس نے جو لباس پہن رکھا تھا بالکل ویسا ہی لباس عمرو عیار کے جسم پر آ

گیا تھا۔

"زبردست۔ یہ ہوئی ناں بات۔ یہ انگوٹھی تو بڑے کام کی چیز ہے"۔ عمرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

عمرو نے مڑ کر دیکھا۔ غار کا دہانہ اس سے کچھ ہی دور تھا جبکہ دوسری طرف غار دور تک اندر ہی اندر جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ عمرو نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور غار کے اندرونی حصے کی طرف قدم اٹھانے لگا۔

غار آگے جا کر مڑ گیا تھا۔ عمرو عیار جوں جوں آگے بڑھتا جا رہا تھا غار تنگ اور تاریک ہوتا جا رہا تھا۔

عمرو نے زنبیل سے ایک سیاہ رنگ کی چھوٹی سی لکڑی نکال لی تھی۔ اس لکڑی کا نام مشعل لکڑی تھا۔ لکڑی کے سرے پر آگ جل رہی تھی جس کی روشنی میں عمرو کو غار میں چلنے میں کوئی دشواری نہیں ہو رہی تھی۔ غار شیطان کی آنت کی طرح لمبا تھا مگر عمرو نے ہمت ہارنا سیکھا ہی نہیں تھا۔ وہ مسلسل آگے بڑھتا رہا۔ مسلسل اور کافی دیر تک چلتے رہنے کے بعد آخرکار عمرو عیار غار کے آخری سرے تک پہنچ گیا۔

غار کے سرے پر واقعی ایک گول اور بہت بڑا پتھر دکھائی دے رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے غار کے اس دہانے پر خاص طور پر اس گول پتھر کو رکھ کر غار بند کیا گیا ہو۔

عمرو مشعل لکڑی لئے ہوئے اس گول پتھر کے قریب آگیا۔ پتھر پر ایک جگہ نیلے رنگ کی مکڑی بنی ہوئی تھی۔ عمرو نے اپنا دایاں ہاتھ اس مکڑی کے نشان پر رکھ دیا۔ جیسے ہی عمرو نے نیلی مکڑی کے نشان پر ہاتھ رکھا اچانک ایک جھماکا ہوا اور گول پتھر جس نے غار کے دہانے کو بند کر رکھا تھا دھواں بن کر وہاں سے غائب ہو گیا۔

دہانے سے جیسے ہی گول پتھر غائب ہوا غار اچانک تیز روشنی سے بھر گیا تھا۔ غار کے دوسری طرف ایک وسیع و عریض اور نہایت خوبصورت وادی تھی۔ جہاں ہر طرف سرسبز درخت، پھول اور بیل بوٹے دکھائی دے رہے تھے۔ ان پھل پھولوں کے بوٹوں کے وسط میں عمرو عیار کو ایک بہت بڑا اور انتہائی عالیشان محل دکھائی دینے لگا جس کے بڑے بڑے گنبد

اور کلس دور سے ہی چمکتے دکھائی دے رہے تھے۔ محل سنہری رنگ کا تھا۔ سامنے محل کی طرف جانے کے لئے سنگ مرمر کا ایک نہایت خوبصورت راستہ بنا ہوا تھا جس کے دائیں بائیں خوبصورت۔ اور رنگ برنگے پھول کھلے ہوئے تھے۔ ان پھولوں کے دوسری طرف خوبصورت فوارے تھے جن سے رنگ برنگا پانی اچھل رہا تھا۔

وہ منظر اس قدر حسین تھا کہ عمروعیار اس منظر میں کھو سا گیا تھا۔ سنگ مرمر کے راستے پر دائیں بائیں چھوٹے چھوٹے چبوترے بنے ہوئے تھے جن پر دور تک طلسمی محافظ پتلے کھڑے نظر آ رہے تھے۔ ان طلسمی پتلوں کے ہاتھوں میں بڑے بڑے نیزے تھے۔ ان کے علاوہ اس راستے پر اور محل کے اردگرد بے شمار جادوئی پتلے چلتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔

"بہت خوب۔ کاتش جادوگر نے رہنے کے لئے اپنے لئے یہاں واقعی جنت بنا رکھی ہے"۔ عمرو کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ وہ چند لمحے سر اٹھا کر چاروں طرف دیکھتا رہا پھر آگے بڑھ آیا۔ جیسے ہی عمرو آگے

بڑھا ایک بار پھر جھماکا ہوا اور اس غار کے دہانے پر پھر وہی گول پتھر آ نمودار ہوا جو عمروعیار کا ہاتھ لگتے ہی غائب ہو گیا تھا۔

عمروعیار نہایت شان سے چلتا ہوا سنگ مرمر کے بنے ہوئے راستے کی طرف آیا تو اس راستے پر موجود طلسمی پتلے اسے کاتش جادوگر سمجھ کر جھک جھک کر سلام کرنے لگے۔ عمرو ان پر توجہ دیئے بغیر محل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ محل کے قریب پہنچا تو وہاں موجود طلسمی پتلے اس کے احترام میں دائیں بائیں ہو گئے اور انہوں نے بھی کاتش جادوگر کو جھک جھک کر سلام کرنا شروع کر دیا۔

محل کا دروازہ سونے کا تھا اور اس پر بڑے بڑے اور نہایت خوبصورت ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ جن سے رنگ برنگی اور نہایت خوبصورت روشنیاں پھوٹ رہی تھیں۔ اتنے بڑے بڑے اور رنگ برنگی روشنیاں بکھیرنے والے ہیروں کو دیکھ کر عمروعیار کے منہ میں پانی بھر آیا تھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ ان ہیروں پر جھپٹ پڑے اور انہیں نوچ نوچ کر اپنی

سدا کی بھوکی زنبیل میں ڈال لے مگر وہ دل پر جبر کئے رہا کیونکہ شہزادی سورنگ پری اور زنبیل کے محافظ بونے نے بڑی سختی سے اسے کاتش جادوگر کے محل کی کسی چیز کو ہاتھ لگانے سے منع کیا تھا۔ محافظ بونے نے عمروعیار کو بتا دیا تھا کہ یہ سب کچھ صرف نظروں کا فریب تھا۔ محل اور محل کی ہر چیز جادوئی تھی۔ جن کو حاصل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا الٹا اس سے عمروعیار جل کر بھسم ہو سکتا تھا۔

عمرو جیسے ہی سونے کے بنے ہوئے محل کے بڑے پھاٹک نما دروازے کے قریب پہنچا اسی لمحے دروازہ خودبخود کھلتا چلا گیا۔ جونہی دروازہ کھلا اور عمرو کی نظر محل پر پڑی اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ محل کے اندر جانے والے راستے میں پھولوں کی پتیوں کی طرح خوبصورت اور انتہائی قیمتی ہیرے جواہرات بکھرے ہوئے تھے۔ محل میں موجود سارا سامان سونے چاندی اور ہیرے جواہرات کا تھا۔ عمروعیار ان سب چیزوں کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا۔

محل میں انتہائی خوبصورت پریاں موجود تھیں۔

عمرو آگے بڑھا تو ان پریوں نے جھک کر عمروعیار کو کاتش جادوگر سمجھ کر سلام کرنا شروع کر دیا۔ پھر ان میں سے ایک نہایت خوبصورت پری آگے بڑھی اور عمروعیار کے قریب آگئی۔ اس نے گلابی رنگ کا نہایت خوبصورت لباس پہن رکھا تھا جس پر سونے کی تاریں اور چھوٹے چھوٹے ہیرے موتی ٹنکے ہوئے تھے۔ پری انتہائی نفیس اور قیمتی زیورات سے آراستہ تھی۔ اس کے سر پر ہیروں کا بنا ہوا ایک نہایت خوبصورت تاج بھی تھا۔ یہی نہیں محل میں نظر آنے والی ہر کنیز اور ہر پری سونے، چاندی اور ہیرے جواہرات کے زیورات سے آراستہ تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کاتش جادوگر ساری دنیا کے خزانے اکٹھے کر کے اس محل میں لے آیا ہو۔

محل کے در و دیوار، ستون اور استعمال کی ہر چیز سونے چاندی کی تھی۔ اگر وہ ساری چیزیں اصلی ہوتیں اور عمروعیار ان کو اکٹھا کر کے اپنی زنبیل میں ڈال لیتا تو اس کی آنے والی سینکڑوں نسلیں ہزاروں سال تک عیش و آرام کی زندگی بسر کر سکتی تھیں۔

"اے کاش، یہ سب کچھ اصلی ہوتا"۔ عمرو نے دل ہی دل میں تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

گلابی لباس والی خوبصورت پری کے ہاتھوں میں پھولوں کا ایک گلدستہ تھا۔ وہ عمرو عیار کے سامنے آ کر رکوع کے بل جھک گئی تھی۔

"تاشاکی پری آقا کاتش جادوگر کی خدمت میں سلام پیش کرتی ہے اور پھولوں کا یہ گلدستہ کنیز آقا کی خدمت میں حقیر نذرانے کے طور پر لائی ہے"۔ گلابی لباس والی پری نے انتہائی مؤدبانہ لہجے اور انتہائی شیریں انداز میں کہا۔ اس پری کی بات سن کر عمرو عیار پریشان ہو گیا تھا۔ پری اسے پھولوں کا گلدستہ پیش کر رہی تھی اور عمرو کو شہزادی سورنگ پری اور زنبیل کے محافظ بونے نے محل کی کسی بھی چیز کو ہاتھ لگانے سے منع کر رکھا تھا۔ نہ ہی عمرو کو اس بات کی اجازت تھی کہ وہ محل کے کسی باسی کی کسی بات کا جواب دے۔ مگر اب گلابی لباس والی خوبصورت پری جس نے اپنا نام تاشاکی پری بتایا تھا اس کے عین سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔ پری نے

پھولوں کا گلدستہ دونوں ہاتھوں پر رکھ کر عمرو عیار کی جانب بڑھا دیا تھا۔

عمرو سوچ رہا تھا کہ اگر اس نے تاشاکی پری سے پھولوں کا گلدستہ نہ لیا تو وہ اسے اپنی توہین ہی نہ سمجھے۔ ویسے بھی عمرو عیار کو ان پریوں کے بارے میں نہ شہزادی سورنگ پری نے کچھ بتایا تھا اور نہ زنبیل کے محافظ بونے نے۔ جس طرح تاشاکی پری عمرو عیار کے سامنے آئی تھی اس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ کاتش جادوگر کے لئے کوئی خاص حیثیت رکھتی تھی۔

"اب میں کیا کروں۔ اس پری سے گلدستہ لوں یا نہ لوں"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں سوچا۔ پھر اس نے کچھ سوچ کر تاشاکی پری سے گلدستہ لینے کے لئے اپنے دونوں ہاتھ آگے کر دیئے۔ تاشاکی پری نے جیسے ہی نہایت ادب سے پھولوں کا گلدستہ رکھنا چاہا عمرو نے جلدی سے ہاتھ پیچھے کر لئے۔ تاشاکی پری اپنی طرف سے گلدستہ عمرو کے ہاتھوں پر رکھ چکی تھی۔ عمرو نے جیسے ہی ہاتھ پیچھے کئے پھولوں کا گلدستہ زمین پر جا پڑا اور جیسے ہی گلدستہ زمین پر گرا ایک

شعلہ سا چمکا اور پھولوں کا گلدستہ جل کر راکھ بن گیا۔

"اوہ، یہ کیا ہو گیا۔ آقا، مم- میں- میں ...."

پھولوں کے گلدستے کو اس طرح زمین پر گرتے اور جل کر راکھ ہوتے دیکھ کر تاشاکی پری بوکھلا گئی اور نہایت سہمی ہوئی نظروں سے کاتش جادوگر کی جانب دیکھنے لگی۔

عمروعیار جان بوجھ کر تاشاکی پری کی جانب غصیلی نظروں سے گھور رہا تھا جیسے پھولوں کا گلدستہ زمین پر گرنے میں اسی کا قصور ہو۔

"آقا- مم، میں- میں ...." تاشاکی پری نے پھر ہکلا کر کہا۔ عمرو نے اسے غضبناک نظروں سے دیکھتے ہوئے ہاتھ کے اشارے سے ایک طرف ہٹنے کو کہا تو وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں دائیں طرف ہو گئی۔ عمرو نے غصے سے سر جھٹکا اور آگے بڑھ گیا۔ تاشاکی پری اپنی جگہ کھڑی تھر تھر کانپ رہی تھی اور نہایت خوفزدہ نظروں سے کاتش جادوگر کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کی بھی واضح جھلکیاں نظر آ رہی تھیں کیونکہ کاتش جادوگر اس کی غلطی پر

اسے کچھ کہے بغیر خاموشی سے آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ ورنہ کاتش جادوگر کسی کی غلطی اس آسانی سے بخش دیتا یہ ممکن ہی نہیں تھا۔ تاشاکی پری کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کاتش جادوگر کی بجائے کسی اور کو دیکھ رہی ہو۔ مگر یہ کیسے ممکن تھا۔ کاتش جادوگر کی شکل و صورت، اس کا قد کاٹھ، اس کی چال ڈھال کاتش جادوگر ہی کی تھی اور پھر وہ کوئی اور کیسے ہو سکتا تھا۔

تاشاکی پری نے سر جھٹکا اور پھر ادھر ادھر دیکھ کر اپنی جان بچ جانے کی خوشی میں تیزی سے ایک کمرے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ جیسے اسے ڈر ہو کہ اگر وہ وہاں رکی رہی تو کاتش جادوگر واپس آ کر اسے جلا کر بھسم ہی کر دے گا۔

محل کی شان اور محل میں بکھرے ہوئے خزانوں کو دیکھ کر عمروعیار پاگل ہوا جا رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ اس سارے محل کو ہی اٹھا کر اپنی زنبیل میں ڈال کر وہاں سے بھاگ جاتا۔ اس نے گھوم پھر کر سارے محل کو دیکھ لیا تھا مگر اسے وہ سات کمرے کہیں دکھائی نہیں دیئے تھے جن میں جادوگر بونوں کی تصویریں تھیں۔ محل کے تہہ خانے بھی خزانوں سے بھرے ہوئے تھے۔ جنہیں دیکھ کر عمروعیار کی آنکھیں پھٹ پڑی تھیں۔

"ہونہہ، کیا یہ ضروری ہے کہ یہ خزانے بھی جادوئی ہوں"۔ تہہ خانے کے خزانے دیکھ کر عمروعیار نے سوچا۔ پھر اس نے جھک کر ہیروں کے ڈھیر سے ایک ہیرے کو اٹھانا چاہا کہ اسی وقت زنبیل کے محافظ بونے کی کڑکتی ہوئی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

"خبردار عمروعیار۔ کیوں بے موت مرنا چاہتے ہو"۔

"ہونہہ، تو میں کیا کروں۔ یہاں ہر طرف خزانے ہی خزانے بکھرے ہوئے ہیں۔ میری زنبیل میں ان خزانوں کا عشر عشیر بھی نہیں ہے۔ کم از کم ایک آدھ خزانے کو اٹھانے کی تو مجھے اجازت دی جائے"۔ عمرو نے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں عمروعیار، یہ سب جادوئی خزانے ہیں۔ ان کو ہاتھ لگاتے ہی تم اصل حالت میں آ جاؤ گے۔ پھر تمہیں محل کے غیبی خوفناک محافظوں سے دنیا کی کوئی طاقت نہ بچا سکے گی"۔ محافظ بونے کی کڑکدار آواز سنائی دی اور عمروعیار نے منہ بنا لیا۔

"لگتا ہے تم اور شہزادی سورنگ پری میرے صبر

کا امتحان لے رہے ہو۔ اتنے بڑے بڑے خزانوں کو میں یہیں چھوڑ دوں یہ کیسے ممکن ہے"۔ عمرو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" بے موت مرنے کو اتنا ہی دل چاہ رہا ہے تو جو مرضی کرو۔ میں تمہیں نہیں روکوں گا"۔ محافظ بونے نے غصے سے کہا۔

" ہونہہ، کیوں غصہ کر رہے ہو محافظ بونے۔ نہیں اٹھاتا میں کوئی خزانہ۔ یہ بتاؤ وہ سات کمرے کہاں ہیں جن میں جادوگر بونوں کی تصویریں ہیں۔ میں نے تو سارا محل چھان مارا ہے مجھے تو وہ کمرے کہیں دکھائی نہیں دیئے"۔ عمرو نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آقا آپ نے محل اور محل کے تہہ خانے دیکھے ہیں۔ ابھی تک آپ محل کی چھت پر نہیں گئے"۔ اس بار محافظ بونے نے عمرو کو مانتے دیکھ کر اسے عزت و تکریم سے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

" چھت پر۔ اوہ تو کیا وہ کمرے محل کی چھت پر ہیں"۔ عمرو نے چونک کر کہا۔ پھر عمرو اثبات میں سر ہلا کر خزانوں کو حسرت زدہ نظروں سے دیکھتا ہوا تہہ

خانوں سے باہر آ گیا۔ پھر وہ محل کے اس حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں سے چاندی کی سیڑھیاں محل کی چھت پر جا رہی تھیں۔ سیڑھیاں چڑھ کر عمرو محل کی چھت پر آیا تو اسے چھت کی شمالی سمت میں سات کمروں کے دروازے دکھائی دیئے۔ چھت پر بھی کئی محافظ پتلے اور پریاں موجود تھیں۔ عمرو نے اشارے سے ان سب کو وہاں سے جانے کا حکم دیا تو وہ اسے سلام کرتے ہوئے چھت سے اترتے چلے گئے۔

ساتوں کمرے ایک قطار میں تھے اور ان کے دروازے بند تھے۔

" محافظ بونے۔ ان کمروں کے دروازے تو بند ہیں۔ مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ ان میں سے مٹی کا کمرہ کون سا ہے۔ پتھر کا کون سا اور لوہے کا کون سا"۔ عمرو نے زنبیل کے محافظ بونے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ لیکن اس بار محافظ بونے نے عمرو کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ عمرو نے ایک دو بار محافظ بونے کو پھر پکارا مگر زنبیل کا محافظ بونا بالکل خاموش تھا وہ شاید اب عمروعیار کو مزید کچھ نہیں بتانا چاہتا تھا۔

"ہونہہ۔ مجھے خود ہی دیکھنا پڑے گا مٹی کا بنا ہوا کمرہ کون سا ہے۔ لکڑی کا کون سا ہے اور لوہے کا کون سا ہے"۔ عمروعیار نے سر جھٹک کر کہا۔ اس نے زنبیل سے سرمہ دانی نکالی۔ سرمہ دانی سے سرچو نکال کر اس نے آنکھوں میں سرمہ لگایا اور سرمے دانی کو بند کرکے اس نے دوبارہ زنبیل میں رکھ لیا۔

عمرو نے ایک دو بار آنکھیں جھپکیں اور پھر ایک کمرے کے دروازے کے پاس آگیا۔ اس نے آنکھوں میں جو سرمہ لگایا تھا وہ سلیمانی سرمہ تھا جس کے لگانے سے عمروعیار کی نظریں بے حد تیز ہو گئی تھیں۔ اب وہ دیواروں کے آرپار بھی آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔

کمرے کے دروازے کے قریب آکر اس نے کمرے میں جھانکا۔ وہ کمرہ لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ عمرو دوسرے کمرے کے دروازے کے قریب چلا گیا۔ وہ کمرہ لوہے کا تھا۔ تیسرے کمرے کے قریب آکر عمرو نے اندر جھانکا تو اسے اس کمرے کی دیواریں، چھت اور فرش مٹی کا بنا نظر آیا۔

"یہ مٹی کا کمرہ ہے۔ مجھے سب سے پہلے اسی کمرے میں جانا ہے"۔ عمرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے آگے بڑھ کر دروازے کے کنڈے کو ہاتھ لگانا چاہا مگر اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ کنڈے پر پڑتا کمرے کا دروازہ زوردار چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ دروازے کو خود بخود کھلتے دیکھ کر عمرو نے جلدی سے ہاتھ پیچھے کر لیا تھا۔

عمرو چند لمحے کھلے ہوئے دروازے سے مٹی کے بنے ہوئے کمرے کو دیکھتا رہا پھر اس نے اللہ تعالیٰ کو دل ہی دل میں یاد کیا اور اس کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی کمرے کا دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ جیسے ہی کمرے کا دروازہ بند ہوا کمرے میں یکلخت گھپ اندھیرا چھا گیا۔ کمرے میں اس طرح اچانک اندھیرا چھاتے دیکھ کر عمروعیار بے اختیار اچھل پڑا تھا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ بوکھلاہٹ ناچنے لگی تھی۔

جس طرح رات کے اندھیرے کے بعد صبح کی روشنی پھیلتی ہے بالکل اسی طرح عمرو عیار کی آنکھوں کے سامنے سے اندھیرا دور ہوتا جا رہا تھا۔ چند ہی لمحوں میں عمرو اس اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہو گیا تھا۔ اس قدر اندھیرے میں عمرو کو سلیمانی سرمے کی وجہ سے دکھائی دے رہا تھا۔ اگر اس نے آنکھوں میں سلیمانی سرمہ نہ لگایا ہوتا تو اس قدر اندھیرے میں وہ کچھ بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

اچانک عمرو عیار کی نظر زمین پر پڑی جہاں اسے

ایک عجیب و غریب اور انتہائی بدشکل بونے کی تصویر بنی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے خنجر کی نوک سے نہایت صفائی کے ساتھ زمین پر بونے کی تصویر بنائی ہو۔ بونے کی آنکھیں کھلی تھیں مگر وہ بالکل بے جان تھیں۔ عمرو چند لمحے غور سے بونے کی تصویر کو دیکھتا رہا پھر اس نے آگے بڑھ کر اس جادوگر بونے کی تصویر کے دائیں پیر پر اپنا بایاں پیر اور اس کے بائیں پیر پر اپنا دایاں پیر رکھ دیا۔ جیسے ہی عمرو نے بونے کے پیروں پر اپنے پیر رکھے اس کی آنکھیں چمک اٹھیں اور ان میں جیسے زندگی کے آثار نمودار ہو گئے۔ اس کی آنکھیں یکلخت خون کی طرح سرخ ہو گئی تھیں۔ وہ پلکیں جھپکائے بغیر عمرو عیار کو گھورنا شروع ہو گیا تھا۔

"سانگو جادوگر۔ کیوں آئے ہو یہاں"۔ اچانک کمرے میں ایک کڑکتی ہوئی آواز ابھری۔

"میں سانگو جادوگر نہیں، کاتش جادوگر ہوں زہونا بونے۔ میرے سامنے آؤ"۔ عمرو نے بونے کی سرخ سرخ آنکھوں کی طرف گھورتے ہوئے جواباً انتہائی

سخت لہجے میں کہا۔ جیسے ہی عمرو نے اس بونے کا اصلی نام لیا اچانک زمین پر بنی ہوئی بونے کی تصویر غائب ہو گئی اور اچانک وہاں ایک جھماکا سا ہوا اور عمرو کے سامنے ایک بونا نمودار ہوا۔ اس بونے کی شکل و صورت اس تصویر جیسی تھی جو چند لمحے قبل زمین پر بنی ہوئی تھی۔

"زبونا بونا حاضر ہے آقا۔ حکم"۔ زبونا بونے نے جھک کر عمرو کو نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

"زبونا بونے پاتال کے مٹی کے دروازے کی چابی لاؤ جلدی"۔ عمرو نے جادوگر بونے زبونا کو گھورتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا۔

"جو حکم آقا"۔ زبونا بونے نے کہا اس نے اپنے پیٹ کو زور زور سے دباتے ہوئے عجیب عجیب سے انداز میں منہ بنانا شروع کر دیا۔ پھر اچانک اس نے منہ میں ہاتھ ڈال کر ایک مٹی کی چابی نکالی اور عمروعیار کی طرف بڑھا دی۔

"یہ لیں آقا مٹی کی چابی"۔ زبونا بونے نے مٹی کی

چابی عمروعیار کو دیتے ہوئے کہا۔ عمرو نے اس سے جلدی سے چابی لے کر اپنی زنبیل میں ڈال لی۔ اسی لمحے زبونا بونا وہاں سے غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد زبونا بونا دوبارہ وہاں نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک اور مٹی کی چابی دکھائی دے رہی تھی۔

"معاف کریں آقا۔ میں نے آپ کو پہلے جو چابی دی تھی وہ نقلی تھی۔ یہ لیں اصلی چابی اور پہلے والی چابی مجھے واپس دے دیں"۔ زبونا بونے نے کہا۔ عمرو نے اس سے دوسری چابی پکڑی اور اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔

"نہیں زبونا بونے۔ پہلے والی چابی اصلی تھی۔ یہ چابی نقلی ہے"۔ عمرو نے دوسری چابی زبونا بونے کو واپس کرتے ہوئے کہا۔ زبونا بونے نے منہ بناتے ہوئے عمرو سے چابی واپس پکڑ لی۔ اسی لمحے ایک کڑاکا سا ہوا اور زبونا جل کر راکھ بنتا چلا گیا۔

جیسے ہی زبونا بونا جل کر راکھ ہوا اسی لمحے چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ کمرے کا دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دروازہ کھلتے دیکھ کر عمروعیار ایک لمحہ بھی ضائع

کئے بغیر کمرے سے باہر نکل گیا اور پھر عمرو جیسے ہی کمرے سے باہر نکلا یکلخت تیز روشنی سی چمکی اور سات کمروں میں سے وہ کمرہ اچانک وہاں سے غائب ہو گیا۔ جس میں سے عمرو نے زلونا بونے سے مٹی کی چابی حاصل کی تھی۔

مٹی کی چابی حاصل کرنے کے بعد عمرو عیار دوسرے کمروں میں جھانکنے لگا۔ ایک کمرہ شیشے جیسا تھا۔ عمرو سمجھ گیا کہ اسے پانی یعنی برف کی چابی اس کمرے سے حاصل ہوگی۔ چنانچہ وہ آگے بڑھا تو کمرے کا دروازہ خود بخود کھل گیا۔ عمرو اس کمرے میں داخل ہوا تو اس کے پیچھے دروازہ بند ہو گیا اور کمرے میں پہلے کی طرح گھپ اندھیرا پھیل گیا۔ لیکن یہ اندھیرا چند لمحوں تک ہی طاری رہا تھا۔ سلیمانی سرمے کی وجہ سے عمرو کی آنکھیں جلد ہی اس اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہو گئی تھیں۔

زمین پر پہلے کمرے کی طرح ایک بونے کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ وہ بونا ہوبہو زلونا بونے جیسا ہی تھا۔ عمرو نے اس کے پیروں پر اپنے پیر رکھے تو اس بونے

کی آنکھیں بھی روشن ہو گئیں اور وہ عمرو عیار کو خونخوار نظروں سے گھورنے لگا۔

"ہاکو جادوگر۔ کیوں آئے ہو یہاں"۔ کمرے میں ایک تیز اور خوفناک آواز ابھری۔

"میں ہاکو جادوگر نہیں کاتش جادوگر ہوں سابونا بونے۔ میرے سامنے آؤ جلدی"۔ عمرو نے جواباً کڑکدار لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کے پیروں کے نیچے سے سابونا بونے کی تصویر غائب ہو گئی اور اس تصویر جیسا ایک بونا جھماکے سے عمرو عیار کے سامنے آ گیا۔

"سابونا بونا حاضر ہے آقا۔ حکم"۔ سابونا بونے نے زلونا بونے کی طرح جھک کر عمرو عیار کو سلام کرتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سابونا بونے۔ پاتال کے دوسرے دروازے کو کھولنے والی برف کی چابی لاؤ"۔ عمرو نے کہا۔

"ابھی لیجئے آقا"۔ سابونا بونے نے کہا اور اس نے بھی زلونا بونے کی طرح منہ سے ایک شیشے کی طرح چمکتی ہوئی برف کی چابی لا کر عمرو عیار کو دے دی۔ جسے عمرو نے زنبیل میں رکھنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔

جب تک برف کی چابی زنبیل میں رہتی اس وقت تک وہ پگھل کر پانی نہیں بن سکتی تھی۔ اگر عمرو عیار اسے زیادہ دیر ہاتھ میں رکھتا تو شاید برف پگھل کر پانی بن جاتی اور عمرو عیار کی دوسری چابی ضائع ہو جاتی۔

سابونا بونا برف کی چابی عمرو عیار کو دے کر اچانک غائب ہو گیا تھا مگر اس نے دوبارہ وہاں ظاہر ہونے میں دیر نہیں لگائی تھی اس کے ہاتھ میں ایک اور برف کی چابی تھی۔

"معاف کریں آقا۔ یہ اصلی چابی ہے۔ میں نے پہلے آپ کو جو چابی دی تھی وہ نقلی تھی۔ آپ یہ اصلی چابی لے کر نقلی چابی مجھے دے دیں"۔ سابونا بونے نے کہا۔

عمرو نے پہلے کی طرح اس سے چابی لی اسے الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر وہ چابی واپس سابونا بونے کو دے دی۔

"نہیں سابونا بونے۔ یہ نقلی چابی ہے۔ پہلے والی چابی ہی اصلی چابی تھی"۔ عمرو نے کہا۔ عمرو کی بات

سن کر سابونا بونے نے برا سا منہ بنا لیا۔ اسی لمحے ایک کڑاکا سا ہوا اور زبونا بونے کی طرح سابونا بونا بھی جل کر راکھ ہو گیا۔

سابونا بونے کے راکھ بنتے ہی کمرے کا دروازہ چرچراہٹ کی آواز پیدا کرتے ہوئے خود بخود کھل گیا تھا۔ دروازہ کھلتے ہی عمرو عیار تیزی سے کمرے سے باہر نکل آیا۔ اس کا کمرے سے باہر نکلنا تھا کہ یکبارگی تیز روشنی چمکی اور دوسرا کمرہ بھی وہاں سے غائب ہو گیا۔

مٹی اور برف کی چابی حاصل کرکے عمرو لکڑی کے بنے ہوئے تیسرے کمرے میں چلا گیا۔ اس کمرے میں اسے ہابو نامی بونے سے لکڑی کی چابی حاصل کرنا تھی۔ اس کمرے میں بھی ہابو بونے نے پہلے دو بونوں کی طرح عمرو کا غلط نام پکارا تھا۔ عمرو نے اسے بتایا کہ وہ کاتش جادوگر ہے تو ہابو بونا عمرو کے سامنے آ گیا۔ عمرو نے اس سے لکڑی کی چابی مانگی تو ہابو بونے نے منہ سے لکڑی کی چابی نکال کر بغیر چوں چرا کئے عمرو کو دے دی۔ پھر وہ بھی پہلے دونوں بونوں کی طرح غائب ہوا اور دوبارہ عمرو کے سامنے نمودار ہو

کر ایک اور لکڑی کی چابی لے آیا۔ اس نے کہا کہ اس نے کاتش جادوگر کو پہلے جو چابی دی تھی وہ نقلی تھی، اصلی چابی وہ اب لایا ہے۔ عمرو نے اس سے چابی لی اور اسے یہ کہتے ہوئے واپس لوٹا دی کہ پہلی چابی ہی اصلی تھی۔ یہ دوسری چابی نقلی ہے تو بابو بونا بھی برے برے منہ بنانے لگا اور پھر ایک کڑاکا ہوا اور بابو بونا بھی جل کر راکھ ہو گیا۔

اسی طرح عمرو نے چوتھے کمرے میں جا کر شابو بونے سے پتھر کی چابی، پانچویں کمرے میں موجود کابو بونے سے لوہے کی چابی اور چھٹے کمرے سے دھوئیں کی چابی جو تابونا بونے کے پاس تھی اس سے حاصل کی اور کمرے سے باہر آ گیا۔ ان تمام جادوگر بونوں نے پہلے بونوں کی طرح عمرو کو پہلے اصلی چابیاں دی تھیں پھر غائب ہو کر وہ عمرو کو نقلی چابیاں دینے کے لئے آئے تھے۔ عمرو نے جب نقلی چابیاں ان کو واپس لوٹا دیں تو وہ اسی وقت جل کر راکھ بن گئے تھے۔

اب وہاں صرف ایک کمرہ باقی رہ گیا تھا۔ جن چھ کمروں سے عمرو نے پاتال کے دروازوں کی چابیاں

حاصل کر لی تھیں وہ کمرے وہاں سے غائب ہو گئے تھے۔ عمرو عیار بے حد خوش نظر آ رہا تھا۔ چھ چابیاں اسے واقعی بے حد آسانی سے حاصل ہو گئی تھیں جن کے لئے اسے زیادہ تگ و دو نہ کرنا پڑی تھی۔

اب ایک آخری کمرہ باقی تھا جو آگ کا بنا ہوا تھا۔ سلیمانی سرمے کی وجہ سے عمرو نے اس کمرے میں بھڑکتی ہوئی نہایت خوفناک آگ دیکھی تھی۔ اس کمرے میں جانے سے پہلے عمرو نے ایک چاندی کی ٹھنڈی گولی منہ میں رکھ لی تھی۔ جس کی وجہ سے اس پر آگ کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ اس کمرے سے آگ کی چابی لے کر عمرو باہر نکلا تو وہ کمرہ بھی اچانک غائب ہو گیا تھا۔ اب عمرو عیار کے پاس پاتال کے ساتوں دروازوں کی ساتوں چابیاں آ گئی تھیں۔ عمرو کو اب کاتش جادوگر کے شاہی کمرے میں جانا تھا۔ جہاں اسے ہاکارا پری سے کہہ کر اس کمرے کو پلٹانا تھا۔ اسی کمرے سے عمرو عیار نے پاتال کا پہلا دروازہ جو کہ مٹی کا تھا کو کھول کر پاتال کا سفر شروع کرنا تھا۔ چنانچہ عمرو عیار چھت سے اتر کر محل میں آ گیا۔ وہ چونکہ پہلے

ہی سارا محل گھوم چکا تھا اس لئے اسے شاہی کمرے کو ڈھونڈنے میں کوئی پریشانی نہیں ہوئی تھی۔

کاتش جادوگر کے شاہی کمرے میں داخل ہو کر عمرو نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا تھا۔ کمرے میں آ کر عمرو نے تین بار تالی بجائی تو اچانک ایک جھماکا ہوا اور عمرو کے سامنے ایک نہایت حسین و جمیل پری نمودار ہوئی۔ یہ پری تاشاکی پری سے زیادہ حسین تھی۔ اس کے لباس کا رنگ نیلا تھا اور اس پری نے تاشاکی پری سے زیادہ ہیرے جواہرات کے زیورات پہن رکھے تھے۔

"ہاکارا پری حاضر ہے آقا۔ حکم"۔ نیلے لباس والی خوبصورت پری نے عمرو کے سامنے جھکتے ہوئے اور اسے نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

"ہاکارا پری۔ اس کمرے کو پلٹ دو"۔ عمرو نے کاتش جادوگر کے انداز میں کہا۔ اس کا لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

"کمرہ پلٹ دوں۔ مگر کیوں آقا۔ کیا آپ پاتال میں جانا چاہتے ہیں"۔ ہاکارا پری نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں، جلدی کرو۔ مجھے فوری طور پر سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں جانا ہے۔ آقا سامری جادوگر کی روح نے مجھے بلایا ہے"۔ عمرو نے جلدی سے کہا۔

"اوہ، ٹھیک ہے۔ میں ابھی کمرے کی دیواریں اور فرش پلٹ دیتی ہوں آقا۔ لیکن کمرہ پلٹنے سے پہلے مجھے کمرے کی تمام چیزوں کو یہاں سے ہٹانا ہوگا"۔ ہاکارا پری نے کہا۔

"تو ہٹا دو۔ میں نے کب منع کیا ہے"۔ عمرو نے جھلا کر کہا۔

"ابھی لیجئے آقا"۔ ہاکارا پری نے کہا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ دائیں بائیں لہرائے۔ اسی لمحے جھماکا ہوا اور کمرے میں موجود کاتش جادوگر کی ہر چیز وہاں سے غائب ہو گئی اور کمرہ بالکل خالی ہو گیا۔ ہاکارا پری نے کمرے کے دروازے اور کھڑکیوں کے پردے تک غائب کر دیئے تھے۔

"آقا، اب آپ اپنی آنکھیں بند کر لیں تاکہ میں کمرہ پلٹنے کا عمل کر سکوں"۔ ہاکارا پری نے کہا۔ اس کا انداز بے حد مؤدبانہ تھا۔ عمرو نے اثبات میں سر

ہلاتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔ اسی لمحے گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا ہوئی اور عمرو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیروں کے نیچے سے زمین غائب ہو گئی ہو۔ مگر دوسرے ہی لمحے اس کے پیر دوبارہ ٹھوس زمین پر آ گئے۔ اس کے ساتھ ہی گڑگڑاہٹ کی آواز ختم ہو گئی اور زمین نے ہلنا بند کر دیا۔

"میں کمرہ پلٹ چکی ہوں آقا۔ اب آپ آنکھیں کھول سکتے ہیں"۔ ہاکارا پری کی آواز عمرو کی سماعت سے ٹکرائی تو عمرو نے جلدی سے آنکھیں کھول دیں۔ کاتش جادوگر کا کمرہ سنگ مرمر اور سونے چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ لیکن اب جب عمرو نے آنکھیں کھولیں تو کمرے کی سونے چاندی اور سنگ مرمر کی اینٹیں غائب ہو چکی تھیں۔ اب یوں لگ رہا تھا جیسے سارے کا سارا کمرہ مٹی کا بنا ہوا ہو۔ کمرے کی چھت، زمین اور دیواریں مٹی کی نظر آ رہی تھیں۔ کمرے کے فرش پر ایک دروازے کا چوکھٹا دکھائی دے رہا تھا۔ دروازے پر ایک کنڈا لگا ہوا تھا جس پر مٹی کا ہی بنا ہوا ایک بڑا سا تالا لگا ہوا تھا۔

"میرے لئے کیا حکم ہے آقا"۔ ہاکارا پری نے پوچھا۔

"تم جا سکتی ہو ہاکارا پری"۔ عمرو نے کہا۔ ہاکارا پری نے عمرو کو کاتش جادوگر سمجھ کر نہایت مؤدبانہ انداز میں جھک کر سلام کیا۔ پھر اس نے دائیں بائیں زور سے ہاتھ ہلائے اور اچانک وہاں سے غائب ہو گئی۔

عمرو عیار کی نظریں دروازے اور اس پر لگے تالے پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحے عمرو تالے کو دیکھتا رہا پھر اس نے لباس کے نیچے موجود اپنی زنبیل میں ہاتھ ڈال کر مٹی کی بنی ہوئی چابی نکالی اور اسے لئے ہوئے تالے کے قریب آ گیا۔ وہ دروازے کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔ عمرو نے تالے کو ہاتھ لگائے بغیر تالے کے سوراخ میں چابی لگا دی۔ اس نے چابی کو تالے میں لگا کر گھمایا تو چابی آسانی سے تالے میں گھوم گئی اور تالا کھل گیا۔ عمرو نے تالے کو کنڈے سے نکالا تو دروازے پر لگا ہوا کنڈا خودبخود کھل گیا۔ اس کے ساتھ ہی ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا ہوئی اور

دروازہ خود بخود صندوق کے کسی ڈھکنے کی طرح اوپر اٹھتا چلا گیا۔ دروازے کو کھلتا دیکھ کر عمرو جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

دروازہ پوری طرح سے کھل کر دوسری طرف زمین سے جا لگا تھا اور دروازے کی جگہ جو خلا نظر آ رہا تھا وہاں نیچے گہرائی میں ایک طویل زینہ جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"آقا، جلدی کریں اور زینے اتر جائیں۔ اگر آپ نے دیر کی تو سارا زینہ غائب ہو جائے گا اور آپ پاتال میں کبھی نہیں جا سکیں گے"۔ اچانک عمرو عیار کو زنبیل کے محافظ بونے کی آواز سنائی دی تو عمرو چونک اٹھا۔

"اوہ، نہیں۔ میں پاتال میں ضرور جاؤں گا"۔ عمرو

نے جلدی سے کہا۔ اس نے زنبیل سے مشعل لکڑی
نکالی اور جلدی سے آگے بڑھ کر زینے اترتا چلا گیا۔
ابھی عمرو چند ہی زینے اتر کر نیچے گیا ہوگا کہ اسے
عقب میں دروازہ بند ہونے کی زوردار آواز سنائی دی۔
اس نے پلٹ کر دیکھا واقعی دروازہ پوری طرح سے
بند ہو چکا تھا۔ دروازہ بند ہوتے ہی ہر طرف گہرا
اندھیرا چھا گیا تھا مگر عمرو عیار نے چونکہ آنکھوں میں
سلیمانی سرمہ لگا رکھا تھا اس لئے اسے اندھیرے میں
دیکھنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہو رہا تھا۔

" عمرو رکو نہیں زینے اترتے رہو"۔ عمرو کو ایک بار
پھر زنبیل کے محافظ بونے کی آواز سنائی دی تو عمرو
پھر زینے اترنے لگا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی
مشعل لکڑی کو جھٹکا تو اچانک لکڑی کے سرے پر
شعلہ سا چمکا اور لکڑی کسی مشعل کی طرح جلنے لگی۔
مشعل کی لکڑی سے وہاں اچھی خاصی روشنی پھیل
گئی تھی۔ زینے دور تک نیچے جاتے ہوئے دکھائی دے
رہے تھے ۔ اچانک عمرو کو نیچے ایک سیڑھی پر ایک
سیاہ رنگ کا ناگ دکھائی دیا۔ جو پھن اٹھائے سرخ

سرخ آنکھوں سے عمرو کو گھور رہا تھا۔ جیسے ہی عمرو نے
اگلے زینے پر قدم رکھا ناگ نے زور زور سے پھنکارنا
شروع کر دیا۔

" رکنا نہیں آقا۔ مشعل کا رخ اس ناگ کی طرف
کریں۔ ناگ غائب ہو جائے گا"۔ محافظ بونے کی آواز
عمرو کو سنائی دی تو عمرو سر ہلا کر رکے بغیر زینے اترتا
چلا گیا۔ اس نے مشعل لکڑی کا رخ ناگ کی طرف کیا
تو مشعل لکڑی کے سرے سے آگ کا ایک شعلہ سا
نکل کر اس ناگ پر جا پڑا۔ جیسے ہی آگ کا شعلہ ناگ
پر پڑا اسی لمحے ناگ وہیں جل کر راکھ بن گیا۔ یہ دیکھ
کر عمرو کے چہرے پر سکون آگیا۔

عمرو جیسے جیسے سیڑھیاں اترتا جا رہا تھا اس کے
سامنے سیڑھیوں پر خوفناک سانپ آ رہے تھے مگر عمرو
ان سانپوں کی طرف مشعل لکڑی کا رخ کرتا تو
مشعل لکڑی سے ایک شعلہ سا لپکتا اور عمرو کے
سامنے آنے والے سانپ اسی لمحے جل کر راکھ ہو
جاتے۔

مسلسل سیڑھیاں اترتے ہوئے عمرو بری طرح سے

تھک گیا تھا مگر زنبیل کے محافظ بونے نے اسے چونکہ رکے بغیر زینے اترنے کو کہا ہوا تھا اس لئے عمرو مسلسل نیچے اترتا جا رہا تھا۔ اسے پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ ان زینوں کی تعداد ایک ہزار ہے۔

آخر خدا خدا کر کے زینہ ختم ہو گیا۔ نیچے عمرو عیار کو صاف ستھری زمین دکھائی دے رہی تھی۔ وہ ایک بہت بڑا میدان تھا جو دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ میدان بالکل خالی تھا۔ وہاں دور دور تک کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ عمرو عیار آخری زینے پر آ کر رک گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی وہ آخری زینے سے اترے گا اس کے سامنے پاتال کے طلسمات کھل جائیں گے۔ وہ طلسمات کیا تھے اور ان کو کیسے ختم کیا جا سکتا تھا۔ اس کا راز مکولا سانپ جانتا تھا جسے عمرو عیار نے شیشے کی ایک بوتل میں بند کر رکھا تھا۔

عمرو نے زنبیل سے مکولا سانپ والی بوتل باہر نکال لی۔ بوتل میں مکولا سانپ مسلسل چکرا رہا تھا۔ وہ شدید غصے میں تھا اور نہایت خوفناک آواز میں پھنکار رہا تھا۔

"مجھے اس قید سے نکالو۔ کون ہو تم اور تم نے مجھے اس طرح سے کیوں قید کر رکھا ہے"۔ عمرو نے شیشے کی بوتل زنبیل سے نکالی تو مکولا سانپ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں عمرو عیار کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

"تم مجھے نہیں پہچانتے مکولا سانپ۔ میں کاتش جادوگر ہوں"۔ عمرو نے کاتش جادوگر کی آواز میں کہا۔

"کاتش جادوگر۔ ہونہہ۔ تم نے کاتش جادوگر کا روپ ضرور اختیار کر رکھا ہے مگر تم کاتش جادوگر نہیں ہو۔ تم عمرو عیار ہو۔ تم نے جب مجھے اپنے تاریک تھیلے میں بند کیا تھا تو مجھے اسی وقت تمہاری ساری حقیقت معلوم ہو گئی تھی۔ میں مکولا سانپ ہوں۔ مجھ سے کوئی حقیقت زیادہ دیر تک چھپی نہیں رہ سکتی"۔ مکولا سانپ نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"اوہ، تو تم مجھے پہچان گئے ہو"۔ عمرو نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں، میں نے نہ صرف تمہیں پہچان لیا ہے بلکہ یہ بھی جان لیا ہے کہ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو"۔ مکولا

سانپ نے کہا۔
" بتاؤ، کیا چاہتا ہوں میں تم سے"۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔
" تم سیاہ معبد میں جا کر سامری جادوگر آقا کے بت اور سرخ کھوپڑی کو تباہ کر کے وہاں سے شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو کی بیٹی شہزادی ساسان جادو کو آزاد کرانا چاہتے ہو۔ اسی لئے تم اس پاتال میں آئے ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے پاتال کے دروازوں کے تالے کھولنے والی چابیاں بھی حاصل کر لی ہیں۔ اب تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں پاتال کی ساتوں تہوں کے طلسمات کا راز بتاؤں تاکہ تم آسانی سے ان طلسمات کو فتح کر کے پاتال کی آخری تہہ تک پہنچ جاؤ"۔ مکولا سانپ نے کہا۔
" تو کیا تم مجھے ان طلسمات کے بارے میں اور ان کا راز نہیں بتاؤ گے"۔ عمرو نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔
" نہیں عمرو عیار۔ میں سیاہ معبد کا محافظ اور سامری جادوگر کا غلام ہوں۔ میں تمہیں کسی بھی

صورت میں ان طلسمات کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ تم جیسے ہی آخری زینے سے اترو گے پاتال کے طلسمات تمہارے سامنے کھل جائیں گے جو انتہائی سخت اور انتہائی خوفناک ہیں۔ ان طلسمات کا شکار ہو کر تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فنا ہو جاؤ گے"۔ مکولا سانپ نے پھنکارتے ہوئے کہا۔
" اوہ اچھا"۔ عمرو نے اس کا مذاق اڑانے والے انداز میں کہا۔
" ہاں، اب تم یہاں سے واپس نہیں جا سکتے۔ پلٹ کر اوپر دیکھو"۔ مکولا سانپ نے کہا تو عمرو نے پلٹ کر دیکھا اور پھر چونکے بغیر نہ رہ سکا وہ جن زینوں سے نیچے آیا تھا وہ اب غائب ہو چکے تھے۔ عمرو جس آخری زینے پر کھڑا تھا وہاں اس کے سوا اب کوئی زینہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔
" کیوں، اب آیا میری بات پر یقین"۔ مکولا سانپ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔
" تمہارا کیا خیال ہے مکولا سانپ۔ میں یہاں واپس جانے کے لئے آیا ہوں"۔ عمرو نے شیشے کی بوتل میں

قید مکولا سانپ کی طرف دیکھتے ہوئے جواباً طنزیہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں جانتا ہوں تم یہاں صرف اور صرف مرنے کے لئے آئے ہو"۔ مکولا سانپ نے زہریلے لہجے میں کہا اور اس بار مکولا سانپ کی بات سن کر عمرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"مکولا سانپ، مجھے پاتال کے طلسمات کے بارے میں بتاؤ"۔ عمرو نے اپنی ہنسی روک کر سنجیدگی سے مکولا سانپ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں بتاؤں گا"۔ مکولا سانپ پھنکارا۔

"تمہارا کوئی باپ ہے"۔ عمرو نے مکولا سانپ سے کسی خیال کے تحت پھر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں، میرے باپ کا نام سکشا سانپ ہے۔ کیوں، کیوں پوچھ رہے ہو"۔ مکولا سانپ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تو سن لو۔ ان طلسمات کے بارے میں تمہارا باپ بھی بتائے گا۔ تم کیا چیز ہو"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ مکولا سانپ سے باتیں صرف وقت

گزارنے کے لئے کر رہا تھا۔ چونکہ عمرو عیار ایک ہزار سیڑھیاں اتر کر بہت تھک چکا تھا۔ اس لئے مکولا سانپ سے باتیں کرتے ہوئے وہ سستانا چاہتا تھا۔ تاکہ اس کی تھکان کچھ اتر جائے اور وہ اگلے مرحلے کے لئے تازہ دم ہو جائے۔

"تو جاؤ، جا کر میرے باپ سے پوچھ لو"۔ مکولا سانپ نے جواباً غصیلے لہجے میں کہا۔

"مکولا سانپ میں تم سے آخری بار پوچھ رہا ہوں۔ تم مجھے پاتال کے طلسمات کے بارے میں بتاؤ گے یا نہیں"۔ عمرو نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ہزاروں بار بھی پوچھو گے تو میرا جواب انکار میں ہی ہوگا۔ تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ تم مجھے اس بوتل سے آزاد کر دو۔ اگر تم مجھے اس بوتل سے آزاد کر دو گے تو میں تمہیں پاتال سے واپس جانے کا راستہ ضرور بتا دوں گا۔ تم خاموشی سے یہاں سے واپس چلے جانا اور پھر کبھی بھول کر بھی اس پاتال میں آنے کے بارے میں مت سوچنا ورنہ تمہیں بھیانک اور خوفناک موت سے کوئی نہیں بچا سکے گا"۔

مکولا سانپ نے کہا۔

"یہ تم مجھے مشورہ دے رہے ہو یا دھمکا رہے ہو"۔ عمرو نے مکولا سانپ کو گھورتے ہوئے کہا۔

"جو بھی تم سمجھو"۔ مکولا سانپ نے لاپرواہی سے کہا۔

"ہونہہ، تم مجھے ان طلسمات کے بارے میں اور ان کے خاتمے کا راز ضرور بتاؤ گے مکولا سانپ۔ دیکھتا ہوں تم ان طلسمات کے راز مجھے کیسے نہیں بتاتے"۔ عمرو نے کہا۔ اس نے جلتی ہوئی مشعل لکڑی کو بوتل کے نیچے پیندے کے ساتھ لگا دیا۔ بوتل کو عمرو نے اس کے منہ سے پکڑ لیا تھا۔

"یہ، یہ تم کیا کر رہے ہو"۔ مکولا سانپ نے بوکھلاتے ہوئے کہا۔

"دیکھتے جاؤ۔ میں کیا کرتا ہوں"۔ عمرو نے ہنس کر کہا۔ آگ کا شعلہ بوتل کے پیندے سے ٹکرا رہا تھا اور بوتل آہستہ آہستہ گرم ہوتی جا رہی تھی۔ بوتل میں بند مکولا سانپ نے ادھر ادھر اچھلتے ہوئے بری طرح سے چیخنا چلانا شروع کر دیا۔

"مجھے مت جلاؤ۔ مجھے مت جلاؤ عمرو عیار۔ اس آگ کو پرے ہٹا لو ورنہ میں جل کر ہلاک ہو جاؤں گا"۔ مکولا سانپ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"تو ہو جاؤ ہلاک۔ مجھے کیا"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اوہ میرا وجود جل رہا ہے۔ عمرو عیار۔ عمرو عیار"۔ مکولا سانپ ہذیانی انداز میں چیخنے لگا۔

"اب بولو، تم مجھے طلسمات کے بارے میں بتاؤ گے یا نہیں"۔ عمرو نے کہا۔

"نہیں، نہیں۔ میں آقا سامری جادوگر سے غداری نہیں کر سکتا"۔ مکولا سانپ نے کہا۔

"تو پھر جل کر راکھ بن جاؤ۔ میں اس آگ کو بوتل کے نیچے سے نہیں ہٹاؤں گا۔ تھوڑی ہی دیر میں بوتل سرخ ہو جائے گی اور تم اس بوتل میں کینچوے کی طرح چرمر ہو کر رہ جاؤ گے"۔ عمرو نے کہا۔

"عمرو عیار، میں۔ میں ...."۔ مکولا سانپ نے بری طرح سے تڑپتے ہوئے کہا۔ عمرو نے اس بار کچھ نہیں کہا تھا۔ بوتل خاصی گرم ہو گئی تھی۔ اب بوتل میں

موجود مکولا سانپ کا وجود جلنے لگا تھا جس کی وجہ سے اس کی چیخوں میں شدت آ گئی تھی۔

"بس کرو عمرو عیار۔ آگ کو پیچھے ہٹا لو۔ میں تمہیں طلسمات کے راز بتانے کے لئے تیار ہوں"۔ مکولا سانپ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ مکولا سانپ کی بات سن کر عمرو عیار کے چہرے پر سکون آ گیا ورنہ جس طرح مکولا سانپ جل رہا تھا اور عمرو عیار کو کچھ بتانے پر تیار نہ ہو رہا تھا عمرو کو محسوس ہونے لگا تھا کہ وہ جل جائے گا مگر اس کے سامنے زبان نہیں کھولے گا۔

"ایسے نہیں، ناگ دیوتا کی قسم کھا کر کہو کہ تم تمام طلسمات کے بارے میں مجھے سچ سچ بتاؤ گے اور ان طلسمات کو فنا کرنے میں میری مدد بھی کرو گے"۔ عمرو نے کہا۔

"ہاں، ہاں میں ناگ دیوتا کی قسم کھاتا ہوں۔ میں تمہیں تمام طلسمات کے راز بتا دوں گا اور ان طلسمات کا فنا کرنے کے طریقے بھی بتا دوں گا"۔ مکولا سانپ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو عمرو نے

ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشعل لکڑی بوتل کے نیچے سے ہٹا لی۔ مکولا سانپ چند لمحوں تک بوتل میں تڑپتا رہا پھر وہ آہستہ آہستہ اعتدال پر آ گیا۔

"اب بتاؤ۔ اس پاتال میں کون سے طلسمات ہیں اور میں ان طلسمات کو کیسے فنا کر سکتا ہوں"۔ عمرو نے مکولا سانپ کو اعتدال پر آتے دیکھ کر اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"تم بے حد عیار ہو عمرو۔ تم نے مجھے آگ کی وجہ سے مجبور کر دیا ہے۔ اگر میں نے ناگ دیوتا کی قسم نہ کھائی ہوتی تو میں تمہیں طلسمات کے بارے میں تو ضرور بتا دیتا مگر ان کو فنا کرنے کے راز نہ بتاتا۔ تم ان طلسمات کا شکار ہو کر ہلاک ہو جاتے مگر"۔ مکولا سانپ نے عمرو کو غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے پاتال کے پہلے تین طلسمات کے بارے میں عمرو کو بتانا شروع کر دیا۔ ان طلسمات کے بارے میں جان کر عمرو عیار خوف سے کانپ اٹھا تھا۔ اس کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ سامری جادوگر کے طلسمات اس قدر سخت اور خوفناک

ہوں گے۔

"تم نے جو کچھ بتایا ہے کیا وہ بالکل سچ ہے۔ کیا ان طلسمات کو فنا کرنے کے لئے وہی کچھ کرنا ہوگا جو تم نے بتایا ہے"۔ عمرو نے مکولا سانپ کی جانب شک بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے ناگ دیوتا کی قسم کھائی تھی عمرو عیار۔ اگر میں نے تمہیں کوئی غلط بات بتائی ہوتی تو میں اسی وقت جل کر راکھ ہو جاتا"۔ مکولا سانپ نے کہا۔

"اوہ ہاں، واقعی اگر تم مجھ سے جھوٹ بولتے تو تم اسی لمحے جل کر خاکستر ہو جاتے۔ ٹھیک ہے مکولا سانپ اب تم آرام کرو۔ میں ان طلسمات کو فنا کر دوں۔ پھر اگلے طلسمات میں تم سے ملاقات ہو گی۔ عمرو نے کہا اور بوتل کو اس نے زنبیل میں ڈال لیا۔ ساتھ ہی عمرو نے مشعل لکڑی کو پھونک مار کر بجھایا اور اسے بھی زنبیل میں رکھ لیا۔

پھر عمرو نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے آخری زینے سے اتر کر زمین پر پاؤں رکھ دیئے۔ جیسے ہی عمرو نے زمین پر پاؤں رکھے

اچانک وہاں جیسے تیز اور انتہائی خوفناک چیخوں کا طوفان آ گیا۔ چیخیں تیز سے تیز تر اور خوفناک سے خوفناک تر ہوتی جا رہی تھیں۔ کانوں پر ہاتھ رکھنے کے باوجود عمرو کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان چیخوں کی وجہ سے اس کے کانوں کے پردوں کے ساتھ اس کا جسم بھی پھٹ جائے گا۔

کریہہ اور خوفناک چیخوں نے عمرو عیار کو بری طرح سے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ اس نے دونوں کانوں میں اپنی انگلیاں ٹھونس رکھی تھیں۔ لیکن اس کے باوجود خوفناک چیخیں نیزوں کی انیوں کی طرح اس کے رگ و پے میں اترتی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں۔ ان چیخوں کو برداشت کرنے کے لئے عمرو دوہرا ہوا جا رہا تھا۔ وہ زمین پر اکڑوں بیٹھ گیا تھا اور اس نے اپنا سر گھٹنوں میں دبا لیا تھا۔ مگر چیخوں کا طوفان کسی طرح رکنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اور اب عمرو کے منہ سے بھی بے اختیار چیخیں نکلنے لگی تھیں۔

"قابورا ان چیخوں کو روکو۔ قابورا"۔ عمرو نے آنکھیں اور کان بند رکھ کر حلق کے بل زور زور سے چیختے ہوئے کہا۔

مکولا سانپ کے کہنے کے مطابق پہلے پاتال کے پہلے طلسم میں بدروحوں کے چیخنے کی خوفناک آوازیں تھیں۔ اس طلسم میں بدروحیں اس قدر ہولناک آواز میں چیخیں مارتی تھیں کہ کانوں کے پردوں کے ساتھ انسانی دماغ بھی پھٹ جاتا تھا۔

مکولا سانپ نے عمرو کو بتایا تھا کہ ان چیخوں سے بچنے کے لئے وہ کچھ بھی کر لے۔ کانوں میں چاہے روئی ٹھونس لے لیکن وہ ان چیخوں سے نہیں بچ سکے گا۔ اسے نہ صرف ان چیخوں کو برداشت کرنا پڑے گا بلکہ اسے ایک سو مرتبہ، قابورا ان چیخوں کو روکو کے الفاظ کہنے ہوں گے۔ جب تک وہ اس جملے کو سو مرتبہ نہیں دوہرائے گا چیخیں نہیں رکیں گی۔ اس لئے عمرو عیار چیخ چیخ کر قابورا ان چیخوں کو روکو کے الفاظ دوہرا رہا تھا۔

مکولا سانپ نے عمرو کو یہ بھی بتایا تھا کہ اگر وہ

زمین پر اکڑوں بیٹھ کر اپنا سر گھٹنوں میں دبا لے گا تو ان خوفناک چیخوں سے اس کے کان کے پردے اور دماغ پھٹنے سے بچ جائے گا۔ اسے بس ان چیخوں کو کسی بھی طرح برداشت کرنا تھا۔ مگر چیخیں ناقابل برداشت تھیں۔ عمرو نے پورے زور سے گھٹنوں سے کان دبا رکھے تھے اور زور زور سے قابورا ان چیخوں کو روکو کے الفاظ کہتا جا رہا تھا۔ تیز اور انتہائی کربہہ چیخوں کی آواز اس کے برداشت سے باہر ہوتی جا رہی تھی۔ یہاں تک کہ عمرو کا سارا جسم لرزنا شروع ہو گیا تھا۔ اس کے باوجود عمرو عیار چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔

"قابورا ان چیخوں کو روکو۔ قابورا ان چیخوں کو روکو"۔ پھر جیسے ہی اس نے سو بار یہ جملہ کہا تو اچانک چیخوں کی آوازیں رک گئیں۔

چیخوں کی آوازیں رک گئی تھیں لیکن ان چیخوں کی آوازیں بازگشت کی طرح عمرو کے کانوں میں گونج رہی تھیں۔ اس کا جسم بدستور لرز رہا تھا اور اس نے ابھی تک اپنے سر کو گھٹنوں میں چھپا رکھا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ عمرو کا ذہن اعتدال پر آنے لگا۔

عمرو نے سر اٹھایا تو ہر طرف پہلے کی طرح گہری خاموشی چھا چکی تھی۔ سارے کا سارا میدان خالی تھا۔ عمرو عیار کے کان ابھی تک سائیں سائیں کر رہے تھے اور اس کا چہرہ بری طرح سے بگڑا ہوا تھا۔

یہ عمرو عیار ہی تھا جس نے اس قدر خوفناک اور لرزا دینے والی چیخوں کی برداشت کر لیا تھا۔ اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو ان چیخوں سے اس کے کانوں کے پردوں کے ساتھ یقینی طور پر اس کے دماغ کی رگیں بھی پھٹ گئی ہوتیں۔

"عمرو تیار ہو جاؤ۔ تمہارے سامنے دوسرا طلسم کھلنے والا ہے"۔ اچانک عمرو کو زنبیل کے محافظ بونے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے عمرو عیار کے نیچے زمین یکدم نرم ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے دلدل بنتی چلی گئی۔ عمرو عیار اس دلدل میں یکلخت ناف تک دھنس گیا تھا۔ اس دلدل میں سیاہ رنگ کی خوفناک جونکیں تھیں۔ جیسے ہی عمرو کا جسم دلدل میں دھنسا اسی لمحے اس کے جسم سے بے شمار جونکیں چمٹ گئیں۔ عمرو عیار کے حلق سے دلدوز چیخ نکلی اور اس

نے دونوں ہاتھوں سے اپنے جسم پر چمٹی ہوئی جونکوں کو کھینچنا شروع کر دیا۔ لیکن وہ جس قدر جونکوں کو نوچ کر پھینکتا اسی قدر اور جونکیں اس سے چمٹ جاتیں۔ یہاں تک کہ کئی جونکیں رینگتی ہوئیں عمرو کی گردن اور اس کے چہرے پر بھی آ گئی تھیں اور انہوں نے کانٹے چبھو کر عمرو عیار کا خون چوسنا شروع کر دیا تھا۔ شدید اذیت اور تکلیف سے عمرو عیار حلق پھاڑ پھاڑ کر چیخ رہا تھا۔ اس کا جسم آہستہ آہستہ دلدل میں اترتا جا رہا تھا۔ عمرو عیار کے ہاتھ تیزی سے ہل رہے تھے - وہ پاگلوں کی طرح چیختا ہوا اپنے جسم سے چمٹی ہوئی جونکوں کو اتار رہا تھا۔ تیزی سے ہاتھ پیر چلانے کی وجہ سے عمرو کی دلدل میں اترنے کی رفتار تیز ہو گئی تھی۔ اب وہ سینے تک دلدل میں اتر گیا تھا۔

پھر اچانک عمرو کو مکولا سانپ کی کہی ہوئی بات یاد آ گئی۔ مکولا سانپ نے عمرو کو اس دلدل کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا تھا کہ اس دلدل اور دلدل کی خون آشام جونکوں سے بچنے کے لئے عمرو کو اذیت

برداشت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا سانس روکنا ہوگا۔ اس کے سانس روکنے کی وجہ سے اس کے جسم سے ساری جونکیں خود بخود جھڑ جاتیں اور اس کا جسم اس قدر گرم ہو جاتا کہ وہ جس دلدل میں تھا وہ دلدل بھی خشک ہو جاتی۔ جیسے جیسے دلدل خشک ہوتی جاتی اس کا دلدل میں دھنسا ہوا جسم دلدل سے باہر آ جاتا۔ سانس کو مسلسل روکے رکھنے کا عمل بے حد مشکل اور سخت تھا۔ وہ بھی اس حالت میں جب سینکڑوں جونکیں عمرو کے جسم میں اپنے پنجے گاڑے اس کا خون پی رہی تھیں۔ لیکن اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا اس لئے عمرو کو خوفناک اور یقینی موت سے بچنے کے لئے ایسا کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ عمرو نے ایک دو بار زور زور سے سانس لیا اور پھر دانتوں پر دانت جما کر اس نے اپنا سانس روک لیا۔ سانس روکتے ہوئے عمرو نے اپنے جسم کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دیا تھا۔ جسم ڈھیلا چھوڑنے کی وجہ سے عمرو کا دلدل میں دھنسنے کا عمل رک گیا تھا۔ پھر چند لمحے عمرو نے اسی طرح سانس روکے رکھا تو واقعی حیرت انگیز طور پر اس کا

جسم گرم ہونا شروع ہو گیا۔ جیسے جیسے اس کا جسم گرم ہوتا جا رہا تھا اس کے جسم سے چمٹی ہوئی جونکیں گرتی جا رہی تھیں۔

مسلسل سانس روکنے کی وجہ سے عمرو عیار کا برا حال ہو رہا تھا۔ اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا اور عمرو کو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اگر اس نے اسی طرح کچھ دیر اور سانس روکے رکھا تو اس کا سینہ پھٹ جائے گا۔ مگر عمرو ایک باہمت انسان تھا۔ اس میں برداشت کی قوت بھی بدرجہ اتم موجود تھی اور پھر دلدل اور جونکوں کا طلسم کسی دوسری صورت میں ختم نہیں ہو سکتا تھا اس لئے عمرو کا سانس اسی طرح روکے رکھنا بے حد ضروری تھا۔

اس کا جسم تو گرم ہو رہا تھا مگر اس کے جسم سے ابھی تک پسینے کی ایک بوند بھی نہیں نکلی تھی۔ اس کے جسم سے ساری جونکیں جھڑ چکی تھیں۔ طلسمی دلدل عمرو کے جسم کے گرم ہونے کی وجہ سے واقعی اس کے اردگرد سے خشک ہونا شروع ہو گئی تھی۔ دلدل سے ہلکی ہلکی بھاپ اٹھ رہی تھی اور اس کے

ساتھ ہی حیرت انگیز طور پر عمرو کا جسم دلدل سے باہر آتا جا رہا تھا۔

چند ہی لمحوں میں عمرو کا جسم ناف تک باہر آ گیا۔ سانس روکے رکھنے کی وجہ سے عمرو عیار کی آنکھیں پھٹنے کے قریب ہو رہی تھیں اور اس کی آنکھوں میں نمی آ گئی تھی۔ اس کا سینہ پھٹ رہا تھا اور اس کے دل کی دھڑکن اس قدر تیز ہو گئی تھی جیسے دل ابھی سینہ توڑ کر باہر آ گرے گا۔ عمرو کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دلدل آہستہ آہستہ اسے باہر دھکیل رہی ہو۔ عمرو کے دلدل سے باہر آنے کی رفتار بے حد سست تھی جس کی وجہ سے عمرو کو سانس روکنا مشکل ہو گیا تھا۔

اب عمرو عیار کا جسم بری طرح سے لرزنے لگا تھا۔ اس کی پنڈلیاں دلدل سے باہر آ گئی تھیں اور اس کے اردگرد کافی حد تک دلدل خشک ہو گئی تھی۔

عمرو عیار کے ذہن میں بھونچال آیا ہوا تھا۔ اس کے سارے جسم کا خون سمٹ کر جیسے اس کے چہرے اور آنکھوں میں آ گیا تھا۔ اب عمرو عیار کو لگ رہا تھا کہ اس نے سانس نہ لیا تو سچ مچ اس کا سینہ

پھٹ جائے گا۔ اس کے علاوہ عمرو کا جسم اس حد تک گرم ہو گیا تھا کہ عمرو کو یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ دلدل کی بجائے کسی جلتے ہوئے تنور میں ہو۔

عمروعیار کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے۔ اس قدر سخت اور کٹھن مرحلے سے وہ آج تک نہیں گزرا تھا۔ اس طلسم سے بچنے کے لئے عمروعیار کی زنبیل میں بھی کوئی ایسی کراماتی چیز موجود نہیں تھی جس کی وہ مدد لے کر اس دلدل سے باہر آ جاتا۔

عمرو نے آنکھیں بھی سختی سے بند کر لی تھیں۔ پھر اس سے سانس روکے رکھنا جب ناقابل برداشت ہو گیا تو اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے اچانک سانس چھوڑ دیا۔ اچانک سانس چھوڑنے کی وجہ سے اس کے منہ اور نتھنوں سے جنگلی سانڈ کے سانس لینے کے انداز میں آواز نکلی تھی اور پھر عمروعیار کا سینہ لوہار کی دھونکنی کی طرح چلنے لگا۔

یہ عمروعیار کی قسمت ہی تھی کہ اس نے جس وقت سانس چھوڑا تھا اس وقت تک طلسمی دلدل پوری طرح سے خشک ہو چکی تھی اور اس کے دونوں

پیر بھی دلدل سے باہر آ گئے تھے۔ عمرو نے سانس چھوڑا تو وہ جیسے بے دم ہو کر زمین پر گر گیا تھا اور زور زور سے سانس لے رہا تھا۔

اپنے سانسوں کو بحال کرنے میں اسے کافی وقت لگا تھا۔ مگر جب اس کا سانس بحال ہوا تو وہ خود کو دلدل سے باہر اور دلدل کو خشک دیکھ کر خوش ہو گیا۔ خود کو صحیح سلامت اور دلدل سے باہر دیکھ کر عمرو بے اختیار اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانے لگا۔ اس خوفناک مرحلے میں واقعی عمرو کی اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی تھی ورنہ جس وقت عمرو نے سانس چھوڑا تھا اسے یوں لگ رہا تھا کہ اب اسے موت کے جبڑوں سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکے گی۔ مگر ایسا نہ ہوا تھا۔ عمرو نے عین اس وقت سانس چھوڑا تھا جب اس کے پیر تک دلدل سے نکل آئے تھے اور دلدل پوری طرح سے خشک ہو گئی تھی۔ دلدل سے باہر آتے اور سانس لیتے ہی عمرو کا گرم جسم دوبارہ پہلی حالت میں آ گیا تھا۔

بہت خوب آقا۔ اس مرحلے میں آپ کو سخت

اذیت کا سامنا کرنا پڑا تھا آقا لیکن بہرحال آپ نے جس ہمت اور حوصلے کا ثبوت دیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ نے اپنی ہمت اور حوصلے سے اس پاتال کے دوسرے مرحلے کو بھی شکست دے دی ہے۔ آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید اس قدر سخت اور کڑے امتحان سے گزرنا اس کے بس میں نہ ہوتا"۔ عمرو کو زنبیل کے محافظ بونے کی آواز سنائی دی۔

"پاتال کا تیسرا مرحلہ ان دونوں مرحلوں سے زیادہ سخت اور خوفناک ہے محافظ بونے"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں آقا۔ تیسرا مرحلہ واقعی پہلے دو مرحلوں سے زیادہ خوفناک اور سخت ہے۔ لیکن اس مرحلے میں آپ کو تکلیف اور اذیت نہیں سہنا پڑے گی۔ اس مرحلے سے بچنے کے لئے مکولا سانپ آپ کو بتا چکا ہے کہ آپ کو کیا کرنا ہے۔ آپ اس کے کہنے پر عمل کریں تو تیسرا مرحلہ بھی ختم ہو جائے گا اور آپ بخیروعافیت پاتال کی دوسری تہہ کے

روازے تک پہنچ جائیں گے"۔ محافظ بونے نے واب دیتے ہوئے کہا۔

"اس مرحلے میں ہر طرف گہری تاریکی چھا جائے ۔ اس تاریکی میں میں سلیمانی سرمے کی مدد سے بھی نہیں دیکھ سکوں گا۔ پھر اندھیرے میں مجھ پر روں طرف سے تیر برسائے جائیں گے۔ مجھے ہر حال ں ان تیروں سے بچنا ہوگا۔ اگر ان میں سے ایک بھی مجھے چھو گیا تو اس کے زہر کی وجہ سے میرا م اسی وقت پانی بن کر بہہ جائے گا۔ مکولا سانپ کہا تھا کہ میں ان تیروں سے بچنے کے لئے فوری ر پر کمر کے بل زمین پر لیٹ جاؤں۔ زمین پر لیٹنے میں وقتی طور پر ان تیروں کا شکار ہونے سے بچ ؤں گا مگر ان تیروں کو روکنے کے لئے مجھے اپنے اوپر گزرتے ہوئے کسی ایک تیر کو پکڑنا ہوگا۔ کسی تیر کو پکڑ کر میں اس کو توڑ کر اس کے دو ے کروں گا تو تیروں کا سلسلہ رک جائے گا اور را مرحلہ بھی فتح ہو جائے گا۔ مکولا سانپ نے یہ کہا تھا کہ اگر میں تین کوششوں میں کسی تیر کو

پکڑنے میں کامیاب نہ ہو سکا تو ان تیروں کا رخ میری
کی طرف ہو جائے گا اور سارے کے سارے تیر
میرے جسم میں گھس جائیں گے۔ اس کے بعد کیا ہو گا
وہ میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں"۔ عمرو نے کہا
سانپ کی باتیں دوہراتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ
زنبیل کا محافظ بونا عمرو کی بات کا کوئی جواب دیتا
اچانک وہاں گہرا اندھیرا چھا گیا۔ اندھیرا اس قدر گہرا
تھا کہ اس بار عمرو کو سلیمانی سرمے کی وجہ سے بھی کچھ
دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اچانک اندھیرا چھا جانے کی
وجہ سے عمرو بوکھلا گیا تھا۔ اسی لمحے سائیں کی آواز کے
ساتھ عمروعیار کے سر کے قریب سے کوئی چیز گزرتی
چلی گئی اور پھر اچانک وہاں سائیں سائیں کی آوازیں
پیدا ہوئیں اور عمروعیار کے حلق سے بے اختیار چیخ
نکل گئی۔

اندھیرا ہوتے ہی اچانک ہر طرف سے سنسناتے
ہوئے تیروں کی بارش ہونا شروع ہو گئی تھی۔ دو تین
تیر سنسناتے ہوئے عمرو کے اردگرد سے گزرے تو عمرو
کسی بھی طرح اپنے حلق سے نکلنے والی چیخ کو نہ روک
سکا تھا۔ عمرو نے جلدی سے خود کو زمین پر گرا لیا اور
زمین سے یوں چپک گیا جیسے زمین نے اسے جکڑ لیا
ہو۔

عمرو نے خود کو زمین پر کمر کے بل گرایا تھا۔ اس
لئے اس طرح گرنے کی وجہ سے اسے چوٹ تو ضرور
لگی تھی مگر خیریت گزری تھی کہ اسے ابھی تک کوئی

بھی زہریلا تیر چھو کر نہیں گزرا تھا۔ تیر سنسناتے ہوئے اس کے اوپر سے گزر رہے تھے۔ گھپ اندھیرا ہونے کی وجہ سے عمرو کو تیر دکھائی بھی نہیں دے رہے تھے۔ تیر عمرو کے دائیں بائیں سے گزر رہے تھے ان کی سائیں سائیں کی آوازوں سے عمرو کو اندازہ ہو رہا تھا کہ تیر اس کے جسم سے کچھ ہی اوپر سے گزر رہے تھے۔ عمرو چند لمحے اسی طرح زمین پر پڑا رہا پھر اس نے اچانک اپنا دایاں ہاتھ آہستہ آہستہ اوپر اٹھا لیا۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ان تیروں کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا جو برق رفتاری سے اس کے اوپر سے گزرتے جا رہے تھے۔

عمرو نے اچانک جھپٹا مار کر اوپر سے گزرنے والے تیر کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ تیر نہ پکڑ سکا عمرو نے جلدی سے ہاتھ نیچے کر لیا تھا ورنہ کوئی دوسرا تیر اس کے ہاتھ میں پیوست ہو جاتا اور عمرو عیار تیر پر لگے زہر کا شکار ہو کر اسی لمحے پانی بن کر بہہ جاتا۔

عمرو نے چند لمحے انتظار کیا اور ایک بار پھر اس نے ہوا میں جھپٹا مارا کہ شاید کوئی تیر اچانک اس کے

ہاتھ میں آ جائے مگر اس کی دوسری کوشش بھی ناکام رہی تھی۔ اب تو عمرو عیار کا دل بے اختیار دھڑکنے لگا۔ اس کے پاس صرف ایک موقع تھا۔ اگر تیسری بار بھی وہ کسی تیر کو دبوچنے میں ناکام ہو جاتا تو اس کے اوپر سے گزرنے والے تیروں کا رخ اس کی طرف ہو جاتا اور عمرو کے جسم میں ان گنت تیر گھس جاتے جس سے عمرو کو ہلاک ہونے سے کوئی طاقت نہیں بچا سکتی تھیں۔

عمرو کچھ دیر سوچتا رہا کہ اسے اب کیا کرنا چاہئے کہ اچانک اسے اسم اعظم کا خیال آ گیا۔ اسم اعظم کا خیال آتے ہی اس نے دل ہی دل میں اسم اعظم کا ورد کیا۔ اور آنکھیں بند کر کے اس بار اس نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور پھر اس نے دونوں ہاتھ اس انداز میں ہوا میں مارے جیسے وہ اڑتی ہوئی مکھیوں کو پکڑنے کی کوشش کر رہا ہو۔ اس بار عمرو عیار کے ہاتھ ایک تیر آ گیا۔ جیسے ہی عمرو نے ہوا میں اڑتے ہوئے تیر کو دبوچا اس نے جلدی سے دونوں ہاتھ نیچے کر لئے

تیر کو اپنے ہاتھ میں محسوس کر کے عمرو کے جسم میں سرشاری کی لہریں دوڑتی چلی گئی تھیں۔ اندھیرے میں اسی طرح بے شمار تیروں میں سے کسی ایک تیر کو دبوچنا ناممکنات میں سے تھا مگر عمرو نے اسم اعظم کی بدولت اس ناممکن کو بھی ممکن کر دیا تھا۔ جو اس کی بہت بڑی کامیابی تھی۔

عمرو کے چہرے پر بے پناہ خوشی جھلک رہی تھی۔ اس نے تیر کو دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور اسے ایک جھٹکے سے توڑ دیا۔ جیسے ہی اس نے تیر کو توڑا اسی لمحے سائیں سائیں کی آوازیں آنا بند ہو گئیں۔ جس کا مطلب تھا کہ اندھیرے میں جو زہریلے تیر چل رہے تھے وہ چلنا بند ہو گئے تھے۔ عمرو بدستور اسی جگہ لیٹا رہا۔ اندھیرے میں تیروں کی سنسناہٹ کی آوازیں تو نہیں آ رہی تھی مگر عمروعیار کو جیسے ابھی تک اس بات پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ تیروں کی بارش رک چکی ہے۔ مگر پھر اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے سے اندھیرا دور ہونے لگا۔ عمرو کو اب واضح طور پر نظر آنا شروع ہو گیا تھا۔ وہ ایک ہال نما بہت بڑے

کمرے میں لیٹا ہوا تھا۔ اس ہلکی روشنی میں عمرو کو دیواروں میں سینکڑوں تیر گڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے مگر ہوا میں کوئی تیر نہیں اڑ رہا تھا۔ یہ دیکھ کر عمرو جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ ٹھیک اسی لمحے ایک تیز چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

عمروعیار نے پاتال کی پہلی تہہ کے تینوں طلسمات کا خاتمہ کر دیا ہے۔ افسوس، عمروعیار کے سامنے سامری جادوگر کے طلسمات بھی قائم نہ رہ سکے۔ یہ آواز ختم ہوئی تو ایک اور چیختی ہوئی آواز ابھری۔

پاتال کی پہلی تہہ کے طلسمات کے خاتمے کے بعد اب عمروعیار کو پاتال کی دوسری تہہ میں جانا ہوگا۔ جس کے لئے عمروعیار کے سامنے برف کا دروازہ لایا جا رہا ہے۔ اس آواز کے ساتھ ہی کوندا سا لپکا اور دوسرے ہی لمحے عمرو کے سامنے روشنی پھیل گئی۔

اس بار عمرو پھر ایک کمرے میں آ گیا تھا۔ کمرے کی زمین، چھت اور دیواریں جیسے شیشے کی بنی ہوئی تھیں۔ جس سے آر پار آسانی کے ساتھ دیکھا جا سکتا

تھا۔ شیشے کی وہ دیواریں اور زمین اصل میں برف کی تھیں۔ جن کے نیچے ہر طرف پانی ہی پانی نظر آ رہا تھا۔ عمرو جیسے ہی اس کمرے میں نمودار ہوا اسے شدید سردی کا احساس ہونے لگا۔

"آقا، اس سردی سے بچنے کے لئے آپ سرخ گولی منہ میں رکھ لیں۔ اس گولی سے آپ کے جسم میں گرمی آ جائے گی اور آپ کو سردی نہیں لگے گی"۔ زنبیل سے محافظ بونے کی آواز سنائی دی تو عمرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے زنبیل سے ایک سرخ گولی نکالی اور اسے منہ میں رکھ لیا۔ جیسے ہی اس نے سرخ گولی منہ میں رکھی اسے اپنے جسم میں حرارت سی دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔

برف کے بنے ہوئے فرش پر ایک دروازے کا نشان صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اس دروازے پر برف کا بنا ہوا بڑا سا تالا لگا تھا۔ دوسرے پاتال میں آتے ہی عمرو عیار کی ساری طاقتیں جیسے پھر سے بحال ہو گئی تھیں۔ اسے ذرا بھی تھکاوٹ کا احساس نہیں ہو رہا تھا۔ عمرو عیار چونکہ پاتال میں سفر کر رہا تھا جس کی

وجہ سے اسے دن اور رات کا بھی پتہ نہیں تھا۔ اسے نہ ہی تھکاوٹ کا احساس ہو رہا تھا اور نہ ہی اس پر نیند نے غلبہ پایا تھا اور نہ ہی اسے بھوک پیاس کی طلب محسوس ہو رہی تھی۔ وہ بالکل ہشاش بشاش تھا۔

"کیا سوچ رہے ہو آقا، زمین کی تہہ کا دوسرا دروازہ کھولو اور زینے اتر جاؤ"۔ زنبیل کے محافظ بونے نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا کر زنبیل سے برف کی چابی نکالی اور زمین پر دروازے کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ اس نے برف کی چابی سے برف کا بنا ہوا تالا کھولا تو دروازے کا کنڈا خود بخود کھل گیا اور برف کا بنا ہوا دروازہ پہلے دروازے کی طرح خود بخود صندوق کے کسی ڈھکن کی طرح کھلتا چلا گیا۔ اس دروازے کے خلا میں بھی طویل زینہ جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ مگر سارے کا سارا زینہ پانی سے بھرا ہوا تھا۔

"اوہ، اس تہہ میں تو پانی ہی پانی ہے۔ کیا مجھے اس پانی میں اترنا ہوگا"۔ عمرو نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں آقا، یہ سرد پانی ہے۔ آپ بے فکر ہو کر زینے اتر جائیں۔ آپ نے منہ میں جو سرخ گولی رکھی ہوئی ہے اس کی وجہ سے آپ کو سردی کا احساس تک نہ ہوگا۔ اس گولی کی وجہ سے آپ پانی میں آسانی سے سانس لے سکتے ہیں"۔ زنبیل کے محافظ بونے نے کہا۔

"کیا ان زینوں کی تعداد بھی ایک ہزار ہے"۔ عمرو نے پوچھا۔

"ہاں آقا، پاتال کی ہر تہہ میں اسی طرح کے زینے ہیں اور ہر تہہ کے زینوں کی تعداد ایک ہزار ہے"۔ زنبیل کے محافظ بونے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے پہلے زینوں کی طرح نیچے اتر کر مجھے آخری زینے پر پھر رکنا ہوگا۔ مکولا سانپ ہی اس پاتال کے طلسمات کے بارے میں بتائے گا"۔ عمرو نے کہا۔

"ہاں، آقا پاتال کی ہر تہہ میں اتر کر آپ کو آخری زینے پر رک کر مکولا سانپ سے طلسمات کے راز جاننا ہوں گے"۔ زنبیل کے محافظ بونے نے کہا۔

"کیا اس زمین کے طلسمات بھی پہلے طلسمات کی طرح سخت اور خوفناک ہوں گے"۔ عمرو نے پوچھا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں آقا۔ اس کا جواب تو آپ کو مکولا سانپ ہی دے سکتا ہے"۔ زنبیل کے محافظ بونے نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر عمرو نے زنبیل سے وہی مشعل نکالی اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر زینوں کی طرف بڑھ گیا۔ جیسے ہی وہ چند زینے اتر کر نیچے گیا اس کے اوپر برف کا دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ عمرو عیار اس وقت پوری طرح سے پانی میں ڈوبا ہوا تھا۔ لیکن نہ ہی اسے سردی کا احساس ہو رہا تھا اور نہ پانی میں اسے سانس لینے میں کوئی مشکل پیش آ رہی تھی۔

پانی میں موجود زینہ برف کا بنا ہوا تھا۔ عمرو جس زینے سے نیچے اترتا پچھلا زینہ پانی بن کر پانی میں مل جاتا۔

ان زینوں کو بھی اترتے ہوئے عمرو عیار کا برا حال ہو گیا تھا۔ آخرکار وہ آخری زینے پر آ کر رک گیا۔

ان زینوں پر عمرو کے سامنے کوئی سانپ وغیرہ نمودار نہیں ہوا تھا اور نہ ہی وہاں اندھیرا چھایا ہوا تھا جس کی وجہ سے عمرو کو مشعل لکڑی جلانے کی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی۔

آخری زینے پر آتے ہی عمرو نے زنبیل سے ککولا سانپ والی بوتل نکال لی۔

"اوہ، تو تم نے پاتال کی پہلی تہہ کے تینوں طلسمات عبور کر لئے ہیں"۔ عمرو نے جیسے ہی زنبیل سے بوتل نکالی ککولا سانپ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں، وہ طلسمات بے حد سخت اور خوفناک تھے مگر میرا نام عیار زماں، موت جادوگراں، شعلہ رواں عمرو عیار ہے۔ میرے سامنے بھلا وہ طلسمات کیا حیثیت رکھتے تھے"۔ عمرو نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ان طلسمات کو تم نے پہلی بار فتح کیا ہے عمرو عیار۔ واقعی تم بے پناہ خوبیوں کے مالک ہو"۔ ککولا سانپ نے عمرو کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو عمرو عیار کا چوڑی جتنا سینہ فخر سے کئی انچ پھول گیا۔

"مجھے پاتال کی دوسری تہہ کے طلسمات کے بارے میں بتاؤ۔ میں ان کو بھی فتح کر لوں گا"۔ عمرو نے کہا۔

"ان طلسمات میں تمہارے سامنے تین بونے آئیں

گے عمروعیار۔ وہ تم سے ایک ایک سوال پوچھیں گے۔ تم جس بونے کے سوال کا جواب دو گے وہ بونا اسی وقت جل کر راکھ بن جائے گا۔ اگر تم نے تینوں بونوں کے سوالوں کے جواب دے دیئے تو تم پاتال کی دوسری تہہ کے طلسمات پر بھی فتح پا لو گے اور اگر تم ان میں سے کسی ایک بونے کے سوال کا جواب نہ دے پائے تو اس بونے کی جگہ تم جل کر بھسم ہو جاؤ گے"۔ مکولا سانپ نے کہا۔

"اوہ، ان بونوں کے سوال کیا ہوں گے۔ کیا تم مجھے وہ سوال اور ان کے جواب نہیں بتاؤ گے"۔ عمرو نے چونک کر کہا۔

"نہیں عمروعیار، میں ان بونوں کے سوالوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ وہ بونے اپنی مرضی اور اپنی سوچ کے مطابق تم سے سوال کریں گے اور تم کو بھی ان کے سوالوں کے جواب اپنی عقل اور ذہانت سے دینے ہوں گے"۔ مکولا سانپ نے جواب دیا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ مجھے تو بتایا گیا تھا کہ تم پاتال

کے طلسمات کا ہر راز جانتے ہو۔ پھر تمہیں ان بونوں کے سوالوں کا کیوں نہیں پتہ"۔ عمرو نے حیران ہو کر کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں عمروعیار۔ ان طلسمات کو بناتے ہوئے سامری جادوگر نے ان بونوں کو ہی اختیار دیا تھا کہ اگر کوئی پہلے طلسمات کا خاتمہ کر کے ان طلسمات میں آ جائے گا تو وہ اس سے اپنی مرضی سے سوال کریں گے اور وہ ایسے سوال کریں گے کہ کوئی بھی ان سوالوں کا جواب نہ دے سکے"۔ مکولا سانپ نے کہا۔ اس کی بات سن کر عمرو کی پیشانی پر لاتعداد شکنیں پھیل گئیں۔

"اوہ۔ پھر تو بڑی مشکل ہو جائے گی۔ اگر میں ان بونوں کے سوالوں کا صحیح جواب نہ دے پایا تو"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم جل کر اسی وقت ہلاک ہو جاؤ گے"۔ مکولا سانپ نے لاپرواہی سے کہا۔

"ہونہہ، کہیں تم میرے ساتھ دھوکہ تو نہیں کر رہے"۔ عمرو نے مکولا سانپ کو غصیلی نظروں سے

گھورتے ہوئے کہا۔

"کیا ہو گیا ہے تمہیں عمرو عیار۔ اگر میں تم سے دھوکہ کروں گا تو میں اسی وقت جل کر راکھ نہ بن جاؤں گا"۔ مکولا سانپ نے جھلا کر کہا تو عمرو نے اس کی بات سن کر جبڑے بھینچ لئے۔

"تم ناگ دیوتا کی قسم کھا کر کہو کہ تم جھوٹ نہیں بول رہے اور تمہیں واقعی ان بونوں کے سوالوں کے بارے میں کچھ نہیں معلوم"۔ عمرو نے شک بھرے لہجے میں کہا۔ اسے نجانے کیوں محسوس ہو رہا تھا کہ اس بار مکولا سانپ اس سے جھوٹ بول رہا ہے۔ مکولا سانپ نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ناگ دیوتا کی قسم کھا کر کہا کہ وہ جھوٹ نہیں بول رہا تو عمرو عیار اور زیادہ پریشان لیا۔

"اب میں کیا کروں۔ نجانے ان بونوں کے سوال کیا ہوں گے"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے کچھ سوچ کر مکولا سانپ کو زنبیل میں ڈال دیا۔

"زنبیل کے محافظ بونے۔ کیا اس معاملے میں تم

ی کوئی مدد کر سکتے ہو"۔ عمرو نے کسی خیال کے
ن زنبیل کے محافظ بونے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں آقا۔ جب مکولا سانپ آپ کو ان سوالوں
ے بارے میں کچھ نہیں بتا سکا تو میں بھلا آپ کو کیا
سکتا ہوں"۔ زنبیل سے محافظ بونے کی آواز سنائی
ی۔

"کیا سنہری تختی یا بولنے والی گڑیا بھی مجھے کچھ
یں بتا سکتیں"۔ عمرو نے پریشانی کے عالم میں
ونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پاتال کے طلسمات کے بارے میں سوائے مکولا
انپ کے اور کوئی آپ کی مدد نہیں کر سکتا آقا"۔
بیل کے محافظ بونے نے کہا۔

"ہونہہ۔ پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا"۔ عمرو نے سر
ٹک کر کہا۔ ساتھ ہی اس نے زینے سے نیچے قدم رکھ
ئے۔ جیسے ہی وہ زینے سے اترا اسی لمحے زینہ پانی
کر بہہ گیا اور ساتھ ہی عمرو کے اردگرد سے پانی
ب ہو گیا۔ عمرو جس جگہ کھڑا تھا اس حصے میں اور
کے اردگرد کچھ فاصلے پر روشنی ہو رہی تھی۔ باقی ہر

طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ جیسے ہی عمرو نے زمین پر قدم رکھا اسی لمحے ایک جھماکا ہوا اور عمرو کے سامنے ایک بالشت بھر کا بونا آگیا۔ بونا سیاہ رنگ کا تھا۔ اس کا سر گنجا اور اس کی داڑھیں مونچھیں بے حد بڑھی ہوئی تھیں۔ اس بونے نے زیریں حصے پر زرد رنگ کا جانگیہ پہن رکھا تھا۔

بونے کی آنکھیں گول اور خون آلود تھیں۔ وہ شیطان بونا معلوم ہو رہا تھا۔

"تو تم پاتال کی پہلی تہہ کے طلسمات کو فنا کر کے یہاں پہنچ گئے ہو"۔ شیطان بونے نے عمرو کی جانب خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں، میں پہلے طلسمات کی طرح پاتال کی اس تہہ کے بھی طلسمات کو ختم کر دوں گا۔ میرا نام عمروعیار ہے۔ خواجہ عمروعیار"۔ عمرو نے سنجیدگی سے کہا۔

"ان طلسمات کو فنا کرنے کے لئے تمہیں میرے شانگو بونے، اور زنگو بونے کے سوالوں کے جواب دینے ہوں گے عمروعیار"۔ شیطان بونے نے کہا۔

"تمہارا کیا نام ہے"۔ عمرو نے شیطان بونے کی دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ماشو بونا"۔ شیطان بونے نے عمرو کو اپنا نام

"تمہارا سوال کیا ہے"۔ عمرو نے اس کی جانب نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو عمروعیار۔ اگر تم میرے سوال کا درست نہ دے پائے تو تم اسی لمحے جل کر راکھ ہو گے"۔ ماشو بونے نے عمرو کو خونی نظروں سے ہوئے کہا۔

"اور اگر میں نے تمہارے سوال کا درست جواب دیا تو تم جل کر بھسم ہو جاؤ گے"۔ عمرو نے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ ماشو بونے کے سوال کا جواب دینا تم جیسے معمولی انسان کے بس کی نہیں ہے"۔ ماشو بونے نے جواباً زہر بھرے لہجے کہا۔

"سوال پوچھو سوال۔ باتوں میں اپنا اور میرا وقت

ضائع مت کرو"۔ عمرو نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے تو پھر سنو میرا سوال اور مجھے اس
فوراً جواب دو"۔ ماشو بونے نے کہا۔ اسی لمحے اچانک
آگ کا ایک شعلہ سا چمکا اور وہ عمرو اور ماشو بو
کے سروں کے اوپر معلق ہو گیا۔

"آگ کا شعلہ نمودار ہو گیا ہے عمرو عیار۔ اگر
نے میرے سوال کا درست جواب دے دیا تو یہ شع
مجھ پر آ گرے گا اور میں اسی لمحے جل کر راکھ ہو جا
گے۔ اگر تم نے میرے سوال کا جواب نہ دیا
سوال کا جواب غلط ہوا تو یہ شعلہ تم پر گر جائے گا
ماشو بونے نے کہا۔

"اپنا سوال بتاؤ"۔ عمرو نے بے خوفی سے کہا۔

"یہ بتاؤ عمرو کہ تمہاری دنیا کے آسمان پر ستارو
کی تعداد کتنی ہے"۔ ماشو بونے نے زہریلے انداز
مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس سوال کا جواب معلوم ہے"۔ عمرو
ماشو بونے کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں معلوم ہے۔ کیوں"۔ ماشو بونے نے حیرا

ے کہا۔

"نہیں، میرا دعویٰ ہے کہ تم خود بھی اس سوال کا
جواب نہیں جانتے"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری بھول ہے عمرو عیار۔ مجھے اس سوال کا
جواب معلوم ہے"۔ ماشو بونے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں، تم نہیں جانتے کہ آسمان پر ستاروں کی
تعداد کتنی ہے"۔ عمرو نے اسی انداز میں کہا۔

"میں نے جب کہا ہے کہ میں جانتا ہوں تو یقیناً
جانتا ہوں"۔ ماشو بونے نے اور زیادہ غصے میں آتے
ہوئے کہا۔

"جھوٹ مت بولو ماشو بونے۔ تم نہیں جانتے"۔
عمرو نے ماشو بونے کو اور زیادہ غصہ دلاتے ہوئے کہا۔

"جھوٹ، میں جھوٹ بول رہا ہوں"۔ ماشو بونا
غرایا۔

"ہاں، یہ جھوٹ ہے سراسر جھوٹ"۔ عمرو نے کہا۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے عمرو عیار۔ میں اچھی
طرح سے جانتا ہوں کہ آسمان پر ستاروں کی تعداد کتنی
ہے"۔ ماشو بونے نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"تو بتاؤ، کتنی تعداد ہے آسمان پر ستاروں کی"۔ عمرو نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"زمین پر جس قدر ریت کے ذرات ہیں آسمان پر اتنی ہی ستاروں کی تعداد ہے"۔ ماشو بونے نے غصیلے لہجے میں کہا۔ دوسرے ہی لمحے وہ بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔ جبکہ عمرو عیار اس کی طرف دیکھ کر نہایت زہریلے انداز میں مسکرا رہا تھا۔ عمرو نے ماشو بونے کو اپنی عیاری کے جال میں اس بری طرح سے پھنسا لیا تھا کہ اس نے خود ہی اپنے سوال کا جواب دے دیا تھا۔ جب ماشو بونے کو احساس ہوا کہ عمرو عیار اس کے ساتھ عیاری سے اس کے سوال کا جواب پوچھ چکا ہے تو اس کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔

"تت، تم۔ تم عمرو عیار۔ تم نے عیاری سے مجھ سے میرے ہی سوال کا جواب پوچھ لیا تھا"۔ ماشو بونے نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں، اسی لئے تو لوگ مجھے عمرو عیار کہتے ہیں۔ لیکن تمہارے سوال کا جواب تمہیں مل چکا ہے۔

چونکہ تمہیں جل کر مرنا ہے اس لئے میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ آسمان پر ستاروں کی تعداد زمین پر ریت کے ذرات کے برابر ہے"۔ عمرو نے کہا۔ جیسے ہی عمرو نے یہ الفاظ کہے اسی لمحے ان کے سروں پر معلق آگ کا شعلہ ماشو بونے پر جا پڑا۔ ماشو بونے کے حلق سے ایک ہولناک اور انتہائی کربناک چیخ نکلی اور وہ آگ کا شعلہ بن کر بری طرح سے ناچنے لگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے آگ نے ماشو بونے کو جلا کر راکھ بنا دیا۔

جیسے ہی ماشو بونا جل کر راکھ بنا اسی لمحے روشنی سی چمکی اور ماشو بونے کی جگہ وہاں ایک اور بونا آ نمودار ہوا۔ اس بونے کی شکل و صورت اور قدکاٹھ ماشو بونے جیسا ہی تھا مگر وہ ماشو بونے سے قدرے موٹا تھا اور اس کی ناک بھی پچکی ہوئی تھی۔ اس بونے کا بھی سر گنجا تھا۔

"اوہ، تو تم نے ماشو بونے کو ہلاک کر دیا ہے"۔ موٹے بونے نے وہاں نمودار ہو کر بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ہاں، اب تمہاری باری ہے"۔ عمرو نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"تم مجھے ہلاک نہیں کر پاؤ گے عمرو عیار۔ میرا نام شانگو بونا ہے۔ ماشو بونے نے تم سے جو سوال کیا ہوگا وہ عام اور سادہ سا سوال ہوگا جس کا جواب تمہیں پہلے سے ہی معلوم ہوگا۔ مگر میرا سوال ایسا ہے جس کا جواب تم مر کر بھی نہیں دے سکو گے"۔ شانگو بونے نے عمرو کو نفرت زدہ نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ تمہارے سوال میں ایسی کیا خاص بات ہے جس کا میں جواب نہیں دے سکتا"۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

"خاص بات۔ ہونہہ۔ میرے سوال کا جواب تمہارے فرشتوں کو بھی نہیں معلوم"۔ شانگو بونے نے کہا۔

"تو پھر کسے معلوم ہوگا"۔ عمرو نے کہا۔

"میں تمہاری عیاری میں نہیں آؤں گا عمرو عیار۔ میں تمہیں کسی صورت میں نہیں بتاؤں گا کہ میرے سوال کا جواب کون جانتا ہے"۔ شانگو بونے نے طنزیہ

لہجے میں کہا۔

"تو مت بتاؤ۔ میں نے کونسا تمہاری دم پر پاؤں رکھ دیا ہے"۔ عمرو نے سر جھٹک کر کہا۔ یہ بونا ضرورت سے کچھ زیادہ ہی ہوشیار معلوم ہوتا تھا جس نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ وہ عمرو کی عیاری میں نہیں آئے گا۔ اسی لمحے شعلہ سا چمکا اور ان دونوں کے سروں پر آ کر معلق ہو گیا۔

"میرے سوال کا جواب دینے کے لئے تیار ہو"۔ شانگو بونے نے شعلے کو فضا میں معلق ہوتے دیکھ کر کہا۔

"ہاں، پوچھو"۔ عمرو نے دھڑکتے دل سے کہا۔

"یہ بتاؤ کہ میری عمر کتنی ہے"۔ شانگو بونے نے مسکرا کر عمرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد زہریلا تھا۔

"عمر۔ تم نے اپنی عمر کا سوال پوچھا ہے"۔ عمرو نے چونک کر کہا۔

"ہاں، تمہیں بتانا ہوگا کہ میں کتنے سال اور کتنے ماہ کا ہوں"۔ شانگو بونے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے سوال کا جواب بعد میں دوں گا۔ پہلے تم بتاؤ تم پیدائشی گنجے ہو یا کسی گنجی بونی نے تمہارے سر پر جوتیاں مار مار کر تمہارا سر گنجا کیا ہے"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کسی بونی کی کیا جرأت کہ وہ شانگو بونے کے سر پر جوتیاں مار کر اسے گنجا کر سکے"۔ شانگو بونے نے منہ بنا کر غصے سے کہا۔

"اوہ، اس کا مطلب ہے تم پیدائشی ہی گنجے ہو"۔ عمرو نے یوں سر ہلا کر کہا جیسے وہ سمجھ گیا ہو۔

"ہاں، میں پیدائشی گنجا ہوں۔ تمہیں اس سے مطلب"۔ شانگو بونے نے کہا۔ وہ بھلا عمرو کی عیاری کو کہاں سمجھ سکتا تھا۔ عمرو نے بڑی عیاری سے اس پر اپنی عیاری کا جال ڈالا تھا۔

"شانگو بونے میں جانتا ہوں کہ میں تمہارے سوال کا جواب نہیں دے سکوں گا۔ آگ کا یہ شعلہ مجھے اسی وقت جلا کر بھسم کر دے گا مگر میں مرنے سے پہلے ایک نیکی کا کام کرنا چاہتا ہوں۔ کیا تم مجھے اس کی اجازت دے سکتے ہو"۔ عمرو نے کہا۔

"کیسی نیکی"۔ شانگو بونے نے پوچھا۔

"میرے پاس ایک ایسی دوا ہے۔ جس سے تمہارے سر کے بال اگ سکتے ہیں۔ اگر تمہارے سر پر بال آ جائیں گے تو تم دنیا کے حسین ترین بونوں میں شمار ہو سکتے ہو"۔ عمرو نے کہا۔

"مجھے اپنے سر پر بال اگانے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ میں ایسے گنجا ہی اچھا ہوں"۔ شانگو بونے نے منہ بنا کر کہا۔ اسے اپنی عیاری کے جال میں نہ پھنستے دیکھ کر عمرو دل ہی دل میں اس پر پیچ و تاب کھانے لگا۔

"لیکن میری نیکی کے لئے تو تم ایسا کر سکتے ہو نا۔ دیکھو مر تو میں نے جانا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مرنے کے بعد میں سیدھا جنت میں جاؤں۔ اصل میں میں نے ابھی تک شادی نہیں کی۔ مجھے ایک نیک بزرگ بونے نے بتایا تھا کہ اگر میں نے شادی نہ کی اور ایسے ہی مر گیا تو مجھے جنت میں بھی شادی کے لئے کوئی حور نہیں ملے گی۔ ہاں اگر میں کسی گنجے بونے کے ساتھ نیکی کر کے اس کے سر پر بال اگا

دوں تب مرنے کے بعد کم از کم جنت میں مجھے شادی کے لئے دو حوریں ضرور مل جائیں گی۔ اب میرا مرنے کا وقت قریب آ ہی گیا ہے تو کم از کم مجھے ایک نیکی تو کر لینے دو تاکہ جنت میں مجھے کوئی حور مل جائے اور جنت میں مجھے کنوارہ نہ رہنا پڑے"۔ عمرو نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

شانگو بونا بڑے غور سے عمرو کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے اسے شک ہو کہ عمرو اس سے کوئی عیاری تو نہیں کر رہا۔ مگر عمرو بے حد کائیاں انسان تھا اس نے اپنے چہرے پر ایسی مایوسی اور معصومیت طاری کر رکھی تھی کہ شانگو بونا تو کیا اس کا باپ بھی نہیں سمجھ سکتا تھا کہ عمرو اس سے کیا عیاری کر رہا ہے۔

"ہونہہ اگر ایسی بات ہے تو کر لو نیکی۔ اگا دو میرے سر پر بال"۔ شانگو بونے نے سر جھٹک کر کہا تو عمرو کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"شانگو بونے، میرے پاس جو دوا ہے اس سے تمہاری عمر کے دنوں کے حساب سے تمہارے سر پر بال اگ سکتے ہیں۔ مثلاً تمہاری عمر اگر سو دن ہے تو

ہارے سر پر سو بال اگیں گے۔ اگر تمہاری عمر کے
ن ایک ہزار ہیں تو تمہارے سر پر اس دوا کے
انے سے ایک ہزار بال آ جائیں گے۔ بہرحال تم
پیدائش سے لے کر آج تک کے دن بتاؤ۔ میں
پر ان دنوں کے حساب سے دم کروں گا تو اتنے
ی بال تمہارے سر پر آ جائیں گے۔ یاد رکھنا تمہیں
نوں کی صحیح صحیح تعداد بتانی ہے۔ اگر تم نے کم یا
زیادہ دن بتائے تو دوا کا اثر الٹ جائے گا اور تمہاری
ڑھی مونچھوں کے بال بھی جھڑ جائیں گے۔ اس کے
ساتھ ساتھ تمہارا ایک ہاتھ، ایک ٹانگ اور ایک
کھ بھی غائب ہو جائے گی اور تم بجائے خوبصورت
ونے کے دنیا کے بدصورت ترین بونے بن جاؤ
گے"۔ عمرو نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔

"میں پہلے دن سے لے کر آج کے دن تک پورے
ت ہزار دنوں سے گنجا ہوں"۔ شانگو بونے نے عمرو
عیاری کو نہ سمجھتے ہوئے جلدی سے دنوں کی تعداد
دی۔ شاید اسے بدصورت بونا بننے کا خوف محسوس
گیا تھا جس کی وجہ سے اس نے عمرو کو فوراً دنوں

کی تعداد بتا دی۔ عمرو کا مقصد حل ہو چکا تھا۔ اس نے جلدی جلدی دل میں دنوں کا حساب لگانا شروع کر دیا۔

"کیا سوچ رہے ہو عمرو عیار۔ لگاؤ میرے سر پر وہ دوا تاکہ میرے سر پر سات ہزار بال اگ آئیں"۔ عمرو کو خاموش دیکھ شانگو بونے نے جلدی سے کہا۔

عمرو نے اپنی زنبیل میں ہاتھ مارنا شروع کر دیا۔ وہ اصل میں دنوں کی گنتی کر رہا تھا جس کے لئے اسے کچھ وقت چاہئے تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنے تھیلے میں دوا تلاش کر رہا ہو۔

"اوہ، معاف کرنا شانگو بونے میں وہ دوا اپنے ساتھ لانا بھول گیا ہوں۔ اگر کہو تو میں اپنی دنیا میں واپس جا کر وہ دوا لے آؤں"۔ عمرو نے پریشان ہونے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں، تمہارا اپنی دنیا میں واپس جانا ممکن نہیں ہے۔ تم جھوٹ بول رہے تھے تمہارے پاس ایسی کوئی دوا ہے ہی نہیں۔ تم جان بوجھ کر وقت ضائع کر رہے ہو تاکہ تم کچھ دیر اور زندہ رہ سکو۔ شانگو بونے نے

منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں شانگو بونے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"۔ عمرو نے کہا۔

"بس رہنے دو۔ میرے سوال کا جواب دو"۔ شانگو بونے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا تو سنو۔ تمہاری عمر انیس سال دو ماہ اور پانچ دن ہے"۔ عمرو نے دنوں کے حساب سے دل ہی دل میں سالوں، مہینوں اور دنوں کا حساب لگا کر بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر شانگو بونا بری طرح سے اچھل پڑا۔

"اوہ، اوہ تت۔ تم۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میری عمر انیس سال دو ماہ اور پانچ دن ہے"۔ شانگو بونے نے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے شعلہ شانگو بونے پر گرا اور شانگو بونا آگ میں گھر کر بری طرح سے چیخنے لگا۔ وہ آگ کا شعلہ بنا بری طرح سے ناچتا پھر رہا تھا۔ پھر وہ دھب سے زمین پر گرا اور دیکھتے ہی دیکھتے جل کر راکھ بن گیا۔ شانگو بونے پر شعلے کو گر کر اسے راکھ بناتے دیکھ کر عمرو کے چہرے پر سکون آ

گیا تھا گویا اس نے دنوں کے حساب سے سالوں، مہینوں اور دنوں کا جو حساب لگایا تھا وہ غلط نہیں تھا۔ اس نے چونکہ شانگو بونے کو درست جواب دے دیا تھا اس لئے شعلہ شانگو بونے پر جا گرا تھا اور اسے جلا کر راکھ بنا دیا تھا۔

دوسرے بونے کے جل کر راکھ ہوتے ہی وہاں جھماکے سے تیسرا بونا نمودار ہوا تھا۔ اس بونے کی ہیئت بھی ماشو اور شانگو بونے جیسی ہی تھی مگر اس کا رنگ ان دونوں بونوں سے کہیں زیادہ سیاہ تھا۔

"میرا نام زنگو ہے"۔ اس بونے نے عمرو کو خشمگیں نظروں سے گھورتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"اور میرا نام عمرو عیار ہے۔ خواجہ عمرو عیار"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ دو بونوں کو بے وقوف بنا کر اس نے دوسرے طلسم کے دو مرحلے ختم کر دیئے تھے جس کی وجہ سے اس کی ہمت اور حوصلہ بے حد بڑھ گیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ دوسرے بونوں کی طرح وہ اس بونے کو بھی آسانی سے بے وقوف بنا لے گا۔

طرح وہ پاتال کی دوسری تہہ کے بھی طلسمات ختم کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

"میرے سوال کا جواب دو"۔ زنگو بونے نے تیز ... میں کہا۔ وہ شاید دوسرے بونوں کی طرح باتوں ... وقت ضائع کرنے کا عادی نہ تھا۔ اسی لمحے ایک ... نہرا شعلہ ان کے سروں پر آ نمودار ہوا۔

"پوچھو"۔ عمرو نے فوراً کہا۔

"یہ بتاؤ تم نے لکڑی کے کمرے سے جو لکڑی کی چابی حاصل کی تھی وہ کس جادوگر بونے کے پاس تھی اور اس لکڑی کی چابی سے تم نے پاتال کے جس دروازے کو کھولنا ہے اس پاتال میں سب سے پہلے تمہارے سامنے کونسا طلسم کھلے گا"۔ زنگو بونے نے عمرو کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ تمہارا ایک سوال ہے یا دو"۔ عمرو نے پوچھا۔

"سوال ایک ہے یا دو اس کو چھوڑو۔ تم جواب دو"۔ زنگو بونے نے درشت لہجے میں کہا۔

"کیا تمہیں ان سوالوں کے جواب معلوم ہے"۔ عمرو نے کہا۔ لکڑی کی چابی اس نے جس جادوگر بونے

ے حاصل کی تھی اس کا نام تو اسے معلوم تھا مگر اس پاتال میں اس کے سامنے کونسا طلسم کھلے گا اس کے بارے میں بھلا عمرو عیار کو کیسے معلوم ہو سکتا تھا اس لئے عمرو نے زنگو بونے کو بھی پہلے دو بونوں کی طرح بے وقوف بنانے کے لئے پوچھا تھا۔

"نہیں، مجھے خود بھی ان سوالوں کے جواب نہیں آتے"۔ زنگو بونے نے کہا اور عمرو عیار اچھل پڑا۔

"کیا، کیا کہا تم نے۔ تمہیں خود بھی ان سوالوں کے جواب نہیں معلوم"۔ عمرو نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں، یہی کہا ہے میں نے"۔ زنگو بونے نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ، اگر تمہیں ان سوالوں کے جواب نہیں معلوم پھر تمہیں کیسے پتہ چلے گا کہ میں جو جواب دوں گا وہ صحیح ہوں گے یا غلط"۔ عمرو نے واقعی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس بات کا فیصلہ آگ کرے گی۔ اگر تم نے غلط جواب دیئے تو یہ آگ تم پر آ گرے گی اور اگر

تمہارے جواب درست ہوئے تو یہ آگ مجھے جلا کر بھسم کر دے گی"۔ زنگو بونے نے لاپرواہی سے کہا تو عمرو حیرت اور پریشانی سے اس کا چہرہ تکتا رہ گیا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ پہلے دونوں بونوں کی طرح آسانی سے زنگو بونے کو بھی اپنی عیاری کے جال میں پھنسا لے گا لیکن اب ان سوالوں کے جواب خود زنگو بونے کو بھی نہیں معلوم تھے تو عمرو بھلا عیاری سے اس سے کیا اگلوا سکتا تھا۔ پاتال کی تہوں میں جا کر اسے طلسمات کے بارے میں مکولا سانپ بتاتا تھا۔ لکڑی کی چابی سے جس پاتال میں عمرو نے جانا تھا اس کے طلسم کیا تھے وہ بھلا اس کے بارے میں کیا بتا سکتا تھا۔ عمرو کی پیشانی پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے چمکنے لگے تھے اور وہ قدرے خوف اور پریشان نگاہوں سے زنگو بونے اور کبھی فضا میں معلق آگ کے شعلے کو دیکھنے لگ گیا تھا۔ جس مرحلے کو عمرو عیار آسان سمجھ رہا تھا وہ اس قدر سخت اور خوفناک ہو جائے گا یہ شاید عمرو کے تصور میں بھی نہ تھا۔ عمرو عیار کو یقین سا ہو رہا تھا کہ وہ زنگو بونے کے سوال کا جواب

ہنیں دے سکے گا۔ اس بار آگ کا شعلہ زنگو بونے کی بجائے اس پر آ گرے اور اسے جلا کر بھسم کر دے گا۔ اس خیال سے عمرو کی روح تک لرز اٹھی تھی۔

اردو بکس اپلوڈِڈ بائے احمد
ای میل: urdubooks.net@gmail.com

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو زنگو بونے، کیا واقعی تم ان سوالوں کے جواب ہنیں جانتے"۔ عمرو نے حیرت اور پریشانی سے مسلسل زنگو بونے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہنیں عمرو عیار، میں واقعی کچھ ہنیں جانتا"۔ زنگو بونے نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں تمہارے سوالوں کا جواب دوں گا۔ لیکن اس کے لئے تمہیں مجھے تھوڑا سا وقت دینا ہوگا"۔ عمرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وقت، کیا مطلب"۔ زنگو بونے نے چونک کر

پوچھا۔

"وقت کا مطلب وقت ہی ہوتا ہے۔ ٹھہرو میں ابھی آتا ہوں"۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔ اس نے زنبیل سے سلیمانی چادر نکالی۔ اس سے پہلے کہ زنگو بونا کچھ سمجھتا عمرو نے جلدی سے سلیمانی چادر اپنے کاندھوں پر ڈالی اور زنگو بونے کی نظروں کے سامنے سے غائب ہو گیا۔

"ارے عمرو عیار، یہ عمرو عیار کہاں غائب ہو گیا"۔ زنگو بونے نے عمرو کو اس طرح اچانک غائب ہوتے دیکھ کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

عمرو نے زنبیل سے مکولا سانپ کو نکال لیا۔ زنگو بونا بری طرح سے چیخ چیخ کر عمرو کو آوازیں دے رہا تھا مگر عمرو جیسے اس کی آواز سن ہی نہیں رہا تھا۔

"مکولا سانپ، یہ کیا معاملہ ہے۔ تم نے تو کہا تھا کہ اس طلسم کے بارے میں اس طلسم کے بونے ہی جانتے ہیں مگر زنگو بونا کہہ رہا ہے کہ وہ کچھ نہیں جانتا۔ اس نے مجھ سے لکڑی کی چابی سے کھلنے والی پاتال کی تیسری تہہ کے طلسم کے بارے میں پوچھا

ہے۔ میں اس کا جواب کیسے دے سکتا ہوں"۔ عمرو نے بوتل میں موجود مکولا سانپ کو غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ سلیمانی چادر کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ جب تک عمرو نہ چاہتا کوئی اس کی آواز بھی نہیں سن سکتا تھا۔

"پاتال کی تیسری تہہ کے طلسمات میں تمہارے سامنے پہلا طلسم جو آئے گا وہ سات رنگ کی کھوپڑیوں کا ہوگا۔ درمیانی کھوپڑی کا رنگ سیاہ ہے۔ اس کے دائیں طرف تین کھوپڑیوں کا رنگ سرخ، زرد اور سبز ہے جبکہ بائیں طرف تین کھوپڑیاں نیلی، سفید اور گہری رنگ کی ہیں"۔ مکولا سانپ نے کہا تو عمرو کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔

"اگر تمہیں پہلے ہی یہ سب معلوم تھا تو تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا"۔ عمرو نے کہا۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ مجھے اس طلسم کے سوالوں کا نہیں معلوم۔ یہ نہیں کہا تھا کہ مجھے ان کے جواب بھی نہیں معلوم ہوں گے۔ اگر تم پہلے دونوں بونے کے سوال کرنے کے بعد مجھ سے پوچھ

لیتے تو میں تمہیں ان کے جواب بھی بتا دیتا"۔ مکولا سانپ نے کہا تو عمرو نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں اس زنگو بونے سے نپٹ لوں۔ اس نے تو مجھے سچ مچ پریشان کر دیا تھا"۔ عمرو نے کہا۔ اس نے مکولا سانپ کو زنبیل میں ڈالا اور کاندھوں سے سلیمانی چادر اتار کر زنگو بونے کے سامنے آگیا۔

"تم، تم اچانک کہاں غائب ہو گئے تھے"۔ عمرو کو اچانک سامنے آتے دیکھ کر زنگو بونے نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں عالم بالا میں گیا تھا"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عالم بالا میں۔ کیا مطلب"۔ زنگو بونے نے چونک کر پوچھا۔

"عالم بالا میں میرے لنگڑے پردادا کے بیٹے کی گونگی، اندھی اور بہری ساس رہتی ہے۔ میں اس سے پوچھنے گیا تھا کہ مرنے کے بعد میری روح عالم بالا کے

کس حصے میں رہے گی"۔ عمرو نے کہا۔

"اوہ، پھر کیا کہا تمہارے پردادا کی ساس نے"۔ زنگو بونے نے جلدی سے کہا۔

"اس نے کہا ہے کہ ابھی میرے مرنے کا وقت نہیں آیا۔ ہاں جہنم کے داروغہ نے مجھے کہا ہے کہ میں جلد سے جلد زنگو بونے کو اس کے پاس بھیج دوں۔ اس کے دونوں ساتھی شانگو اور ماشو بونے بری طرح رو پیٹ رہے ہیں اور بار بار زنگو بونے کو پکار رہے ہیں"۔ عمرو نے کہا۔

"جہنم میں، میں نہیں تم جاؤ گے عمرو عیار۔ تم میرے سوالوں کا کسی بھی طرح جواب نہیں دے سکو گے۔ یہ آگ کا شعلہ تم پر گرے گا اور تم۔ ہا، ہا، ہا۔ تم اسی لمحے جل کر بھسم ہو جاؤ گے"۔ زنگو بونے نے زوردار قہقہہ لگا کر کہا۔

"جس جادوگر بونے سے میں نے لکڑی کی چابی حاصل کی تھی اس کا نام ہابو بونا تھا اور تم نے لکڑی کی چابی سے کھلنے والے پاتال کے پہلے طلسم کے بارے میں پوچھا تھا۔ اس طلسم میں میرے سامنے

سات کھوپڑیاں آئیں گی جن میں سے ایک کھوپڑی سرخ، ایک زرد، ایک سفید، ایک سیاہ، ایک نیلی، ایک سبز اور ایک سنہری رنگ کی ہو گی"۔ عمرو نے کہا۔

زنگو بونا عجیب سی نظروں سے عمرو عیار کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"طلسمی آگ۔ اگر عمرو عیار نے غلط جواب دیا ہے تو اس کو جلا کر بھسم کر دو"۔ زنگو بونے نے سر اٹھا کر آگ کے شعلے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے آگ کا شعلہ تیزی سے حرکت میں آیا اور عمرو کی بجائے زنگو بونے پر جا گرا۔ زنگو بونے کے حلق سے ایک دلدوز چیخ نکل گئی۔ آگ نے یکلخت اسے پوری طرح لپیٹ میں لے لیا تھا۔ کچھ دیر زنگو بونا آگ کا شعلہ بنا وہاں ناچتا اور ادھر ادھر بھاگتا رہا پھر وہ یکدم زمین پر آگرا اور دیکھتے ہی دیکھتے جل کر راکھ ہو گیا۔ جیسے ہی زنگو بونا جل کر راکھ ہوا اسی لمحے وہاں گہری تاریکی چھا گئی۔ تاریکی میں بدروحوں کے چیخنے چلانے کی آوازیں آ رہی تھیں۔

"افسوس مارا مجھے عمرو عیار نے عیاری سے میرا نام ماشو بونا تھا۔ میں عمرو عیار کی عیاری کو نہ سمجھ سکا اور میں خود ہی اپنے سوال کا جواب اسے بتا کر آگ کا شکار بن گیا"۔ تاریکی میں ماشو بونے کی روتی اور چیختی ہوئی آواز آئی۔ پھر جیسے ہی ماشو بونے کی آواز ختم ہوئی ایک اور روتی اور چیختی ہوئی آواز عمرو کو سنائی دی۔

"افسوس مارا مجھے عمرو عیار نے عیاری سے۔ میرا نام شانگو بونا تھا۔ میں نے بھی ماشو بونے کی طرح عمروعیار کی عیاری کے جال میں پھنس کر خود ہی اسے اپنے سوال کا جواب دے دیا تھا"۔ شانگو بونے کی چیختی اور روتی ہوئی آواز آئی۔ شانگو بونے کی آواز ختم ہوئی تو عمرو کو تیسرے بونے کی آواز سنائی دی۔

"میرا نام زنگو بونا تھا۔ عمرو نے میرے سوال کا جواب درست دے کر مجھے بھی جہنم واصل کر دیا۔ افسوس، صد افسوس"۔ زنگو بونے نے کہا۔ پھر جیسے ہی زنگو بونے کی آواز ختم ہوئی وہاں ایک تیز اور خوفناک آواز گونج اٹھی۔

عمرو نے اپنی عیاری اور عقلمندی سے پاتال کی دوسری تہہ کے تینوں طلسمات کا بھی خاتمہ کر دیا ہے اس لئے عمرو کو پاتال کی تیسری تہہ میں جانے والے دروازے تک پہنچایا جاتا ہے"۔ اس خوفناک آواز نے کہا اور پھر جیسے ہی آواز ختم ہوئی وہاں سے یکلخت تاریکی چھٹ گئی۔ عمرو نے دیکھا وہ واقعی پاتال کی تیسری تہہ میں آ چکا تھا جہاں لکڑی کا بنا ہوا ایک کمرہ تھا۔

لکڑی کے بنے ہوئے کمرے کا فرش بھی لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ فرش پر ایک دروازہ تھا جس پر لکڑی کا تالا لگا ہوا تھا۔ عمرو نے لکڑی کے دروازے کو لکڑی کی چابی سے کھولا اور لکڑی کے زینے اترتا چلا گیا۔

اردو بکس اپلوڈڈ بائے احمد
ای میل: urdubooks.net@gmail.com

آخری زینے پر پہنچ کر عمرو رک گیا اور اس نے زنبیل سے ایک بار پھر مکولا سانپ کو نکال لیا۔

"عمرو عیار، طلسمی کھوپڑی کے بارے میں، میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ اس طلسم کو فنا کرنے کے لئے تمہیں ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں ان کھوپڑیوں کو تیر مارنے ہوں گے۔ ساتوں تیر ایک ساتھ اور ایک ہی لمحے میں ان کھوپڑیوں کو لگیں گے تو کھوپڑیاں اسی لمحے فنا ہو جائیں گی۔ اگر ان میں سے ایک کھوپڑی کو تیر لگنے میں ایک لمحے کا بھی فرق پڑ گیا تو وہ کھوپڑی اسی لمحے تم پر جھپٹ پڑے گی اور جناتی

کھوپڑی بن کر اسی لمحے تمہیں سالم نگل جائے گی"۔ مکولا سانپ نے عمرو کے پوچھنے پر اسے پاتال کی تیسری تہہ کے پہلے طلسم کے توڑ کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

"ساتوں کھوپڑیوں کو ایک ساتھ تیر مارنے ہیں کہ ایک لمحے کی بھی دیر نہ ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ عمرو نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ میں نہیں جانتا۔ اس طلسم کو فنا کرنے کا طریقہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے۔ یہ سب کیسے ہوگا مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔ بہر حال دوسرے طلسم کے بارے میں سنو۔ دوسرے طلسم میں تمہارے سامنے سات خوبصورت پریاں آئیں گی۔ ان پریوں میں سے ایک پری چڑیل ہے جسے تم نے ان پریوں میں سے پہچان کر ہلاک کرنا ہے۔ تیسرے طلسم میں جب تم پہنچو گے تو وہاں تمہیں تین کنوئیں دکھائی دیں گے۔ ان کنوؤں میں سے دو کنوئیں موت کے کنوئیں ہیں جن میں اگر تم کود گئے تو ان کنوؤں کے زہریلے پانی میں گر کر ایک لمحے سے بھی کم وقفے

میں تمہارا جسم گل کر اس پانی میں مل جائے گا۔ تیسرا کنواں جو زندگی کا کنواں ہے اس میں کود کر تم پاتال کی چوتھی تہہ میں پہنچ جاؤ گے"۔ مکولا سانپ نے عمرو کو پاتال کی تیسری تہہ کے طلسمات کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

"پہلے طلسم کا تو تم نے بتا دیا ہے کہ اسے کیسے فنا کرنا ہے۔ دوسرے اور تیسرے طلسمات کو میں نے کیسے فنا کرنا ہے اس کا طریقہ تو تم نے مجھے بتایا ہی نہیں"۔ مکولا سانپ کے خاموش ہونے پر عمرو نے پوچھا۔

"ان طلسمات کو بھی ختم کرنے کا طریقہ میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ سات پریوں میں سے تمہیں اس چڑیل کو پہچان کر ہلاک کرنا ہے جس نے پری کا روپ دھار رکھا ہوگا۔ اس چڑیل کو تم نے اپنی عقلمندی سے پہچاننا ہے۔ تیسرے طلسم میں بھی تمہیں اپنی ذہانت استعمال کرنی ہوگی۔ تمہیں خود یہ جاننا ہوگا کہ موت کے کنوئیں کون سے ہیں اور زندگی کا کنواں کون سا ہے"۔ مکولا سانپ نے کہا۔

"اوہ"۔ عمرو عیار کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"کیا تم مجھے اس چڑیل کی کوئی نشانی بتا سکتے ہو جس نے پری کا روپ دھار رکھا ہے اور زندگی کے کنویں کی بھی یقیناً کوئی نہ کوئی نشانی ہوگی"۔ چند لمحے توقف کے بعد عمرو نے مکولا سانپ سے پوچھا۔

"نہیں عمرو عیار۔ جس قدر میں جانتا تھا وہ میں تمہیں بتا چکا ہوں"۔ مکولا سانپ نے جواب دیا تو عمرو نے جھنجھلا کر زور سے سر جھٹک دیا۔

"جہنم میں جاؤ"۔ عمرو نے غصیلے لہجے میں کہا اور مکولا سانپ کو زنبیل میں ڈال دیا۔

"محافظ بونے کیا کہتے ہو"۔ عمرو نے مکولا سانپ کو زنبیل میں رکھنے کے بعد زنبیل کے محافظ بونے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"آقا ان طلسمات کے کھلنے سے پہلے آپ اپنے اصلی روپ میں آ جائیں"۔ زنبیل کے محافظ بونے نے عمرو کی بات کا جواب دینے کے بجائے الٹا اس سے کہا۔

"اصلی روپ میں، وہ کیوں"۔ عمرو نے چونک کر پوچھا۔

"آپ اس وقت کاتش جادوگر کے روپ میں ہیں ۔ جب آپ اپنے اصلی روپ میں آ جائیں گے تو آپ کی عقل کے بند دریچے بھی کھل جائیں گے جس کی وجہ سے آپ ان طلسمات کا بھی آسانی سے حل تلاش کر لیں گے"۔ محافظ بونے نے جواب دیا۔

"ہونہہ، اس کا مطلب ہے۔ ان طلسمات کو بھی ... کرنے میں تم میری کوئی مدد نہیں کرو گے"۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔

"جہاں آپ کو مدد کی ضرورت ہوگی آقا وہاں میں فوراً زنبیل سے باہر آ جاؤں گا"۔ محافظ بونے نے کہا۔

"ہونہہ، ٹھیک ہے"۔ عمرو نے جھنجھلا کر کہا۔ کچھ دیر تک وہ اسی طرح پریشانی کے عالم میں کھڑا رہا۔ ... عمرو نے شہزادی سورنگ شہزادی کی دی ہوئی سرخ ... والی انگوٹھی کو حکم دیا کہ وہ اسے کاتش جادوگر ... دوبارہ عمرو عیار بنا دے۔ اسی لمحے عمرو کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ جیسے ہی اندھیرا ختم ہوا ...رو عیار اپنی اصل حالت میں آ چکا تھا۔ اس کے جسم ... اس کا اپنا مخصوص لباس تھا۔ پھر اس نے لکڑی

کے آخری زینے سے نیچے پیر اتار لئے - اسی لمحے جھماکا ہوا اور عمرو عیار کے عین سامنے یکے بعد دیگرے سات کھوپڑیاں آ نمودار ہوئیں۔ ان تمام کھوپڑیوں کے رنگ الگ الگ تھے -

درمیانی کھوپڑی سیاہ تھی۔ اس کھوپڑی کے دائیں طرف تین کھوپڑیوں کے رنگ مکولا سانپ کے کہنے کے مطابق واقعی سرخ، زرد اور سبز تھا جبکہ بائیں طرف موجود تینوں کھوپڑیوں کے رنگ نیلا، سفید اور سنہری تھا۔ کھوپڑیاں عام کھوپڑیوں سے بڑی اور انتہائی خوفناک تھیں۔ ان کی آنکھیں سرخ تھیں۔ اس کے علاوہ ان کھوپڑیوں کے منہ کھلے ہوئے تھے اور ان کے منہ سے ہلکی مگر انتہائی خوفناک غراہٹ نما آوازیں نکل رہی تھیں۔

عمرو چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے زنبیل سے ایک کمان نکال لی۔ اس کمان کا رنگ سنہری تھا۔ یہ طلسمی کمان تھی۔ پھر عمرو نے زنبیل سے ایک طلسمی تیر نکالا اور اسے اپنے چہرے کے قریب کر لیا۔ عمرو نے آنکھیں بند کیں اور منہ ہی منہ میں ایک بزرگ کا

یا ہوا اسم اعظم پڑھنے لگا۔ عمرو نے سات بار اسم ظم پڑھ کر اس کمان پر پھونک ماری۔ اسی لمحے تیر ے سرے پر روشنی سی چمکی اور اس تیر کے سرے پر ن چھوٹے چھوٹے تیر بن گئے جن کے رخ مڑے ئے تھے - یہ طلسماتی تیر کمان عمرو عیار کو ایک پری ے تحفے میں دیا تھا۔ اس تیر کمان پر عمرو کو اس پری کے باپ نے جو ایک بزرگ جن تھے عمرو کو ایک م اعظم بتاتے ہوئے کہا تھا کہ جب بھی عمرو اس پر جتنی بار اسم اعظم پڑھ کر پھونکے گا۔ تیر کے ے پر اتنی ہی تعداد میں تیر آ جائیں گے جن کے یے عمرو ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں جنگل ے کئی جانوروں کا شکار کر سکتا ہے۔

مرو کو اس سے پہلے اس تیر اور کمان کی ضرورت ں نہیں پڑی تھی۔ بس اچانک ہی اسے اس طلسماتی اور کمان کا خیال آ گیا تھا۔ عمرو نے اس تیر اور مان کو پہلے کبھی نہیں آزمایا تھا اس لئے وہ قدرے یشان تھا اور سوچ رہا تھا کہ اگر کمان سے ایک تو سات تیر نکل کر ان کھوپڑیوں کو نہ لگے تو اسے

ان خوفناک کھوپڑیوں سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ لیکن جب اس نے تیر کے سرے پر سات تیروں کو چمکتے دیکھا تو اس کی آنکھوں میں امید کی کرن جگمگانے لگی۔ اس نے تیر کو کمان پر چڑھایا اور کمان کا چلہ کھینچ کر اس نے تیروں کا رخ ہوا میں معلق سات کھوپڑیوں کی طرف کیا تو ان کھوپڑیوں کے منہ سے نکلنے والی غراہٹیں تیز ہو گئیں پھر وہ نہایت خوفناک آوازوں میں چیخنے لگی تھیں۔ ان کی خوفناک چیخیں سن کر ایک لمحے کے لئے عمرو بھی گھبرا گیا۔ مگر اس نے جلدی سے خود کو سنبھالا اور کمان کا چلہ ایک جھٹکے سے چھوڑ دیا۔ کمان میں لگا ہوا تیر تو کمان میں ہی اٹکا رہ گیا لیکن اس تیر کے سرے پر جو سات تیر تھے وہ اس تیر سے الگ ہو کر انتہائی سرعت کے ساتھ ساتوں کھوپڑیوں کی طرف بڑھتے چلے گئے اور پھر ساتوں تیر ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں ان کھوپڑیوں کو جا لگے۔ تیر ان کھوپڑیوں کے عین سروں میں جا کر لگے تھے۔ جیسے ہی ان کھوپڑیوں کو تیر لگے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور سب سے پہلے سیاہ رنگ کی کھوپڑی کے

ے اڑ گئے۔ پھر دوسرا دھماکہ ہوا تو سرخ رنگ کی
ڑی کے ٹکڑے اڑ گئے تھے۔ اسی طرح وقفے وقفے
کھوپڑیوں کے
ے دھماکے ہوئے اور ان ساتوں
ے ہو کر وہاں سے غائب ہو گئے۔ جیسے ہی آخری
ری کھوپڑی دھماکے سے پھٹی اچانک وہاں تاریکی
ئی اور ہر طرف سے بدروحوں کے رونے اور بین
نے کی آوازیں آنے لگیں۔

افسوس مارا ہمیں عمرو عیار نے ہم سات رنگ
ڑیاں تھیں"۔ اچانک کئی چیختی ہوئیں آوازیں سنائی
یں اور پھر جیسے ہی یہ آوازیں ختم ہوئیں وہاں سے
اریکی بھی ختم ہو گئی۔

جیسے ہی تاریکی ختم ہوئی عمرو کے سامنے کیے بعد
گرے سات جھماکے ہوئے اور وہاں اچانک سات
ہایت حسین و جمیل پریاں نمودار ہوئیں۔ ان پریوں
نے سبز اور سرخ رنگ کے ایک جیسے لباس پہن
کھے تھے۔ ان کے پر پھیلے ہوئے تھے جیسے وہ ابھی
ابھی کہیں سے اڑ کر وہاں آئی ہوں۔ ان ساتوں کے
رنگ سفید تھے البتہ ان کی شکلیں ایک دوسرے سے

جدا تھیں مگر وہ ساتوں پریاں واقعی ایک دوسرے سے بڑھ کر حسین تھیں۔ ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

"میرا نام کاتارا پری ہے عمرو عیار"۔ ایک پری نے عمرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اور میرا نام سمانا پری ہے۔ یہ سوکاری پری ہے، یہ جاسانی، یہ ہاشلی، یہ آکیا اور یہ سناکی پری ہے"۔ دوسری پری نے پہلے عمرو کو اپنا نام بتایا اور پھر دوسری پریوں کے نام بتانے لگی۔

"کیا تم سب اصلی پریاں ہو"۔ عمرو نے باری باری غور سے ان پریوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں، ہم سب اصلی پریاں ہیں"۔ ساتوں پریوں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بیک وقت کہا۔

"نہیں، میں جانتا ہوں۔ تم میں سے چھ پریاں اصلی ہیں جبکہ ایک پری چڑیل ہے جس نے پری کا روپ دھار رکھا ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"تمہیں غلط بتایا گیا ہے عمرو عیار۔ ہم اصلی پریاں ہیں"۔ پہلی پری نے جس نے اپنا نام کاتارا پری بتایا

تھا کہا۔

"اگر تم سب اصلی پریاں ہو تو وہ چڑیل کہاں ہے"۔ عمرو نے کہا اس نے زنبیل سے تلوار حیدری نکال لی تھی۔

"ہم میں کوئی چڑیل نہیں ہے"۔ کاتارا پری نے کہا۔

"اگر میں کہوں کہ میں چڑیل ہوں تو"۔ دوسری پری نے کہا۔ اس پری نے عمرو کو اپنا نام سمانا پری بتایا تھا۔

"تو پھر میں تمہیں قتل کر دوں گا"۔ عمرو نے تلوار والا ہاتھ بلند کرتے ہوئے کہا۔

"یہ اصلی پری ہے عمرو عیار۔ چڑیل میں ہوں۔ جس نے پری کا روپ دھار رکھا ہے"۔ ہاشلی نامی پری نے کہا۔

"اور اگر میں کہوں کہ یہ بھی چڑیل نہیں ہے۔ اصلی چڑیل میں ہوں تو پھر"۔ چوتھی پری نے جس کا نام آکیا پری تھا، کہا۔

"ہونہہ، تم سب مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش

کر رہی ہو"۔ عمرو نے سر جھٹک کر کہا۔ پریاں بار بار عمرو سے کہہ رہی تھیں کہ وہ چڑیل ہے۔ عمرو کو قتل کرنا ہے تو اسے کرے۔ مگر عمرو ان میں سے کسی پر توجہ نہیں دے رہا تھا۔ وہ گہری نظروں سے ان پریوں کو دیکھ رہا تھا۔ پھر ایک پری پر نظر پڑتے ہی عمرو چونک پڑا۔ اس پری کا نام سناکی پری تھا۔

"اوہ، تو تم ہو وہ چڑیل جس نے پری کا روپ دھار رکھا ہے"۔ عمرو نے سناکی پری کے قریب آ کر کہا۔

"ہاں، میں ہی چڑیل ہوں۔ ہلاک کر دو مجھے"۔ سناکی پری نے لاپرواہی سے کہا۔

"ضرور کیوں نہیں"۔ عمرو نے مسکرا کر کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اچانک تلوار کا بھرپور وار کیا تو دوسرے ہی لمحے سناکی کے ساتھ کھڑی آکیا نامی پری کی گردن کٹ کر دور جا گری۔ جیسے ہی آکیا پری کی گردن کٹی اس کا بے سر کا دھڑ ایک دھماکے سے نیچے جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی اس پری کے قریب کھڑی دوسری پریاں یکلخت وہاں سے غائب ہو گئیں اور

اچانک اس پری جس کا عمرو نے سر اڑایا تھا، کے جسم اور اس کے کٹے ہوئے سر میں آگ لگ گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ جل کر بھسم ہو گئی۔ عمرو عیار نے آسانی سے پہچان لیا تھا کہ ان میں سے چڑیل کون سی ہے۔ جس وقت عمرو غور سے ان پریوں کو دیکھ رہا تھا۔ اسے آکیا پری کے دونوں پیر پیچھے کی طرف مڑے ہوئے دکھائی دیئے تھے جبکہ دوسری پریوں کے پیر سیدھے تھے۔ عمرو کا سابقہ اکثر جنوں، بھوتوں، دیوؤں اور چڑیلوں سے پڑتا رہتا تھا اس لئے اسے یاد آگیا تھا کہ چڑیلوں کی ایک خاص نشانی ان کے پیر ہوتے ہیں۔ ان کے پیر پیچھے کی طرف مڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ چاہے کوئی بھی روپ دھار لیں مگر ان کے پیر سیدھے نہیں ہوتے۔

عمرو نے جان بوجھ کر سناکی پری سے کہا تھا کہ وہ چڑیل ہے۔ اصل میں وہ آکیا پری کو کوئی موقع نہیں دینا چاہتا تھا۔ اسی لئے اس نے سناکی پری کی طرف بڑھ کر اپنی تلوار گھما کر پوری قوت سے آکیا پری کی گردن پر مار کر اس کی گردن اڑا دی تھی۔

جیسے ہی آکیا پری کا سر اور جسم جل کر راکھ ہوا اسی لمحے وہاں تاریکی چھا گئی اور پہلے کی طرح ایک بار پھر بدروحوں کے چیخنے چلانے اور رونے کی آوازیں سنائی دینے لگیں پھر ایک تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"افسوس، مارا مجھے عمروعیار نے پہچان کر۔ میں شاگی چڑیل تھی۔ میں نے آکیا پری کا روپ دھار رکھا تھا مگر میں کسی بھی طرح عمروعیار کی تیز نظروں سے نہ بچ سکی۔ عمروعیار نے مجھے کوئی موقع دیئے بغیر ہلاک کر دیا"۔ اس آواز کے ختم ہوتے ہی وہاں سے تاریکی چھٹ گئی۔

روشنی ہوئی تو عمروعیار کو وہاں تین کنوؤں کی اونچی اونچی منڈیریں دکھائی دیں۔

"اوہ، تو یہ ہیں وہ کنویں۔ جن میں سے دو موت کے کنویں ہیں اور ایک زندگی کا"۔ عمرو نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔ تینوں کنوؤں کی منڈیریں ایک جیسی تھیں۔ ان کا قطر بھی ایک جتنا ہی دکھائی دے رہا تھا۔ عمرو نے آگے بڑھ کر ایک کنویں میں جھانکا۔

کنواں خاصا گہرا اور تاریک تھا۔ عمرو نے اس کنویں سے ہٹ کر دوسرے کنویں میں جھانکا تو وہ بھی اسے اتنا ہی گہرا اور تاریک نظر آیا۔ تیسرا کنواں بھی پہلے دونوں کنوؤں کی طرح تاریک اور گہرا تھا۔

"ہونہہ، بالکل ایک جیسے کنویں ہیں۔ مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں سے زندگی کا کنواں کون سا ہے اور موت کے دو کنویں کون سے ہیں"۔ عمرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ پھر اچانک جیسے اس کے ذہن میں کوندا سا لپکا۔ اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"زنبیل کے محافظ بونے نے صحیح کہا تھا کہ میں اصلی روپ میں آ جاؤں گا تو میرے دماغ کے بند دریچے کھل جائیں گے"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے زنبیل سے اپنا ایک ہمشکل پتلا نکال لیا۔

"حکم آقا عمرو"۔ اس طلسمی پتلے نے زنبیل سے باہر آ کر عمرو کے سامنے کھڑے ہو کر نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس کنویں میں کود جاؤ"۔ عمرو نے ایک کنویں کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جو حکم آقا"۔ طلسمی پتلے نے کہا اور تیزی سے ایک کنویں کی منڈیر پر چڑھ گیا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے کنویں میں چھلانگ لگا دی تھی۔ ابھی اسے کنویں میں کودے ہوئے چند ہی لمحے ہوئے ہوں گے کہ اچانک عمرو عیار کی زنبیل ایک لمحے کے لئے بھاری ہوئی اور پھر یکدم ہلکی ہو گئی۔

"اوہ، تو یہ موت کا کنواں ہے۔ اسی لئے طلسمی پتلا واپس زنبیل میں آگیا ہے"۔ عمرو نے چونک کر کہا۔ اس نے زنبیل سے پھر اسی پتلے کو باہر نکال لیا۔ پتلے کا رنگ ہلکا سیاہی مائل ہو رہا تھا۔ شاید زہریلے کنویں میں جانے کی وجہ سے اس کے رنگ میں تبدیلی آگئی تھی۔

"حکم آقا عمرو"۔ اس نے پہلے کی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"دوسرے کنویں میں کود جاؤ"۔ عمرو نے کہا۔

"جو حکم آقا"۔ پتلے نے چوں چراں کئے بغیر کہا اور اچک کر دوسرے کنویں کی منڈیر پر چڑھ گیا۔ پھر اس

دوسرے کنویں میں چھلانگ لگا دی۔ چند ہی لمحوں عمرو کی زنبیل پھر بھاری ہوئی اور پھر پہلے کی طرح ہلکی ہو گئی۔

"ہونہہ، تو دوسرا کنواں بھی موت کا کنواں تھا۔ کا مطلب ہے یہ تیسرا کنواں زندگی کا کنواں ہے۔ اس میں کودنا ہے"۔ عمرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ آگے بڑھا اور اچک کر تیسرے کنویں کی منڈیر چڑھ گیا۔ اس نے کنویں میں جھانکا۔ کنواں تاریک گہرا تھا۔ عمرو نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد اور پھر اس نے آنکھیں بند کرکے اس کنویں میں چھلانگ لگا دی۔

جیسے ہی عمرو نے تیسرے کنویں میں چھلانگ لگائی وہاں پھر سے یکلخت تاریکی چھا گئی۔ ساتھ ہی ایک کڑکتی ہوئی خوفناک آواز سنائی دی۔

"عیار عمرو نے پہلے دو طلسمات کی طرح پاتال کی تیسری تہہ کے طلسمات کو بھی اپنی عقلمندی سے فتح کر لیا ہے۔ جس کی وجہ سے عمروعیار کو پاتال کی چوتھی تہہ میں پہنچایا جا رہا ہے"۔ جیسے ہی یہ الفاظ ختم ہوئے اچانک عمروعیار جو نہایت تیزی سے کنویں میں گرتا چلا جا رہا تھا، کے پیر ٹھوس زمین سے آ لگے۔

اب عمرو پتھر کے بنے کمرے میں موجود تھا۔ اس کے سامنے زمین پر پتھر کا دروازہ تھا جس پر پتھر کا بڑا سا تالا لگا تھا۔ عمرو نے اس تالے کو پتھر کی چابی سے کھولا اور پھر وہ پتھر کے زینے اترتا چلا گیا۔

گہرائی میں پہنچ کر عمروعیار آخری زینے پر آ کر رک گیا اس نے حسب سابق زنبیل سے مکولا سانپ کو نکال لیا۔ عمرو کے پوچھنے پر مکولا سانپ نے اسے ان تینوں طلسمات کے بارے میں بتانا شروع کر دیا جو عمرو کے آخری زینے سے اترتے ہی کھلنے والے تھے۔

"اس طلسم کے پہلے مرحلے میں تمہیں دس طاقتور جنوں کا تلوار سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ دوسرے مرحلے میں تمہارے سامنے دس شیر آئیں گے۔ ان شیروں کو تم نے ایک لمحے میں غائب کرنا ہے۔ تیسرا طلسم جب کھلے گا تو تمہارے سامنے ایک اندھا جادوگر آئے گا وہ تم سے کوئی چیز مانگے گا۔ تمہیں اس کی مطلوبہ چیز بلا چوں چراں کئے اس جادوگر کو دینی ہوگی۔ جیسے ہی تم اس اندھے جادوگر کو اس کی مطلوبہ چیز دو گے وہ اسی لمحے وہاں سے غائب ہو جائے گا اور

تم پاتال کی پانچویں تہہ میں پہنچا دیئے جاؤ گے"۔ مکولا سانپ نے کہا۔

"اندھا جادوگر مجھ سے کیا چیز طلب کرے گا"۔ عمرو نے مکولا سانپ کے خاموش ہونے پر اس سے پوچھا۔

"وہ تم سے کچھ بھی مانگ سکتا ہے عمروعیار۔ تمہاری آنکھیں، تمہاری جان، تمہاری دولت اور تمہارا خون بھی"۔ مکولا سانپ نے کہا تو عمرو بری طرح سے اچھل پڑا۔

"ارے باپ رے۔ یہ تو انتہائی سخت مرحلہ ہے"۔ عمرو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں، پہلے دو مرحلے بھی بے حد سخت اور خوفناک ہیں۔ تم جیسا منحنی سا انسان دس طاقتور اور خوفناک جنوں کا مقابلہ کس طرح سے کر سکتا ہے۔ وہ ایک لمحے میں تمہارے ٹکڑے اڑا دیں گے۔ دوسرے مرحلے میں بھی شیروں کو تم ایک ساتھ غائب نہیں کر سکو گے۔ وہ بھی تمہیں چیرپھاڑ دیں گے"۔ مکولا سانپ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو اس میں ہنسنے کی کون سی بات ہے"۔ عمرو نے

لا سانپ کو غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"تم ان مرحلوں کو فنا نہیں کر سکو گے عمروعیار۔ ن طلسمات کا شکار ہو کر تم خود فنا ہو جاؤ گے۔ ارے فنا ہوتے ہی میں اس بوتل سے آزاد ہو وں گا۔ یہ میرے لئے خوشی کی بات نہیں تو اور کیا ہے"۔ مکولا سانپ نے بدستور ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری غلط فہمی ہے مکولا سانپ۔ میرا نام و عیار ہے اور عمروعیار نے ہارنا نہیں سیکھا۔ ان سمات کو بھی میں پہلے طلسمات کی طرح فنا کر دوں ۔ عمرو نے غصے میں آتے ہوئے کہا۔

"ناممکن۔ قطعی ناممکن۔ تم ان طلسمات کو کسی طرح فنا نہیں کر سکو گے"۔ مکولا سانپ نے کہا۔

"کیوں، کیوں نہیں کر سکوں گا میں ان طلسمات کو ۔ عمرو نے مکولا سانپ کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ان طلسمات میں تیسرا طلسم تمہارے لئے انتہائی ناک ہے عمروعیار۔ اندھا جادوگر تم سے تمہاری ی بھی مانگ سکتا ہے۔ تمہیں اس کا حکم ماننا ۔ وہ اگر کہے گا کہ تم اپنے ہاتھوں اپنی گردن

کاٹ لو تو تمہیں ایسا ہی کرنا پڑے گا اگر تم نے کوئی حیل و حجت کی تو بھی خود بخود تمہاری گردن کٹ جائے گی۔ اس طلسم میں تمہاری موت یقینی ہے عمرو عیار۔ قطعی یقینی"۔ مکولا سانپ نے کہا اور اس کی بات سن کر عمرو عیار کا رنگ زرد ہو گیا۔ واقعی تیسرا مرحلہ اس کی سوچوں سے زیادہ خوفناک تھا۔ اگر عمرو عیار اندھے جادوگر کی بات مانتا ہے تو بھی وہ ہلاک ہوتا ہے اور اگر نہیں مانتا تب بھی۔

"ان طلسمات سے بچنے کا طریقہ کیا ہے"۔ عمرو نے مکولا سانپ کو خونی نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"ان طلسمات سے بچنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے عمرو عیار۔ تمہارا وقت ختم ہو گیا ہے۔ موت تمہارا مقدر بن چکی ہے"۔ مکولا سانپ نے کہا۔

"ایسا کبھی نہیں ہو سکتا"۔ عمرو حلق کے بل غرایا۔

"ایسا ہی ہو گا"۔ مکولا سانپ نے پھنکار کر کہا۔ عمرو نے غصے سے سر جھٹکا اور اس نے مکولا سانپ کی بوتل کو زنبیل میں ڈال لیا۔

ہونہہ، عمرو عیار کو ہلاک ہونا اس قدر آسان نہیں
کولا سانپ۔ خاص طور پر عمرو عیار شیطانی ہاتھوں
بھی نہیں مر سکتا۔ کبھی نہیں"۔ عمرو نے ہونٹ
تے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

لے مرحلے پر اس کا دس طاقتور اور خوفناک جنوں
مقابلہ تھا۔ اس لئے عمرو نے زنبیل سے مقدس
والی بوتل نکال کر پانی پیا۔ اس پانی کی بدولت
کے جسم پر اگر کوئی زخم لگتا تو اس کی تکلیف کا
کا سا احساس بھی عمرو کو نہ ہوتا تھا اور زخم فوری
پر دوبارہ مندمل ہو جاتا تھا۔ اس مقدس پانی کا
عمرو شہنشاہ افراسیاب کے مقابلے کے دوران
بھی کر چکا تھا۔ مقدس پانی پینے کے بعد عمرو نے
ل بند کر کے زنبیل میں رکھی اور جنوں کا مقابلہ
نے کے لئے اس نے عوج بن عنق کی وزنی اور
تلوار نکال لی۔ پھر اس نے اللہ کا نام لیا اور
ا کے آخری زینے سے نیچے آ گیا۔ جیسے ہی عمرو نے
قدم رکھے اسی لمحے زور زور سے کڑاکے ہونے لگے۔
اور خوفناک آوازوں کے ساتھ بجلیاں سی کڑکیں

اور پھر اچانک یکے بعد دیگرے عمرو کے سامنے دس انتہائی لحیم و شحیم اور خوفناک شکلوں والے طاقتور جن نمودار ہوئے ۔ ان جنوں کے وجود عمرو سے کئی گنا بڑے تھے اور ان کے جسم بھی پھیلے ہوئے تھے ۔ جنوں کے رنگ سیاہ تھا۔ ان کے زیریں حصوں پر سرخ رنگ کے جانگیئے تھے ۔ ان جنوں کے ہاتھوں میں بڑی بڑی تلواریں تھیں۔

ان جنوں کی آنکھیں بے حد بڑی اور خون آلود تھیں۔

"تو تم ہو وہ آدم زاد۔ جسے ہمارے ہاتھوں مرنے کے لئے بھیجا گیا ہے"۔ ایک جن نے گرجتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں۔ میرے ہاتھوں مرنے کے لئے تمہیں بھیجا گیا ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"تم ہمارے سامنے معمولی مچھر کی حیثیت رکھتے ہو آدم زاد۔ ہم تمہیں مسل کر رکھ دیں گے"۔ اس جن نے غراتے ہوئے کہا۔

"کون مچھر ہے اور کون کے مسلتا ہے یہ تو وقت

ہی بتائے گا۔ آؤ ہمت ہے تو میرا مقابلہ کرو"۔ عمرو نے جواباً غرا کر کہا اور عوج بن عنک کی تلوار لے کر ان جنوں کے سامنے آگیا۔

جنوں نے تمسخرانہ نگاہوں سے عمرو کی طرف دیکھا اور پھر ان میں سے دو جن انتہائی خوفناک انداز میں عمرو پر پل پڑے۔ عمرو نے ان کی تلواروں کے وار عوج بن عنک کی تلوار پر روکے اور انہیں پوری قوت سے پیچھے دھکیل دیا۔ ایک تو عمرو عیار نے مقدس پانی پی رکھا تھا اور دوسرے اس کے ہاتھ میں عوج بن عنک کی تلوار تھی جس کی طاقت کے آگے ان جیسے ہزاروں جن بھی کوئی معنی نہیں رکھتے تھے ۔ جن ویسے ہی لڑکھڑا کر پیچھے ہٹے اسی لمحے مزید تین جن آگے بڑھ کر عمرو پر ٹوٹ پڑے۔ فضا تلواروں کی چھنکار سے گونج اٹھی تھی۔ عمرو اور جن پینترے بدل بدل کر ایک دوسرے پر وار کر رہے تھے ۔ عمرو نے اچانک ایک جن کی تلوار کے وار کو جھکائی دیتے ہوئے خود کو بچایا اور پھر ایڑیوں کے بل گھومتے ہوئے اس نے اچانک عوج بن عنک کی تلوار اس جن کی پسلیوں

میں ماری۔ عمرو نے جس انداز میں جن کو تلوار ماری تھی اس سے جن کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے ۔ وہ زمین پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ اسی لمحے شعلہ سا چمکا اور اس جن کے ٹکڑے جل کر راکھ بن گئے ۔ اپنے ایک ساتھی جن کو ہلاک ہوتے دیکھ کر دوسرے جنوں کے چہرے غیض و غضب سے بگڑتے چلے گئے ۔

" اوہ، تم نے کاموکا جن کو ہلاک کر دیا۔ اب تم ہمارے ہاتھوں نہیں بچ سکوں گے آدم زاد۔ ہم تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے"۔ ایک جن نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور پھر تمام جن انتہائی جارحانہ انداز میں عمرو عیار پر ٹوٹ پڑے۔ مگر ان کے مقابلے پر بھی عمرو عیار تھا۔ وہ بھی اپنی پوری طاقت سے ان جنوں کے مقابلے پر اتر آیا تھا۔ عمرو اور نو جنوں کے درمیان انتہائی اعصاب شکن اور خوفناک لڑائی شروع ہو گئی تھی۔ جن بے حد طاقتور اور خوفناک حد تک لڑاکا تھے ۔ وہ انتہائی خوفناک انداز میں عمرو عیار پر حملے کر رہے تھے مگر عمرو کسی بھی

طرح ان کے قابو میں نہیں آ رہا تھا۔ پھر موقع ملتے ہی عمرو نے ایک اور جن کی گردن اڑا دی اور پھر عمرو عیار کو جیسے جیسے موقعے ملتے گئے وہ ان جنوں کو گاجر مولی کی طرح سے کاٹتا چلا گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے سارا میدان صاف ہو گیا۔ عمرو نے عوج بن عنک کی تلوار سے ان طاقتور اور خونخوار جنوں کا صفایا کر دیا تھا۔ جیسے ہی آخری جن ہلاک ہوا اچانک وہاں گہری تاریکی چھا گئی۔

چند لمحے بدروحوں کی بین کرنے کی آوازیں آتی رہیں پھر ایک تیز اور انتہائی گونجدار آواز سنائی دی۔

" مارا ہمیں عمرو عیار نے، ہم پاتال کے سیاہ جن تھے "۔ جیسے ہی یہ آواز ختم ہوئی۔ وہاں سے یکلخت تاریکی چھٹ گئی۔ ان جنوں سے لڑتے ہوئے عمرو بری طرح سے تھک گیا تھا۔ اس کا سارا جسم پسینے سے شرابور ہو رہا تھا۔ اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ روشنی ہوتے ہی عمرو نے عوج بن عنک کی تلوار زنبیل میں ڈالی اور زنبیل سے ایک سفید رنگ کی چھوٹی سی گولی نکال کر اس نے منہ میں

ڈال لی۔ گولی بے حد شیریں اور لذیذ تھی۔ عمرو نے اس گولی کو نگلا تو اس کی بھوک پیاس اور تھکاوٹ کا احساس یکلخت ختم ہو گیا۔

اس لمحے وہاں یکے بعد دیگرے دس بار روشنی چمکی اور عمرو کے سامنے اچانک دس بڑے بڑے اور انتہائی ہیبت ناک شیر نمودار ہوئے۔ شیر عمرو سے کافی فاصلے پر تھے۔ وہ عمرو کی جانب خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے یکلخت نہایت خوفناک آوازوں میں دھاڑنے لگے۔

عمرو نے ان شیروں کی طرف حقارت زدہ نظروں سے دیکھا اور پھر اس نے جلدی سے زنبیل کا منہ کھول لیا۔

"چلو زنبیل میں"۔ عمرو نے کہا۔ اسی لمحے ان شیروں کو زوردار جھٹکے لگے۔ وہ فضا میں اچھلے اور پھر ہوا میں بری طرح سے قلابازیاں کھاتے ہوئے یکے بعد دیگرے عمرو کی زنبیل میں گھستے چلے گئے۔ جیسے ہی دسواں شیر عمرو کی زنبیل میں داخل ہوا عمرو نے جلدی سے زنبیل کا منہ بند کر لیا۔

"خس کم جہاں پاک"۔ عمرو نے کہا۔ اسی لمحے وہاں تاریکی چھا گئی۔ تاریکی میں بدروحوں کے چیخنے چلانے کی آوازیں آئیں پھر ایک تیز اور گونجتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"عمرو عیار نے دس شیروں کو غائب کر کے پاتال کی چوتھی تہہ کا دوسرا طلسم بھی ختم کر دیا ہے۔ افسوس، صد افسوس"۔ اور پھر جیسے ہی یہ آواز ختم ہوئی وہاں پھر روشنی پھیل گئی۔

"خدا کی پناہ، اس قدر طلسمات سے میرا پہلے کبھی سامنا نہیں ہوا تھا۔ عجیب و غریب اور خوفناک طلسمات نے اس بار میرا واقعی ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ میرے سامنے ایک سے بڑھ کر ایک اور خوفناک طلسمات آ رہے ہیں"۔ عمرو نے کہا۔ اسی لمحے عمرو عیار کے سامنے زوردار کڑاکا ہوا۔ دھواں سا اٹھا اور پھیل کر تیزی سے ایک انسانی شکل اختیار کرتا چلا گیا۔

وہ اندھا جادوگر تھا۔ اس کا رنگ سیاہ اور داڑھی مونچھیں بے تحاشہ بڑھی ہوئی تھیں۔ اس نے سیاہ رنگ کا لباس پہن رکھا تھا۔ اس کی آنکھیں بالکل

سفید تھیں۔ اس کا سر گنجا تھا اور اس جادوگر کی ناک لمبی اور آگے سے طوطے کی چونچ کی طرح مڑی ہوئی تھی۔

"عمروعیار، کیا تم یہاں ہو"۔ اندھے جادوگر نے دائیں بائیں سر گھماتے ہوئے کہا۔

"ہاں، میں تمہارے سامنے ہوں اندھے جادوگر"۔ عمرو نے اس جادوگر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"عمروعیار، تم جانتے ہو۔ مجھے یہاں کیوں بھیجا گیا ہے"۔ اندھے جادوگر نے کہا۔

"نہیں، میں نہیں جانتا۔ تم بتاؤ، کیوں آئے ہو تم یہاں"۔ عمرو نے جان بوجھ کر انجان بن کر کہا۔

"مجھ سے کہا گیا ہے کہ میں تم سے کوئی ایسی چیز مانگوں جو تم مجھے کسی بھی صورت میں نہ دے سکو۔ تم میری فرمائش پوری نہ کر سکو گے تو تم اسی وقت ہلاک ہو جاؤ گے"۔ اندھے جادوگر نے کہا۔

"اچھا"۔ عمرو نے جان بوجھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں، میں تم سے جو مانگوں گا وہ تمہیں ہر صورت میں دینا ہوگا عمروعیار"۔ اندھے جادوگر نے زہریلے انداز میں کہا۔

"مانگو، کیا مانگتے ہو"۔ عمرو نے لاپرواہی سے کسی شہنشاہ کے انداز میں کہا۔

"عمرو مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے پاس بے انتہا دولت ہے۔ تمہارا جادوئی تھیلا دنیا کے بڑے بڑے خزانوں سے بھرا ہوا ہے"۔ اندھے جادوگر نے کہا اور اس کی بات سن کر عمرو بری طرح سے چونک اٹھا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سراسیمگی کے آثار پھیل گئے۔

"کک، کیا مطلب"۔ عمرو نے ہکلا کر کہا۔

"میں تمہیں حکم دیتا ہوں عمروعیار کہ تم اپنے جادوئی تھیلے کی ساری دولت نکال کر مجھے دے دو۔ ہیرے، جواہرات، سونا، چاندی، موتی، سونے کی اشرفیاں سب کے سب میرے حوالے کر دو۔ یاد رہے تمہارے پاس ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں رہنی چاہئے"۔ اندھے جادوگر نے کہا اور عمروعیار کے پیروں

تلے سے زمین ہی نکل گئی۔ اس کا رنگ یکلخت لٹھے کی چادر کی طرح سفید ہو گیا تھا۔

"دد، دولت"۔ عمرو نے بری طرح سے ہکلا کر کہا۔

"ہاں، جلدی کرو"۔ اندھے جادوگر نے اثبات میں سر ہلا کر درشت لہجے میں کہا۔ عمرو عیار کو اپنا دل و دماغ الٹتا پلٹتا ہوا محسوس ہونے لگا تھا۔ وہ دولت جسے عمرو عیار نے نجانے کہاں کہاں کی خاک چھان کر اور موت کے منہ میں جا جا کر حاصل کیا تھا، اندھا جادوگر اس سے مانگ رہا تھا۔ یہاں تک اندھے جادوگر نے اس پر یہ شرط عائد کر دی تھی کہ وہ اپنے پاس ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں رکھ سکتا تھا۔ یہ عمرو کے لئے موت سے بڑھ کر خوفناک صورتحال تھی۔ جس کی وجہ سے اس پر لرزا طاری ہو گیا تھا۔ اپنی ساری دولت کے جانے کے خیال سے ہی اس کی روح لرز اٹھی تھی۔

"آقا دیر مت کرو۔ اپنی ساری دولت اندھے جادوگر کو دے دو۔ یہ تمہاری زندگی کا سوال ہے"۔ اچانک زنبیل سے محافظ بونے کی آواز عمرو کی سماعت سے ٹکرائی اور عمرو چونک اٹھا۔

"مم، مگر"۔ عمرو نے بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ اگر مگر کا وقت نہیں ہے آقا۔ جلدی کریں"۔ محافظ بونے نے چیختے ہوئے کہا اور عمرو عیار کا دل چاہا کہ وہ تلوار حیدری نکال کر سب سے پہلے اندھے جادوگر کی گردن اڑا دے اور پھر زنبیل کے محافظ

بونے کو پکڑ کر پوری قوت سے زمین پر پٹخ دے۔

"عمرو عیار میں تم سے آخری بار پوچھ رہا ہوں۔ تم مجھے اپنے خزانے دے رہے ہو یا نہیں"۔ اندھے جادوگر نے عمرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دے رہا ہوں۔ مرے کیوں جا رہے ہو"۔ عمرو نے غرا کر کہا۔

"کیا، تم مجھے اپنی ساری دولت، سارے خزانے دینے کے لئے تیار ہو"۔ عمرو کی بات سن کر اندھے جادوگر نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ہاں، میں تمہیں اپنی ساری دولت دینے کے لئے تیار ہوں"۔ عمرو نے مری مری آواز میں کہا۔ اسی لمحے ایک زوردار کڑاکا ہوا اور دوسرے ہی لمحے اندھے جادوگر پر آگ کا ایک شعلہ گرا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اندھے جادوگر کا سارا جسم آگ میں گھر گیا تھا۔ اس کے حلق سے انتہائی دردناک اور خوفناک چیخیں نکلنے لگیں۔ وہ بری طرح سے ہاتھ پیر مارتا ہوا ادھر ادھر ناچنے لگا پھر دھب سے وہ زمین پر گرا اور دیکھتے ہی دیکھتے جل کر راکھ بن گیا۔

اس جادوگر کے ہلاک ہوتے ہی پہلے کی طرح وہاں تاریکی چھا گئی۔ بدروحیں رونے اور چیخنے چلانے لگیں۔

"ہلاک ہوا میں عمرو عیار جیسے کنجوس انسان کی ہاں ...نے کی وجہ سے۔ میرا خیال تھا عمرو عیار جیسا انسان سب کچھ کر سکتا ہے مگر اپنی دولت میں سے کسی کو ایک دمڑی تک نہیں دے سکتا مگر افسوس صد افسوس"۔ تاریکی میں اندھے جادوگر کی روتی ہوئی آواز آئی۔ اس آواز کے ختم ہوتے ہی وہاں ایک گونجدار آواز ابھری۔

"عمرو عیار نے پاتال کی چوتھی تہہ کے طلسمات کو بھی فتح کر دیا ہے اس لئے اب عمرو عیار کو پاتال کی پانچویں تہہ میں پہنچایا جا رہا ہے"۔ اس آواز کے ساتھ ہی وہاں سے تاریکی چھٹ گئی اور عمرو عیار نے خود کو لوہے کے ایک کمرے میں موجود پایا۔

لوہے کی چابی سے لوہے کے دروازے کو کھول کر عمرو لوہے کی سیڑھیاں اترتا ہوا آخری زینے پر آ کھڑا ہوا تھا۔

آخری زینے پر آتے ہی عمرو نے زنبیل سے مکولا سانپ والی بوتل نکال لی۔

"کیوں مکولا سانپ۔ میں نے ان خوفناک مرحلوں کو سر کر لیا ہے ناں۔ اب کیا کہتے ہو"۔ عمرو نے مکولا سانپ کی جانب طنزیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم دنیا کے انتہائی چالاک اور خطرناک انسان ہو عمرو عیار۔ تمہارا مقابلہ کرنا واقعی کسی کے بس کی

ن نہیں ہے"۔ مکولا سانپ نے بجھے بجھے لہجے میں کہا عمرو کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

"ان طلسمات میں تمہارے سامنے تین پریاں آئیں گی عمرو عیار۔ وہ بھی تم سے تین سوال پوچھیں گی۔ تمہیں ان سوالوں کے جواب دینے ہیں"۔ عمرو کے پوچھنے سے پہلے ہی مکولا سانپ نے عمرو کو پاتال کی پانچویں تہہ کے طلسمات کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ سوال کیا ہیں اور ان کے جواب کیا ہوں گے"۔ عمرو نے سنجیدگی سے کہا۔

"نہیں عمرو عیار۔ ان بونوں کی طرح ان پریوں کے سوال اور ان کے جواب مجھے نہیں معلوم"۔ مکولا سانپ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ ان طلسمات میں تم میری کوئی مدد نہیں کر سکتے"۔ عمرو نے منہ بنا کر کہا۔ مکولا سانپ نے کوئی جواب نہ دیا تو عمرو نے جھٹک کر اسے زنبیل میں ڈال لیا۔

عمرو نے اس بار زنبیل کے محافظ بونے سے بھی کچھ

نہیں پوچھا تھا۔ وہ جانتا تھا مکولا سانپ جب اسے کچھ نہیں بتا سکا تھا تو بھلا زنبیل کا محافظ بونا اسے کیا بتا سکتا تھا۔ عمرو نے ایک بار پھر دل ہی دل میں اللہ کو یاد کیا اور آخری زینے سے نیچے اتر گیا۔ اسی لمحے روشنی سی چمکی اور عمرو عیار کے سامنے ایک نہایت بدشکل پری نمودار ہوئی۔ اس پری کی شکل چمگادڑوں جیسی تھی۔ اس پری کا رنگ بھی سیاہ تھا۔ اس کی آنکھیں گول، ناک بھدی اور سارے چہرے پر پھیلی ہوئی تھی۔ ہاتھ پیر ٹیڑھے میڑھے اور اس کے سر کے بال سرکنڈوں کی طرح کھڑے نظر آرہے تھے۔ اس پری کے پر بھی سیاہ رنگ کے تھے۔

"عمرو عیار، میرا نام بتاؤ"۔ سیاہ پری نے عمرو کو خونی نگاہوں سے گھورتے ہوئے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"کیا یہ تمہارا سوال ہے"۔ عمرو نے غور سے اس پری کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں، یہی میرا سوال ہے"۔ بدشکل پری نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"تمہاری شکل چمگادڑوں جیسی ہے۔ اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو تم چمگادڑ پری ہو"۔ عمرو نے دھڑکتے دل سے کہا۔

"کیا۔ اوہ، تت، تم۔ تم نے میری شکل سے میرا نام جان لیا۔ اوہ، اوہ"۔ بدشکل پری نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جھماکا ہوا اور وہ پری اچانک وہاں سے غائب ہو گئی۔ اسے اس طرح غائب ہوتے اور اس کی بات سن کر عمرو کے چہرے پر سکون آ گیا۔ اس نے اس بار واقعی اندازہ ہی لگایا تھا۔ لیکن اس کا اندازہ اس حد تک درست ثابت ہو سکتا ہے۔ خود عمرو کو بھی اس بات کا یقین نہیں تھا۔

جیسے ہی پہلی پری وہاں سے غائب ہوئی اس کی جگہ جھماکے سے دوسری پری وہاں آ نمودار ہوئی۔ اس پری کا رنگ روپ اور لباس پہلی بدشکل پری جیسا ہی تھا البتہ وہ پری پہلی پری سے قدرے موٹی تھی اور اس کی آنکھیں بھی چھوٹی چھوٹی تھیں۔

"عمرو عیار، میرے شوہر کا نام جاکال جن ہے۔ اس جن نے سات شادیاں کر رکھی ہیں۔ جاکال جن نے

جن سے شادیاں کی ہیں وہ پاتال کی انتہائی بدشکل اور خوفناک چڑیلیں ہیں۔ ان میں سے ایک چڑیل کی عمر سو سال کی ہے۔ دوسری دو سو سال کی ہے۔ اسی طرح ان چڑیلوں کی عمریں چھ سو سالوں تک کی ہیں۔ تم یہ بتاؤ کہ جاکال جن کی ساتویں بیوی کی عمر کتنی ہے"۔ پری نے عمرو کے سامنے اپنا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"تم جس چڑیل کی عمر پوچھ رہی ہو وہ جاکال جادوگر کی کونسی بیوی ہے۔ میرا مطلب ہے کیا وہ جاکال جادوگر کی پہلی بیوی ہے، دوسری، تیسری یا ساتویں"۔ عمرو نے پوچھا۔

"وہ جاکال جادوگر کی پہلی بیوی ہے"۔ اس پری نے کہا۔

"ہونہہ، تمہارا نام کیا ہے"۔ عمرو نے پوچھا۔

"میرا نام کاتاری ہے"۔ اس پری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم بھی پاتال کی چڑیل ہو"۔ عمرو نے اس کے پیروں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا جو پیچھے

کی طرف مڑے ہوئے تھے۔ یہ اس بات کی نشانی تھی کہ یہ پری اصل میں چڑیل تھی۔

"ہاں، میں بھی چڑیل ہوں۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ اس پری نے کہا جو کاتاری چڑیل ہی تھی۔

"تمہاری اس وقت عمر کیا ہے"۔ عمرو نے اس سے اچانک پوچھا۔

"میری عمر ایک سو سات سال ہے اور اوہ، اوہ"۔ کاتاری چڑیل اچانک چونک پڑی اور عمروعیار کی جانب کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگی۔ عمرو نے جس چالاکی سے اس سے سوال کیا تھا اس کا جواب کاتاری چڑیل نے خود ہی دے دیا تھا۔

"تو پھر سنو، تم جاکال جادوگر کی پہلی بیوی ہو اور تمہاری عمر ایک سو سات سال ہے"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کاتاری چڑیل کے حلق سے ایک خوفناک غراہٹ نکلی اور اچانک وہ پہلی پری کی طرح وہاں سے غائب ہو گئی۔

کاتاری چڑیل کے غائب ہوتے ہی وہاں تیسری پری آ گئی۔ جو پہلی دو پریوں جیسی تھی مگر اس پری

کا رنگ پہلی پریوں سے زیادہ سیاہ تھا۔

"عمرو عیار، میرا تعلق سانپوں کی ایک نسل سے ہے۔ میں ایک ناگن ہوں۔ میں نے ایک پری کا روپ دھار رکھا ہے۔ تم مجھے بتاؤ میں سانپوں کی کس نسل سے تعلق رکھتی ہوں"۔ اس پری نے عمرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہارا تعلق آشتاری سانپوں کی نسل سے ہے ناگن پری"۔ عمرو نے جو غور سے اس پری کو دیکھ رہا تھا مسکراتے ہوئے کہا تو پری بری طرح سے اچھل پڑی۔ اس کا چہرہ بگڑ کر اور زیادہ بھیانک ہو گیا تھا اور اس کی آنکھوں میں شدید حیرت ابھر آئی تھی۔

"اوہ، تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ میرا تعلق آشتاری سانپوں کی نسل سے ہے"۔ ناگن پری نے کہا۔

"میں نے مختلف مہموں میں جنگلات میں سفر کرتے ہوئے بے شمار سانپوں اور ناگوں کو ہلاک کیا ہے ناگن پری۔ ان میں سے میں نے ایک ایسے ناگ کو بھی ہلاک کیا تھا جو مرنے سے پہلے انسانی شکل میں آ گیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ آشتاری نسل

کے سانپوں میں سے ہے۔ اس کے دونوں کانوں پر سفید رنگ کی نشانیاں تھیں۔ وہی نشانیاں تمہارے دونوں کانوں کی لوؤں پر بھی ہیں۔ جس کی وجہ سے میں نے تمہیں پہچان لیا تھا۔ وہ انسان ہلاک ہوتے ہی دوبارہ سانپ بن گیا تھا"۔ عمرو نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ناگن پری اسے غضبناک نظروں سے گھورنے لگی اور پھر وہ اچانک وہاں سے غائب ہو گئی۔ جس کا مطلب تھا کہ عمرو نے اس کے سوال کا بھی درست جواب دیا تھا۔ اس بار اس نے نہایت آسانی سے اس طلسم کے مرحلوں کو فتح کر لیا تھا۔

پاتال کی چھٹی تہ دھویں کی تھی۔ عمرو جب پہلے مرحلوں کی طرح اس کمرے میں نمودار ہوا تو اس نے خود کو دھویں کے کمرے میں موجود پایا تھا۔ لیکن عمرو جس جگہ کھڑا تھا اس کے پیروں کے نیچے ٹھوس زمین تھی۔

عمرو نے دھویں کی چابی سے دھویں کا تالا کھولا اور پھر دھویں کی سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ دھویں کی چابی کی طرح دھویں کا کمرہ، دھویں کا تالا اور دھویں کی سیڑھیاں ٹھوس حالت میں تھیں۔ آخری زینے پر پہنچ کر عمرو رک گیا۔ اس نے زنبیل سے مکولا سانپ کو

باہر نکال لیا۔

"ہاں مکولا سانپ۔ کیا پاتال کی چھٹی تہہ کے طلسمات کے بارے میں تم مجھے بتانا پسند کرو گے"۔ عمرو نے بوتل کو اپنے چہرے کے قریب لا کر مکولا سانپ کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں، میں مجبور ہوں عمرو عیار۔ تم نے مجھے بوتل میں بند کر کے اور مجھ سے ناگ دیوتا کی قسم لے کر مجھے اس بات پر مجبور کر رکھا ہے کہ میں تمہیں پاتال کی ہر تہہ کے طلسمات کے بارے میں بتاؤں"۔ مکولا سانپ نے کہا۔ اس کا لہجہ بجھا بجھا سا اور مایوسی سے بھرپور تھا۔

"تو پھر بتاؤ"۔ عمرو نے اس کی بات سن کر اور زیادہ مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان طلسمات کے پہلے مرحلے میں تم ایک میدان میں پہنچو گے۔ میدان میں تمہارے دائیں جانب ایک لمبا تڑنگا جادوگر نمودار ہوگا۔ تمہیں اس جادوگر کے ساتھ دوڑ لگانی ہے۔ میدان کے انتہائی سرے پر ایک سرخ رنگ کی چٹان ہے۔ تم دونوں میں سے جو دوڑ

لگا کر پہلے اس سرخ چٹان تک پہنچے گا جیت اسی کی ہوگی۔ ہارنے والا اسی وقت جل کر ہلاک ہو جائے گا "۔ مکولا سانپ نے کہا۔

" اور دوسرا طلسم۔ وہ کیا ہے "۔ عمرو نے کہا۔

" دوسرے طلسم میں تمہارے سامنے ایک بڑھیا کا خوفناک چہرہ اور دو موٹی بدروحیں آئیں گی۔ بڑھیا کے خوفناک چہرے کے گال بے حد پھولے ہوئے ہوں گے۔ اس کے چہرے کا رنگ سبز ہے۔ بڑھیا کی سرخ زبان جو بے حد لمبی اور نوکیلی ہے اس کے منہ سے نکل کر مڑی ہوئی ہوگی۔ جیسے وہ اپنی زبان کی نوک اپنی ناک سے لگانا چاہتی ہو۔ موٹی بدروحوں کے ہاتھوں میں تلواریں ہوں گی۔ وہ تمہارے اردگرد ہنایت تیزی سے ایک دائرے کی صورت میں گھومنا شروع کر دیں گی۔ ان کے گھومنے کی رفتار اس قدر تیز ہوگی کہ تمہاری نظر شاید ہی ان پر ٹک سکے۔ دائرے کی صورت میں گھومتے ہوئے موٹی بدروحیں اپنی تلواریں زور زور سے گھما رہی ہوں گی۔ تمہیں ان موٹی بدروحوں کے درمیان سے ان کی تلواروں سے بچ کر

نکلنا ہوگا۔ موٹی بدروحوں کے دائرے سے نکل کر تمہیں ایک لمحے سے کم وقفے میں بڑھیا کے خوفناک چہرے کے منہ سے نکلی ہوئی سرخ زبان کو کاٹنا ہوگا۔ جیسے ہی تم اس بڑھیا کی زبان کاٹو گے بڑھیا کا خوفناک چہرہ وہاں سے غائب ہو جائے گا اور موٹی بدروحیں گھومنا بند کر دیں گی۔ موٹی بدروحیں تم پر حملہ کریں گی۔ تمہیں ان بدروحوں کے حملوں سے بچتے ہوئے اپنی تلوار کے ایک ہی وار سے باری باری ان کی گردنیں اڑانی ہوں گی۔ ان بدروحوں کی گردنیں بے حد موٹی اور سخت ہیں جن کو کاٹنے کے لئے تمہیں ہزاروں من وزنی تلوار یا کلہاڑے کی ضرورت ہوگی۔ بہرحال تم یہ کیسے کرتے ہو یہ تمہارا کام ہے۔ اگر تم اس مرحلے کو فنا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہو تو تم تیسرے مرحلے میں خود کو ایک فولادی پنجرے میں قید پاؤ گے۔ اس پنجرے کی سلاخیں بے حد موٹی ہیں۔ اس پنجرے کا کوئی دروازہ نہیں ہے۔ تمہیں اس پنجرے کو ہاتھ لگائے بغیر اس سے باہر نکلنا ہے۔ اگر تمہارا لباس بھی اس پنجرے کی کسی سلاخ کو چھو گیا تو

تم اسی لمحے جل مرو گے۔ یہاں میں تمہیں یہ بھی بتاتا چلوں کہ اس پنجرے سے نکلنے کے لئے تمہارے پاس وقت بہت کم ہوگا کیونکہ جیسے ہی تم پنجرے میں پہنچو گے پنجرہ ہر طرف سے سکڑنا شروع ہو جائے گا۔ اس کے بعد کیا ہوگا یہ میں تمہیں بتا چکا ہوں"۔ مکولا سانپ نے کہا اور خاموش ہو گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں یہ سب کچھ کر لوں گا"۔ عمرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں، تم جیسا انسان واقعی سب کچھ کر سکتا ہے"۔ مکولا سانپ نے کہا۔ عمرو نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور اسے زنبیل میں ڈال لیا۔

"پاتال کی چھٹی تہہ کے ان تین طلسمات کو فتح کرنے کے بعد پاتال کی ساتویں اور آخری تہہ کے تین طلسمات فتح کر کے میں سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں پہنچ جاؤں گا۔ خدا خدا کر کے آخر یہ خوفناک طلسمات ختم ہونے کو آ رہے ہیں۔ ورنہ مجھے تو سچ سچ یوں لگنے لگا تھا کہ یہ خوفناک طلسمات ختم نہیں ہوں گے البتہ میں ضرور ختم ہو جاؤں گا"۔ عمرو نے

بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

پہلے مرحلے میں عمرو عیار کا ایک جادوگر کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ تھا۔ اس لئے عمرو نے زینے سے اترنے سے پہلے پیروں میں سرخ جوتیاں پہن لی تھیں۔ جن کی مدد سے وہ نہایت تیز رفتاری سے دوڑ سکتا تھا۔

سرخ جوتیاں پہن کر عمرو جیسے ہی زینے سے اترا اس نے خود کو ایک میدان میں موجود پایا۔ اسی لمحے روشنی سی چمکی اور عمرو عیار کے دائیں جانب ایک لمبا تڑنگا جادوگر نمودار ہوا۔ اس جادوگر کی ٹانگیں بے حد لمبی تھیں۔ وہ دبلا پتلا سا تھا۔ اس کا چہرہ اس کے جسم کی مناسبت سے کافی بڑا اور لمبوترا تھا۔

"عمرو عیار، میرا نام برق جادوگر ہے۔ تمہیں میرے ساتھ دوڑ لگانی ہے۔ ہم میں سے جو زیادہ تیز دوڑ کر اس میدان کے آخری سرے پر موجود ایک سرخ پھول کو ہاتھ لگائے گا جیت اسی کی ہوگی۔ ہارنے والا اسی لمحے جل کر بھسم ہو جائے گا"۔ اس لمبی ٹانگوں والے جادوگر نے عمرو عیار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اور کچھ"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

"نہیں، میں ایک دو تین کہوں گا تو ہم دونوں ایک ساتھ دوڑ پڑیں گے"۔ برق جادوگر نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرے قریب آ جاؤ"۔ برق جادوگر نے کہا تو عمرو اس کے قریب آگیا۔

"ایک، دو، تین"۔ برق جادوگر نے کہا اور پھر اس نے اچانک نہایت تیزی سے سامنے کی طرف بھاگنا شروع کر دیا۔ اس کی ٹانگیں چونکہ پتلی اور لمبی تھیں اس لئے وہ دیکھتے ہی دیکھتے کافی آگے نکل گیا جبکہ عمروعیار بدستور اپنی جگہ کھڑا رہا۔ جب برق جادوگر برق رفتاری سے بھاگتا ہوا کافی آگے نکل گیا تو عمرو نے بھی اس کے پیچھے دوڑ لگا دی۔ اس نے چونکہ سرخ جوتیاں پہن رکھی تھیں اس لئے وہ نہایت تیزرفتاری سے دوڑتا ہوا برق جادوگر کے قریب پہنچ گیا۔ اسے نزدیک آتا دیکھ کر برق جادوگر نے اپنی رفتار اور زیادہ تیز کر دی مگر عمروعیار کی سرخ جوتیوں کا مقابلہ کرنا اس کے بس کی بات نہ تھی۔ عمرو دیکھتے

ہی دیکھتے برق جادوگر سے کافی آگے نکل گیا۔ برق جادوگر غصے سے بری طرح چیخنے لگا۔ وہ جان توڑ کر اور نہایت برق رفتاری سے عمرو کے پیچھے آ رہا تھا۔ سرخ جوتیوں کی وجہ سے عمرو کی رفتار بجلی سے بھی زیادہ تیز تھی۔ وہ آن کی آن میں میدان کے آخری سرے تک جا پہنچا۔ اسے میدان کے سرے پر ایک سرخ چٹان نظر آئی تو وہ تیزی سے اس کے قریب جا کر رک گیا۔ عمرو نے سرخ چٹان کو چھوا تو اسے اچانک ایک فلک شگاف چیخ سنائی دی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ برق جادوگر تیزی سے بھاگتا ہوا اس کے پیچھے آ رہا تھا مگر اس کے جسم میں آگ لگی ہوئی تھی۔ وہ کچھ دیر دوڑتا رہا پھر الٹ کر گر گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے جل کر کوئلہ بن گیا۔ جیسے ہی برق جادوگر جل کر ہلاک ہوا اسی لمحے وہاں گہری تاریکی چھا گئی اور پھر وہاں بدروحوں کے چیخنے اور ان کے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔

"افسوس ہلاک ہوا میں عمروعیار کی وجہ سے۔ میں برق جادوگر ہونے کے باوجود عمروعیار سے زیادہ

تیز رفتاری سے نہ دوڑ سکا تھا۔ چند لمحوں بعد برق جادوگر کی روتی ہوئی آواز سنائی دی۔ پھر جیسے ہی برق جادوگر کی آواز ختم ہوئی وہاں سے تاریکی چھٹ گئی۔ اس بار عمرو عیار ایک چھوٹے سے میدان میں پہنچا تھا۔ عمرو کے سامنے چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں تھیں۔ عمرو حیران ہو کر ابھی چاروں طرف دیکھ رہا تھا کہ اس کے عقب میں ایک بڑھیا کا انتہائی ہیبت ناک اور بہت بڑا چہرہ نمودار ہوا۔ اس بڑھیا کا منہ اس کے سر سے بے حد بڑا تھا۔ اس کے گال بھی غباروں کی طرح پھولے ہوئے تھے۔

بڑھیا کے بال سفید تھے۔ اس کی آنکھیں بے حد بڑی اور سرخ اور زرد تھیں۔ اس بڑھیا کے ہونٹ اور چہرہ سبز رنگ کا تھا۔ بڑھیا کے منہ سے اس کی لمبی اور نوکیلی زبان باہر نکلی ہوئی تھی جو واقعی اس انداز میں اوپر کو اٹھی ہوئی تھی۔ جیسے وہ زبان کی نوک ناک سے لگانا چاہتی ہو۔ اسی لمحے جھماکے ہوئے اور وہاں موٹی موٹی اور نہایت خوفناک دو بدروحیں نمودار ہوئیں وہ بدروحیں بے حد موٹی تھیں۔

ان بدروحوں نے نیلے رنگ کا عجیب و غریب لباس پہن رکھا تھا۔ ان کے سروں پر گول اور نوکیلی ٹوپیاں تھیں جن پر پھندنے بھی لگے ہوئے تھے۔ ان دونوں بدروحوں کے ہاتھوں میں تلواریں تھیں۔ جیسے ہی موٹی بدروحیں وہاں نمودار ہوئیں۔ بڑھیا کی ناک سے عجیب اور انتہائی خوفناک آوازیں نکلنے لگیں وہ آوازیں اس قدر کریہہ تھیں کہ خوف سے عمرو عیار کی آنکھیں پھیل گئیں۔ وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں پلٹا اور پھر بڑھیا کے خوفناک چہرے اور موٹی بدروحوں کو دیکھ کر عمرو حیران رہ گیا تھا۔ اس نے پہلے کبھی اس قدر پھولے ہوئے گالوں والا چہرہ نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی اس نے کبھی اس قدر موٹی بدروحیں دیکھی تھیں۔

موٹی بدروحیں تلواریں اٹھائے خاصے فاصلے پر ایک دائرے کے پیچھے کھڑی تھیں۔ جیسے ہی عمرو ان کی طرف پلٹا بدروحیں حرکت میں آ گئیں اور انہوں نے نہایت تیزی سے ایک دائرے کی صورت میں عمرو کے گرد بھاگنا شروع کر دیا۔ ان کی رفتار اچانک اس قدر تیز ہو گئی کہ واقعی عمرو کو ان پر نظریں ٹکائے

رکھنا مشکل ہو گیا۔ موٹی بدروحوں سے بڑھیا کا خوفناک
چہرہ کافی پیچھے تھا۔ بدروحیں خوفناک آوازوں میں چیختی
ہوئیں اور تلواریں لہراتے ہوئے بھاگ رہی تھیں۔
ان کی تیزرفتاری دیکھ کر عمروعیار پریشان ہو گیا۔ وہ
سرخ جوتیوں کی بھی مدد سے بھاگ کر ان بھاگتی ہوئی
موٹی بدروحوں کے دائرے سے نہیں نکل سکتا تھا۔
پھر اچانک عمرو کو کوئی خیال آیا۔ اس نے جلدی سے
پیروں سے سرخ جوتیاں اتار کر زنبیل میں ڈالیں اور
ان کی جگہ اس نے زنبیل سے سبز رنگ کی جوتیاں
نکال کر پیروں میں ڈال لیں۔ سبز جوتیاں نیچے سے
کافی پھولی ہوئی تھیں۔

عمرو نے سبز جوتیوں کو پیروں میں پہنا اور زنبیل
سے تلوار حیدری نکال کر ہاتھ میں لے لی۔ پھر وہ
اپنی جگہ سے اچھلا اور پھر جیسے ہی اس کی جوتیاں
زمین سے لگیں ان جوتیوں نے عمرو کو ایک بار پھر
اچھال دیا۔ اس بار عمرو خاصا اونچا اچھلا تھا۔ اچھلتے ہی
عمروعیار نے اپنے جسم کو ایک خاص انداز میں موڑا
اور فضا میں قلابازی کھا کر ان بدروحوں کے دائرے

ے اوپر سے ہوتا ہوا دوسری طرف آگیا۔ جس طرف
ں بڑھیا کا خوفناک چہرہ تھا۔

عمرو جیسے ہی موٹی بدروحوں کے دائرے سے نکل
ر دوسری طرف آیا اس بار جوتیوں نے اسے اچھلنے
ی بجائے جیسے زمین پکڑ لی۔ عمرو چھلانگ لگا کر عین
بڑھیا کے چہرے کے قریب آگیا تھا۔ اس نے ایک
ہ ضائع کئے بغیر اچانک تلوار حیدری مار کر اس بڑھیا
ی منہ سے نکلی ہوئی اس کی زبان کاٹ دی۔ جیسے ہی
بڑھیا کی زبان کٹی اس کے منہ سے خون فوارے کی
طرح اچھل پڑا۔ عمرو تیزی سے ایک طرف ہو گیا ورنہ
بڑھیا کے منہ سے نکلنے والا خون اس کے کپڑے
خراب کر دیتا۔ بڑھیا کی ناک سے جنگلی سانڈوں جیسی
آوازیں نکل رہی تھیں۔ پھر اچانک ایک جھماکا ہوا
اور بڑھیا کا چہرہ وہاں سے غائب ہو گیا۔ بڑھیا کا چہرہ
غائب ہوا تو دائرے میں بھاگتی ہوئی موٹی بدروحوں
ے بھی بھاگنا بند کر دیا۔ وہ رک کر عمروعیار کی
جانب نہایت خوفناک نظروں سے گھورنے لگیں۔
" تم نے ملکہ جادوگرنی کی زبان کاٹ کر اسے فنا کر

دیا ہے عمرو عیار۔ اب ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گی"۔ ان بدروحوں نے عمرو کو خوفناک نظروں سے گھورتے ہوئے چیخ کر کہا اور تلواریں لئے بھاگتی ہوئی عمرو کے قریب آگئیں۔ ان موٹی بدروحوں نے عمرو کے قریب آتے ہی اچانک نہایت خوفناک انداز میں عمرو پر حملہ کر دیا۔ عمرو نے ان کی تلواروں کے وار تلوار حیدری پر روکے اور پھر اس کا ان موٹی بدروحوں سے نہایت خوفناک مقابلہ شروع ہو گیا۔

موٹی بدروحیں، ان دس جنوں سے زیادہ طاقتور اور پھرتیلی تھیں۔ ان کی تلواریں اس تیزی سے چل رہی تھیں کہ عمرو عیار کو ان سے اپنا آپ بچانا مشکل ہو گیا تھا لیکن اس کے باوجود وہ نہایت دلیری سے ان بدروحوں کا مقابلہ کر رہا تھا۔ پھر عمرو نے سبز جوتیوں پر دباؤ ڈالا تو سبز جوتیوں نے اسے ایک بار پھر اچھال دیا۔ عمرو نے فضا میں اچھل کر قلابازی کھائی اور ایک موٹی بدروح کے اوپر سے ہوتا ہوا اس کے عقب میں آگیا۔ اس سے پہلے کہ موٹی بدروح اس کی طرف پلٹی عمرو نے تلوار حیدری پوری قوت

سے اس کی موٹی گردن پر ماری۔ موٹی بدروح کی گردن کٹی اور پھر اس کا سر اس کے تن سے جدا ہو کر دور جا گرا۔ تلوار حیدری کی ایک ہی ضرب نے اس موٹی بدروح کی فولادی گردن اڑا دی تھی۔ جیسے ہی موٹی بدروح کی گردن کٹی اس کا بے سر کا دھڑ ایک زوردار دھماکے سے نیچے جا گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ اسی لمحے اس بدروح کے دھڑ اور کٹے ہوئے سر میں آگ لگ گئی اور وہ دھڑا دھڑ جلنے لگی۔

"اوہ۔ تم نے مکاٹی کو ہلاک کر دیا ہے"۔ دوسری موٹی بدروح نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں، اب تمہاری باری ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"تم مجھے نہیں مار سکتے آدم زاد۔ میرا نام جکاٹی ہے۔ میں بدروحوں کی سردارنی ہوں"۔ دوسری موٹی بدروح نے غضبناک انداز میں چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے یکدم عمرو پر حملہ کر دیا۔ اس بار اس کے حملے بے حد تیز اور خوفناک تھے۔ موٹی بدروح کے شدید حملوں سے عمرو عیار واقعی بوکھلا گیا تھا۔ وہ الٹے

سیدھے ہاتھ مار کر اس موٹی بدروح جس کا نام جکاٹی تھا سے خود کو بچا رہا تھا۔ عمرو نے سبز جوتیوں سے پہلے کی طرح اچھل کر اس کے عقب میں پہنچ کر اچانک اس کی گردن اڑانے کی کوشش کی تھی مگر موٹی بدروح جس تیزی سے پلٹی تھی اور اس نے جس تیزی سے اپنی تلوار پر عمرو کی تلوار کا وار روکا تھا۔ عمرو واقعی حیران رہ گیا تھا۔

جکاٹی کی تلوار بجلی کی سی تیزی سے کوند رہی تھی۔ پھر اچانک اس نے تلوار عمرو کے سینے پر مارنے کی کوشش کی۔ عمرو تیزی سے اچھلا اس نے فضا میں قلابازی کھائی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ چھلانگ لگا کر موٹی بدروح جکاٹی کے عقب میں جانا چاہتا ہو۔ موٹی بدروح جکاٹی اس بار عمروعیار کے جھانسے میں آ گئی۔ وہ تیزی سے پلٹی تھی ادھر جیسے ہی عمرو کے پیر واپس زمین سے لگے اس نے تلوار گھمائی۔ دوسرے ہی لمحے موٹی بدروح جکاٹی کی گردن بھی اس کے تن سے جدا ہو کر دور جا گری۔

موٹی بدروح کا بے دھڑ کا سر ایک دھماکے سے

ین پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ ر اچانک اس کے دھڑ اور کٹے ہوئے سر میں آگ ل گئی۔ اتنی دیر میں پہلی موٹی بدروح مکاٹی پوری رح جل کر راکھ بن چکی تھی۔ جکاٹی بدروح بھی چند لمحوں میں جل کر خاکستر ہو گئی۔ اس بدروح کے اکھ بنتے ہی وہاں اندھیرا چھا گیا تھا۔ پہلے کی طرح ہاں بدروحوں کے چیخنے اور رونے کی آوازیں آتی رہیں ر ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

مارا مجھے اور میری محافظ موٹی بدروحوں مکاٹی اور کاٹی کو عمروعیار نے۔ میرا نام ملکہ جادوگرنی تھا۔ یہ واز اس جادوگرنی کی تھی جس کی عمرو نے زبان کاٹی ی۔ جیسے ہی ملکہ جادوگرنی کی آواز ختم ہوئی اسی لمحے ہاں سے تاریکی چھٹ گئی۔ اس بار جو روشنی ہوئی تو مرو نے خود کو ایک موٹی موٹی سلاخوں والے پنجرے یں پایا۔

پنجرہ کافی بڑا تھا اور چاروں طرف سے بند تھا۔ س پنجرے کا کوئی دروازہ نہیں تھا۔ عمرو پنجرے کے رمیان میں کھڑا تھا۔ ابھی عمرو حیرت سے اس پنجرے

کو دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک پنجرے کی سلاخوں نے ہر طرف سے سکڑنا شروع کر دیا۔

پنجرہ گو کافی بڑا تھا اور اس کے سکڑنے کی رفتار بھی زیادہ نہیں تھی مگر اس کے باوجود پنجرے کو اس طرح سکڑتے دیکھ کر عمرو عیار بوکھلا گیا تھا۔

اردو بکس اپلوڈِڈ بائے احمد
ای میل: urdubooks.net@gmail.com

پنجرے کے سکڑنے کی رفتار میں تیزی آتی جا رہی تھی۔ پنجرے کو اس طرح سکڑتے دیکھ کر عمرو خاصا پریشان ہو گیا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس بند پنجرے سے کیسے نکلے گا۔

پنجرے کی سلاخیں عمرو سے کچھ فاصلے پر آ گئی تھیں اور عمرو کا چہرہ شدید پریشانی سے بگڑ گیا تھا۔ پھر اچانک اسے سنہری انگوٹھی کا خیال آیا جو اسے شہزادی سورنگ پری نے گاجوکا جادوگر کی مہم کے لئے دی تھی۔

سنہری انگوٹھی کا خیال آتے ہی عمرو نے آنکھیں بند

کر لیں۔

"سنہری انگوٹھی، مجھے اس پنجرے سے باہر نکالو۔"
عمرو نے دل ہی دل میں سنہری انگوٹھی سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو اس کے دائیں ہاتھ کی ایک انگلی میں تھی۔ عمرو کا اتنا کہنا تھا کہ اسی لمحے وہ پنجرے سے غائب ہوا اور دوسرے ہی لمحے وہ پنجرے سے باہر موجود تھا۔

"آنکھیں کھول لیں آقا، آپ پنجرے سے باہر آ چکے ہیں"۔ عمرو کو زنبیل کے محافظ بونے کی آواز سنائی دی تو عمرو نے جلدی سے آنکھیں کھول دیں اور پھر خود کو پنجرے سے باہر دیکھ کر اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

عمرو عیار اس وقت پاتال کی ساتویں اور آخری تہہ جو آگ کی تھی کے آخری زینے پر کھڑا تھا۔ پہلے مرحلوں کی طرح وہ آگ کے کمرے میں موجود آگ کے تالے کو کھول کر آگ کے زینے بھی آسانی سے اتر آیا تھا۔ آگ کا کمرہ، اس کمرے میں بنے ہوئے آگ کے دروازے میں لگا ہوا آگ کا تالا اور آگ کی سیڑھیاں گو ٹھوس حالت میں تھیں مگر ان میں شدید آگ بھڑک رہی تھی۔ آگ کی جلن سے بچنے کے لئے عمرو نے چاندی کی گولی اپنے منہ میں رکھ لی تھی جس کی وجہ سے اسے نہ آگ نے نقصان پہنچایا تھا اور نہ

ہی اسے تپش کا احساس ہو رہا تھا۔

آخری زینے پر پہنچتے ہی عمرو نے زنبیل سے مکولا سانپ والی شیشے کی بوتل نکال لی تھی۔

"لو مکولا سانپ میں پاتال میں آن پہنچا ہوں"۔ عمرو نے مکولا سانپ کی طرف دیکھتے ہوئے ہشاش بشاش لہجے میں کہا۔

"ہاں، میں دیکھ رہا ہوں"۔ مکولا سانپ نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں اب کوئی غصہ یا حیرت نہیں تھی۔ شاید اسے یقین ہو گیا تھا کہ عمرو عیار جیسا انسان ہر طرح کے حالات سے نپٹنے کا طریقہ جانتا ہے اور سامری جادوگر کے طلسمات بھی عمرو عیار کا کچھ نہیں بگاڑ سکے تھے۔

"بتاؤ۔ ساتویں پاتال کے طلسمات کے بارے میں بتاؤ"۔ عمرو نے کہا۔

"عمرو عیار، اس پاتال کے طلسمات پہلے سے بے حد بڑے اور انتہائی خوفناک ہیں۔ اس پاتال میں سب سے پہلے جو طلسم کھلے گا وہ تاریکی کا طلسم ہے۔ تاریکی میں تم پر بے شمار خوفناک بدروحیں حملہ کریں گی۔

ہیں خود کو ان بدروحوں کے حملوں سے بچانا ہوگا۔ ن بدروحوں کے رنگ سیاہ ہیں جو تمہیں تاریکی میں ر نہیں آئیں گی لیکن ان میں ایک بدروح جس کا گ سرخ ہے شاید وہ تمہیں نظر آ جائے۔ تمہیں ن سیاہ بدروحوں کے ساتھ اس سرخ بدروح کا بھی لہ کرنا ہوگا۔ اگر تم اس مرحلے میں کامیاب ہو گئے تم خود کو ایک انتہائی اونچے اور لمبے مینار پر کھڑے ؤ گے۔ اس مینار کے چاروں طرف نیچے لاوا ہی لاوا ہوگا جس میں فولادی چٹانیں بھی ایک لمحے سے کم نئے میں گل جاتی ہیں۔ اچانک تمہارے پاؤں کے نیچے سے مینار غائب ہو جائے گا اور تم اس گرم اور لتے ہوئے سرخ لاوے میں گرتے چلے جاؤ گے۔ اوے میں ایک جگہ ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی ٹان ہے۔ اگر تم اس چٹان پر گرے تو تمہاری زندگی ئ جائے گی اور تم اس پاتال کے تیسرے اور آخری رحلے میں داخل ہو جاؤ گے ورنہ لاوے میں گر کر تم ی ایک لمحے سے کم وقفے میں جل کر راکھ بن جاؤ گے۔ تیسرے مرحلے میں تمہارے سامنے ایک بہت

بڑا دریا آئے گا۔ تمہیں اس دریا کا سارا پانی ختم کرنا ہوگا۔ اس دریا کے نیچے تمہیں ایک زینہ نظر آئے گا جو پہلے زینوں سے انتہائی طویل ہے۔ وہ زینہ دس ہزار زینوں پر مشتمل ہے۔ اس زینے سے اتر کر ہی تم سامری جادوگر کے سیاہ معبد کے سامنے پہنچ سکو گے"۔ مکولا سانپ نے کہا۔

"اوہ، کیا تم مجھے تاریکی کی بدروحوں سے بچنے کا کوئی طریقہ نہیں بتا سکتے"۔ عمرو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ کیونکہ یہ مرحلے واقعی پہلے تمام مرحلوں سے زیادہ سخت اور خوفناک تھے ۔ جن کے تصور سے ہی عمروعیار کی پریشانی میں کئی گنا اضافہ ہوگیا تھا۔

"تاریکی کی سیاہ بدروحوں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ اگر تم کسی طرح سے غائب ہو جاؤ تو وہ تمہیں نہیں دیکھ سکیں گی۔ جب تم ان کو نظر نہیں آؤ گے تو وہ تم پر حملہ نہیں کر سکیں گی۔ تم غیبی حالت میں کسی طرح سرخ بدروح کو ہلاک کر دینا۔ سرخ بدروح کے ہلاک ہوتے ہی سیاہ بدروحیں بھی اسی وقت ہلاک ہو جائیں گی"۔ مکولا سانپ نے

کہا۔

"اوہ، بہت خوب۔ اور دوسرے مرحلے میں، میں گ کے لاوے میں گرنے سے کیسے بچ سکتا ہوں"۔ رو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"آگ کے لاوے سے بچنے کے لئے تمہیں اس سیاہ چٹان پر اترنا ہوگا جس کے بارے میں، میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں"۔ مکولا سانپ نے کہا۔

"کیا اس چٹان پر اترنے کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے"۔ عمرو نے پوچھا۔

"نہیں، یہ کام تمہیں خود ہی کرنا پڑے گا"۔ مکولا سانپ نے جواب دیا۔

"ہونہہ، آخری مرحلے میں جو دریا ہے۔ اس کا میں سارا پانی کیسے ختم کر سکتا ہوں کم از کم اس کے بارے میں ہی بتا دو"۔ عمروعیار مکولا سانپ کا جواب سن کر پھر جھنجھلا گیا تھا۔

"اس کام کو بھی تم نے خود ہی سرانجام دینا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ دریا کے پانی کو کیسے غائب کیا جا سکتا ہے"۔ مکولا سانپ نے کہا تو عمرو نے بے اختیار

ہونٹ بھینچ لئے۔

"جہنم میں جاؤ"۔ عمرو نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا اور مکولا سانپ کی بوتل کو زنبیل میں ڈال لیا۔

"اب تم کیا کہتے ہو محافظ بونے۔ کیا ان خوفناک مرحلوں میں بھی تم میری کوئی مدد نہیں کرو گے"۔ عمرو نے تنگ آ کر زنبیل کے محافظ بونے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں آقا عمرو، اس طلسم کے مرحلے آپ کے لئے واقعی بے حد سخت ہیں۔ اس لئے میں آپ کی مدد ضرور کروں گا۔ پہلے مرحلے کے متعلق آپ کو مکولا سانپ بتا چکا ہے۔ دوسرے مرحلے میں آپ جس مینار پر کھڑے ہوں گے اس سے پہلے کہ وہ غائب ہو آپ لاوے میں موجود سیاہ چٹان کی طرف خود ہی چھلانگ لگا دیں۔ چھلانگ لگانے سے پہلے آپ منہ میں سنہری تکیہ رکھ لیں گے تو آپ لاوے میں گرنے کی بجائے سیدھا اس چٹان پر جا گریں گے۔ تیسرے مرحلے میں آپ اپنی زنبیل میں قید کاتش جادوگر، مکولا سانپ اور دس شیروں کو نکال کر اس دریا میں پھینک دیں گے

دریا کا پانی اسی وقت بھاپ بن کر اڑ جائے گا کیونکہ وہ سب آگ کی پیداوار ہیں"۔ زنبیل کے محافظ بونے نے کہا تو عمرو کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"اوہ، بہت شکریہ محافظ بونے۔ یہ سب بتا کر تم نے میری واقعی بہت بڑی مشکل حل کر دی ہے"۔ عمرو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا مسئلہ حل ہو گیا تھا۔ اس لئے اس نے آگ کے زینے سے اپنے قدم نیچے رکھ دیئے۔ اسی لمحے اچانک وہاں گہری تاریکی چھا گئی۔ اچانک ہر طرف سے ہنایت دہشت ناک اور خوفناک چیخیں سنائی دینے لگیں۔ عمرو نے جلدی سے سلیمانی چادر نکال کر اپنے کاندھوں پر ڈال لی اور اس نے زنبیل سے ایک بار پھر تلوار حیدری نکال لی۔ اندھیرا بے حد گہرا تھا۔ عمرو کی آنکھوں میں سلیمانی سرمہ لگا ہوا تھا لیکن اس کے باوجود اسے اس تاریکی میں کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔

چیخوں کی آوازیں بے حد تیز ہو گئی تھیں اور عمرو عیار چاروں طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہا تھا۔

"اوہ، یہ آدم زاد کہاں غائب ہو گیا۔ ڈھونڈو۔

ڈھونڈو اسے"۔ اچانک عمرو کو ایک چیختی ہوئی آواز
سنائی دی۔ عمرو تیزی سے پلٹا اور پھر اسے ایک
طرف سرخ رنگ کا ہیولہ سا دکھائی دیا۔ اس ہیولے
کے سامنے سے بے شمار سیاہ ہیولے گزر رہے تھے۔
اس سرخ ہیولے کو دیکھ کر عمرو سمجھ گیا کہ یہی سرخ
بدروح ہے۔ سیاہ بدروحیں بری طرح سے چیختی ہوئیں
عمرو کو تلاش کر رہی تھیں۔ عمرو نے چونکہ سلیمانی
چادر اوڑھ رکھی تھی اس لئے وہ ان بدروحوں کی
نگاہوں سے اوجھل تھا۔ عمرو تلوار حیدری لئے آگے
بڑھا اور اس سرخ ہیولے کے قریب پہنچ گیا۔

سرخ بدروح ہی چیخ چیخ کر سیاہ بدروحوں کو عمروعیار
کو تلاش کرنے کا حکم دے رہی تھی۔ عمرو نے سرخ
بدروح کے قریب پہنچتے ہی تلوار حیدری مار کر اس
کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ جیسے ہی سرخ بدروح کے دو
ٹکڑے ہوئے وہاں تیز اور انتہائی خوفناک چیخیں گونج
اٹھیں۔ اسی وقت اچانک عمرو کے اردگرد بے شمار
شعلے چمکے اور ان شعلوں میں عمرو نے سیاہ رنگ کے
ہیولوں کو جلتے دیکھا۔ سرخ بدروح کے دونوں ٹکڑوں

ں آگ لگ گئی تھی۔ پھر اچانک شعلے بجھ گئے۔
س کے ساتھ ہی عمروعیار کی آنکھوں کے سامنے سے
ریکی چھٹ گئی اور پھر عمروعیار خود کو ایک پتلے مگر
نچے مینار پر کھڑا دیکھ کر بری طرح سے چونک اٹھا۔
مینار کے چاروں طرف سرخ سرخ آگ بھڑک رہی تھی
اور سرخ رنگ کا کھولتا ہوا لاوا بہہ رہا تھا۔ اس
لاوے میں مینار سے تھوڑے فاصلے پر عمروعیار کو ایک
سیاہ رنگ کی چٹان دکھائی دی جو بہتے ہوئے لاوے
یں ایک جگہ ساکت تھی۔ اس سیاہ چٹان کو دیکھ کر
عمرو نے جلدی سے تلوار حیدری اور سلیمانی چادر
زنبیل میں رکھی اور زنبیل سے ایک سنہری ٹکیہ نکال
کر منہ میں ڈال لی اور پھر اس نے اچانک اس سیاہ
چٹان کی طرف چھلانگ لگا دی۔ جیسے ہی عمرو نے مینار
ے چھلانگ لگائی اسی لمحے مینار وہاں سے غائب ہو
گیا۔ اگر عمرو کو ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو وہ
یقینی طور پر ابلتے ہوئے لاوے میں جا گرتا۔

عمرو نے سیاہ چٹان کی طرف چھلانگ لگائی تو اس
کے جسم کو زور زور سے جھٹکے لگنے لگے۔ دوسرے ہی لمحے

اس کا جسم یکلخت ہلکا پھلکا ہوا اور وہ جیسے ہوا میں تیرتا ہوا سیاہ چٹان کی طرف جانے لگا اور پھر وہ کسی ہلکے پھلکے غبارے کی طرح اس سیاہ چٹان پر جا اترا۔

عمرو کے قدم جیسے ہی اس چٹان سے لگے اسی لمحے وہاں تاریکی چھا گئی۔ اس بار تاریکی صرف ایک لمحے کے لئے چھائی تھی۔ روشنی ہوئی تو عمرو نے خود کو ایک بہت بڑے دریا کے کنارے کھڑے پایا۔

عمرو نے محافظ بونے کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے مکولا سانپ، کاتش جادوگر اور دس طلسمی شیروں کو زنبیل سے نکال کر اس دریا میں پھینک دیا۔ جیسے ہی وہ سب دریا میں گرے بھک کی آواز کے ساتھ دریا کا سارا پانی بھاپ بن کر اڑ گیا۔ عمرو عیار کو خشک دریا کے وسط میں ایک خلا نظر آیا۔ وہ تیزی سے اس خلا کے قریب چلا گیا۔ وہاں بھی عمرو کو زینے دکھائی دیئے تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ کیونکہ ان زینوں کی تعداد دس ہزار تھی پھر اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس خلا میں اترتا چلا گیا۔

طویل اور دس ہزار زینے اترتے ہوئے عمرو کا برا حال ہو گیا تھا۔ اس کا سارا جسم پسینے سے بھیگا ہوا تھا اور وہ یوں گہرے گہرے سانس لے رہا تھا جیسے میلوں دوڑ لگا کر آیا ہو۔ عمرو عیار کے سامنے ایک گول اور نوکیلے پتھروں کی بنی ہوئی بہت بڑی عمارت تھی۔ جس پر چار مینار اور درمیان میں ایک گول گنبد بنا ہوا تھا۔ میناروں کے سروں پر بڑی بڑی جناتی کھوپڑیاں ٹنگی ہوئی تھیں اور گنبد پر سیاہ رنگ کی خوفناک شیطانی شکلیں بنی ہوئی تھیں۔

اس عمارت کے سات دروازے تھے جو کھلے ہوئے تھے ۔ عمرو پاتال کی سات تہوں کو عبور کر کے وہاں پہنچا تھا اس لئے اس عمارت جو کہ سامری جادوگر کا سیاہ معبد تھی کے ساتوں دروازے کھل گئے تھے ۔

اب عمرو کو ان سات دروازوں میں سے ایک دروازے سے گزر کر معبد کے اندر جانا تھا۔ سنہری تختی نے عمرو کو بتا دیا تھا کہ ان سات دروازوں میں سے ایک دروازہ زندگی کا تھا باقی چھ دروازے موت کے دروازے تھے ۔ جن سے اگر عمرو سیاہ معبد میں جانے کی کوشش کرتا تو وہ اسی وقت ہلاک ہو سکتا تھا۔

کچھ دیر عمرو عمارت کے پاس کھڑا اپنا سانس بحال کرتا رہا پھر اس نے سامری کے سیاہ معبد میں جانے کا فیصلہ کر لیا۔

عمرو جن خوفناک طلسمات کو فنا کر کے وہاں پہنچا تھا اس لحاظ سے اس کے سامنے یہ دروازے معمولی حیثیت رکھتے تھے ۔ یہاں بھی عمرو نے اپنے ہمشکل طلسمی پتلے کو استعمال کیا تھا۔ عمرو کے حکم پر طلسمی

پتلا ایک دروازے کے اندر گیا تو اسی لمحے جل کر راکھ ہو گیا۔ پھر اچانک عمرو کی زنبیل بھاری ہو کر یکدم ہلکی ہو گئی۔ عمرو نے پھر پتلے کو باہر نکالا اور اسے دوسرے دروازے کی طرف بھیج دیا۔ اس دروازے میں بھی داخل ہو کر طلسمی پتلا جل گیا اور فوراً عمرو کی زنبیل میں واپس آگیا۔ اس طرح عمرو نے باری باری اس طلسمی پتلے کو چھ دروازوں سے اندر بھیجا، ہر بار طلسمی پتلا جل کر اس کی زنبیل میں واپس آ جاتا۔

اب ایک دروازہ باقی تھا۔ طلسمی پتلے کی وجہ سے عمرو کو معلوم ہو گیا تھا کہ زندگی کا دروازہ کون سا ہے۔

چنانچہ اس نے ایک مرتبہ پھر زنبیل سے سلیمانی چادر نکال کر کاندھوں پر ڈالی اور عوج بن عنک کی تلوار بھی زنبیل سے نکال کر ہاتھوں میں لے لی اور اس نے ایک بار پھر آنکھوں میں سلیمانی سرمہ لگا لیا۔

پھر عمرو عیار اس دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جس میں اس نے طلسمی پتلے کو نہیں بھیجا تھا۔ عمرو آسانی سے اس دروازے میں داخل ہو گیا۔ ہر طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اس بار عمرو نے چونکہ سلیمانی سرمہ

لگا لیا تھا۔ اس لئے وہ اندھیرے میں آسانی کے ساتھ دیکھ سکتا تھا۔ سامنے ایک طویل راہداری تھی۔ راہداری میں دائیں بائیں بے شمار خوفناک شکلوں والی سیاہ بدروحیں موجود تھیں۔ جیسے وہ کسی نادیدہ ہستی کو ڈھونڈ رہی ہوں۔

مختلف راہداریوں سے ہوتا ہوا عمرو ایک بڑے کمرے میں آ گیا۔ اس کمرے میں ایک چبوترے پر سامری جادوگر کا سیاہ رنگ کا بڑا سا بت بنا ہوا تھا جس کے سر پر سرخ رنگ کی ایک شیطانی کھوپڑی تھی۔ اس بت کے سامنے شہزادی ساسان جادو گھٹنوں کے بل سر جھکائے بیٹھی تھی۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور وہ پہلے سے بے حد کمزور دکھائی دے رہی تھی۔

شہزادی ساسان جادو کو دیکھ کر عمرو کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ پہلے عمرو نے سوچا کہ وہ شہزادی ساسان جادو کے سامنے آ کر اسے بتا دے کہ وہ اسے لینے کے لئے انتہائی خوفناک طلسمات سر کر کے پہنچ گیا ہے۔ مگر پھر اس نے سوچا کہ اسے پہلے سامری جادوگر کے

بت اور سرخ کھوپڑی کو توڑ دینا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو بت اور سرخ کھوپڑی وہاں سے غائب ہو جائے اور عمرو عیار کی یہ طویل اور خوفناک مہم بے کار جائے۔ اس کے علاوہ عمرو کو اس سیاہ معبد کے تہہ خانوں سے خزانے بھی حاصل کرنے تھے۔ چنانچہ عمرو نے زنبیل کا منہ کھولا اور شہزادی ساسان جادو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"چل زنبیل میں"۔ اس کا اتنا کہنا تھا کہ اسی لمحے شہزادی ساسان جادو جھکی ہوئی حالت میں اچھلی اور اڑتی ہوئی زنبیل میں داخل ہو کر غائب ہو گیا۔ شہزادی ساسان جادو کو زنبیل میں ڈال کر عمرو نے چبوترے پر چڑھ کر عوج بن عنک کی تلوار سے پہلے سامری جادوگر کے بت کے سر پر موجود سرخ کھوپڑی کو توڑا اور پھر اس تلوار سے اس نے سامری جادوگر کے بت کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ جیسے ہی عمرو نے سامری جادوگر کے بت کے ٹکڑے کئے اسی لمحے تیز گونج کی آواز پیدا ہوئی اور اچانک سامری جادوگر کے سیاہ معبد کے در و دیوار لرزنے لگے۔ یوں

لگ رہا تھا جیسے وہاں اچانک خوفناک بھونچال آ گیا ہو۔

اسی لمحے خوفناک گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا ہوئی اور عمرو کو یوں محسوس ہوا جیسے سامری جادوگر کا معبد سارے کا سارا اس پر آ گرا ہو۔ اس کے دل و دماغ میں اندھیرے کی دبیز چادر تنتی چلی گئی۔

عمرو عیار کی جب آنکھ کھلی تو اس نے خود کو اس وادی میں موجود پایا جہاں اس کا شہنشاہ افراسیاب سے مقابلہ ہوا تھا۔ وہ اس وقت اس غار کے سامنے تھا جس میں شہزادی ساسان جادو نے سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں جاتے ہوئے عمرو کے لئے ایک خزانہ چھوڑا تھا۔ عمرو نے اس خزانے کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔ اس نے خزانے پر ایک موتی رکھ کر اسے غائب کر دیا تھا اور اس غار کا دہانہ بند کر دیا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ شہزادی ساسان جادو کو سامری جادوگر کے سیاہ معبد سے چھڑا کر لائے گا تو

وہ اس خزانے کو شہزادی ساسان جادو کے ہاتھوں سے لے گا۔

عمرو نے یہ کام کر دکھایا تھا۔ انتہائی جان لیوا اکیس خوفناک طلسمات کو سر کرکے وہ آخرکار سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں جا پہنچا تھا۔ اس نے نہ صرف سامری جادوگر کے سیاہ بت کو توڑ دیا تھا بلکہ سرخ شیطانی کھوپڑی کے بھی ٹکڑے کر دیئے تھے جس کے حصول کے لئے شہنشاہ افراسیاب اس کی جان کا دشمن بن گیا تھا۔ اس کے علاوہ عمرو وہاں سے شہزادی ساسان جادو کو بھی نکال لانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

"آقا، آپ کو چاہیئے تھا کہ آپ سامری جادوگر کے بت اور سرخ کھوپڑی کو فنا کرنے سے پہلے سیاہ معبد کے تہہ خانوں میں جاتے اور وہاں سے اس کے تمام خزانے لے آتے مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ آپ نے جیسے ہی سرخ کھوپڑی اور سامری جادوگر کے بت کو توڑا اسی لمحے وہاں بھونچال آ گیا جس کی وجہ سے سامری جادوگر کا سیاہ معبد تباہ ہونا شروع ہو گیا تھا۔

میں نے آپ کو فوری طور پر بے ہوش کیا اور آپ کو وہاں سے نکال کر یہاں لے آیا۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو آپ ہمیشہ کے لئے سیاہ معبد کے ساتھ دفن ہو جاتے"۔ اچانک عمرو عیار کو زنبیل کے محافظ بونے کی آواز سنائی دی۔ وہ جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"اوہ، اس کا مطلب ہے۔ میری اس قدر طویل اور خوفناک مہم کو سر کرنے کا مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوا ہے"۔ عمرو نے مایوسی کے عالم میں کہا۔

"ہاں آقا، آپ نے جلد بازی میں آکر اپنا خود ہی نقصان کر لیا ہے"۔ زنبیل کے محافظ بونے نے کہا۔

"اوہ، یہ تو بہت برا ہوا ہے۔ بہت برا"۔ عمرو نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ سامری جادوگر کے معبد میں موجود خزانہ ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے اس کی ساری امیدوں پر اوس پڑ گئی تھی۔ جلد بازی کی وجہ سے وہ اپنا کتنا بڑا نقصان کر بیٹھا تھا اس خیال سے اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اپنے بال نوچنا شروع کر دے۔

عمرو کافی دیر تک سامری جادوگر کے خزانے کے ہاتھ سے نکل جانے کا افسوس کرتا رہا پھر اس نے سوچا کہ اسے شہزادی ساسان جادو کا خزانہ تو حاصل کر لینا چاہئے۔ کہیں کسی وجہ سے وہ اس سے بھی نہ ہاتھ دھو بیٹھے"۔ عمرو نے زنبیل کا منہ کھولا اور کہا۔

" شہزادی ساسان جادو زنبیل سے باہر آ جائے "۔

اسی لمحے زنبیل کو جھٹکا لگا اور اس میں سے شہزادی ساسان جادو نکل کر باہر آ گری۔ زمین پر گرتے ہی وہ تیزی سے اچھلی اور پھر ہنایت تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور پھر اس کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑتا چلا گیا اور اس کی آنکھیں اس قدر پھیل گئیں۔ جیسے ابھی حلقے توڑ کر باہر آ گریں گی۔

" یہ، یہ میں یہاں کیسے آ گئی۔ میں تو سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں تھی اور عمرو عیار تم۔ تم"۔ شہزادی ساسان جادو نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے چاروں طرف اور پھر عمرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" میں تمہیں سامری جادوگر کے سیاہ معبد سے نکال

کر لایا ہوں"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر شہزادی ساسان جادو اس بری طرح سے اچھلی جیسے اس کے پیروں پر کسی ان دیکھی طاقت نے گرز دے مارا ہو۔

" تت، تم۔ تم مجھے سامری جادوگر کے معبد سے نکال کر لائے ہو"۔ شہزادی ساسان جادو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

" ہاں"۔ عمرو نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

" اوہ، مگر یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں کیسے پہنچ سکتے ہو"۔ شہزادی ساسان جادو نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا تو عمرو نے اسے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔ جسے سن کر شہزادی ساسان جادو ششدر رہ گئی۔

" اوہ، اوہ عمرو عیار تم نے میرے لئے۔ صرف میرے لئے اس قدر خوفناک اور اذیت ناک طلسمات میں سفر کیا تھا"۔ شہزادی ساسان جادو نے عمرو کی جانب یقین نہ آنے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے

کہا۔

"ہاں، شہزادی ساسان جادو۔ تمہارے سامری جادوگر کے سیاہ معبد میں جانے کے بعد مجھے احساس ہوا تھا کہ میں تمہارے بغیر کس قدر ادھورا اور اکیلا ہو گیا ہوں۔ اس لئے میں نے اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کی اور تمہیں سامری جادوگر کے سیاہ معبد سے واپس لانے کے لئے کمربستہ ہو گیا۔ دیکھ لو میں نے خوفناک اور ناقابل تسخیر طلسمات جو واقعی میرے لئے ہر قدم پر جان لیوا ثابت ہو رہے تھے، میں جا کر انہیں فتح کرتا ہوا تم تک پہنچ گیا۔ جس کے نتیجے میں تم یہاں موجود ہو"۔ عمرو نے کہا تو شہزادی ساسان جادو کی آنکھیں جو مرجھائی ہوئی تھیں یکلخت چمک اٹھیں۔

"اوہ، میرے عمرو۔ میرے عمروعیار۔ تم نے میرے لئے اتنا سب کچھ کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی مجھ سے بے پناہ محبت کرتے ہو۔ میں تم سے بے حد خوش ہوں عمروعیار۔ بے حد خوش"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا اور پھر بے اختیاری میں دوڑ کر

ر کے گلے لگ گئی۔ عمرو نے اسے خود سے الگ

"

شہزادی ساسان جادو مجھ سے شادی کرو گی"۔
و نے شہزادی ساسان جادو کی آنکھوں میں دیکھتے
ئے کہا۔ جہاں اس کے لئے محبت ہی محبت تھی۔

"ہاں عمروعیار، اس کے لئے تو میں کب سے ترس
ی تھی۔ مگر مجھے ایسا لگتا تھا کہ تم مجھے پسند ہی نہیں
ئے مگر اب تم نے میرے لئے جو کچھ کیا ہے اس
مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم بھی مجھے اتنا ہی پسند
ئے ہو جتنا کہ میں تمہیں پسند کرتی ہوں"۔ شہزادی
سان جادو نے بے خودی کے عالم میں کہا۔

تو پھر چلیں کسی قاضی کے پاس"۔ عمرو نے
کراتے ہوئے کہا۔

نہیں عمرو، ابھی نہیں۔ تم مجھے سامری جادوگر
کے سیاہ معبد سے لائے ہو۔ مجھ پر سامری جادوگر کے
ئے کے اثرات ہیں۔ میں پہلے آب زر سے جا کر
ل کروں گی۔ پھر اس کے بعد مجھے ایک سال تک
روز تین بار آب نقرہ سے غسل کرنا ہوگا اس طرح

مجھ پر سے سامری جادوگر کے سائے کے اثرات ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ہی میں تم سے شادی کر سکتی ہوں۔ اگر میں نے ایسا نہ کیا تو تم سے شادی کرتے ہی ہم دونوں جل کر راکھ ہو جائیں گے"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا۔

"اوہ، اگر ایسا ہے تو میں تمہارا ایک سال تو کیا کئی سال انتظار کر سکتا ہوں شہزادی ساسان جادو"۔ عمرو نے جلدی سے کہا۔

"میں جانتی ہوں۔ تم میرے عمرو ہو۔ میرا نہیں تو تم اور کس کا انتظار کرو گے"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا تو عمرو بے اختیار ہنس پڑا۔ اس وقت شہزادی ساسان جادو اسے بے حد معصوم اور بھولی بھالی نظر آ رہی تھی۔

"کیا تم اپنے ماں باپ سے ملنے طلسم ہوشربا میں نہیں جاؤ گی۔ ان کو نہیں بتاؤ گی کہ تم سامری جادوگر کے سیاہ معبد سے واپس آ گئی ہو"۔ عمرو نے کہا۔

"نہیں، اب میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔

ں اگر زندہ ہوں تو صرف تمہاری وجہ سے، ورنہ
د مجھے ہمیشہ کے لئے سامری جادوگر کے سیاہ معبد
ں ہی رہنا پڑتا"۔ شہزادی ساسان جادو نے کہا۔ پھر
کافی دیر تک ایک دوسرے سے اسی طرح باتیں
نے رہے۔ عمرو کے کہنے پر شہزادی ساسان جادو نے
ے خزانہ نکال کر عمرو کو دے دیا۔ جس کے لئے
نے غار کے دہانے پر رکھا ہوا پتھر اور خزانے پر
ے موتی خود ہی ہٹا دیا تھا۔

"عمرو شام ہونے کو آ رہی ہے۔ مجھے شام ہونے
ے پہلے آب زر سے غسل کرنا ہے۔ مجھے اجازت دو۔
ک سال بعد ہم ملیں گے پھر ہمیشہ کے لئے ایک
وسرے کے ساتھ رہیں گے"۔ شہزادی ساسان جادو
نے کہا تو عمرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

شہزادی ساسان جادو وہاں سے غائب ہونے لگی تو
ں کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ مگر یہ خوشی کے آنسو
تے کیونکہ عمرو عیار نہ صرف اسے سامری جادوگر کے
معبد سے نکال لایا تھا بلکہ اس نے خود ہی اس سے
شادی کرنے کی حامی بھر لی تھی اور پھر وہ وہاں سے

غائب ہو گئی۔ عمرو بھی خوش تھا کہ وہ نہ صرف شہزادی ساسان جادو کو سامری جادوگر کے معبد سے نکال لانے میں کامیاب ہو گیا تھا بلکہ اس نے سرخ شیطانی کھوپڑی اور سامری جادوگر کے بت کو بھی تباہ کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ اس نے شہزادی ساسان جادو کا خزانہ بھی اس کے ہاتھوں حاصل کر لیا تھا۔

ختم شد

اردو بکس اپلوڈڈ بائے احمد
ای میل: urdubooks.net@gmail.com